Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 41

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

11 محرم 1438 ہجری قمری 13 اخاء 1395 ہجری شمسی 13 اکتوبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 7 اکتوبر 2016 کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

عادت اللہ اِس طرح پر ہے کہ اوّل اپنے نبیوں اور مُرسلوں کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ میں اُنکا نام پھیل جاتا ہے اور اُن کے دعویٰ سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حُجت کر دیتا ہے

خدا کے حکم سے خدا کے رسولوں کو شہرت دی جاتی ہے اور خدا کے فرشتے زمین پر اُترتے اور سعید لوگوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں کہ جن راہوں کو تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہیں تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش میں لگ جاتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سوال (۷) دعوت پہنچ جانے سے کیا مراد ہے؟

الجواب: دعوت پہنچا دینے میں دو امر ضروری ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو اطلاع دیدے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور اُن کو اُن کی غلطیوں پر متنبہ کر دے کہ فلاں فلاں اعتقاد میں تم خطا پر ہو۔ یا فلاں فلاں عملی حالت میں تم سُست ہو۔ دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے اور عادت اللہ اِس طرح پر ہے کہ اوّل اپنے نبیوں اور مُرسلوں کو اس قدر مہلت دیتا ہے کہ دنیا کے بہت سے حصہ میں اُنکا نام پھیل جاتا ہے اور اُن کے دعویٰ سے لوگ مطلع ہو جاتے ہیں اور پھر آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ کے ساتھ لوگوں پر اتمام حُجت کر دیتا ہے اور دنیا میں خارق عادت طور پر شہرت دینا اور روشن نشانوں کے ساتھ اتمام حجت کرنا خدا تعالیٰ کے نزدیک غیر ممکن نہیں جس طرح تم دیکھتے ہو کہ ایک دم میں آسمان کے ایک کنارہ سے بجلی چمکتی اور دوسرے کنارہ تک پھیل جاتی ہے۔ اِسی طرح خدا کے حکم سے خدا کے رسولوں کو شہرت دی جاتی ہے اور خدا کے فرشتے زمین پر اُترتے اور سعید لوگوں کے دِلوں میں ڈالتے ہیں کہ جن راہوں کو تم نے اختیار کر رکھا ہے وہ صحیح نہیں ہیں تب ایسے لوگ راہ راست کی تلاش میں لگ جاتے ہیں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے امام وقت کی خبر ان لوگوں کو پہنچ جاتی ہے۔ بالخصوص یہ زمانہ تو ایسا زمانہ ہے کہ چند دنوں میں ایک نامی ڈاکو کی بھی بدنامی کے ساتھ تمام دنیا میں شہرت ہو سکتی ہے تو کیا خدا تعالیٰ کے بندے جن کے ساتھ ہر وقت خدا ہے وہ اِس دنیا میں شہرت نہیں پا سکتے اور مخفی رہتے ہیں اور خدا اُن کی شہرت پر قادر نہیں ہوتا☆ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل ایسے طور سے میرے شامل حال ہے کہ میری اتمام حجت کے لئے اور اپنے نبی کریم کی اشاعت دین کے لئے خدا تعالیٰ نے وہ سامان مقرر کر رکھے ہیں کہ پہلے اِس سے کسی نبی کو میسر نہیں آئے تھے چنانچہ میرے وقت میں ممالک مختلفہ کے باہمی تعلقات بباعث سواری ریل اور تار اور انتظام ڈاک اور انتظام سفر بحری اور بَرّی اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ گویا اب تمام ممالک ایک ہی ملک کا حکم رکھتے ہیں بلکہ ایک ہی شہر کا حکم رکھتے ہیں اور ایک شخص اگر سیر کرنا چاہے تو تھوڑی مدت میں تمام دنیا کا سیر کر کے آسکتا ہے۔ ماسوا اس کے کتابوں کا لکھنا ایسا سہل اور آسان ہو گیا ہے کہ ایسی ایسی چھاپوں کی کلیں ایجاد ہو گئی ہیں کہ جس کسی ضخیم کتاب کے چند مجلد سو برس میں بھی نہیں لکھ سکتے تھے اس کے کئی لاکھ نسخے ایک دو برس میں لکھ سکتے ہیں اور تمام مُلک میں شائع ہو سکتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے تبلیغ کے لئے بھی اِس قدر آسانیاں ہو گئی ہیں کہ ہمارے مُلک میں آج سے سو برس پہلے اُن کا نام و نشان نہ تھا اور آج سے پہلے اگر پچاس برس پر نظر ڈالی جائے تو ثابت ہوگا کہ اکثر لوگ ناخواندہ اور جاہل تھے مگر اب بباعث کثرت مدارس کے جو دیہات میں بھی قائم کئے گئے ہیں اس قدر استعداد علمیّت لوگوں کو حاصل ہو گئی ہے کہ وہ دینی کتابوں کو بڑی آسانی سے سمجھ سکتے ہیں اور میری طرف سے تبلیغ کی کارروائی یہ ہوئی ہے کہ میں نے پنجاب اور ہندوستان کے بعض شہروں جیسے امرتسر، لاہور، جالندھر، سیالکوٹ اور دہلی اور لدھیانہ وغیرہ میں بڑے بڑے مجمعوں میں خود جا کر خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچایا ہے اور ہزار ہا انسانوں کے رُوبرو اسلامی تعلیم کی خوبیاں پیش کی ہیں اور ستّر کے قریب کتابیں عربی اور فارسی اور اُردو اور انگریزی میں حقّانیت اسلام کے بارہ میں جن کی جلدیں ایک لاکھ کے قریب ہونگی تالیف کر کے ممالک اسلام میں شائع کی ہیں اور اسی مقصد کے لئے کئی لاکھ اشتہار شائع کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی ہدایت سے تین لاکھ سے زیادہ لوگ میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے آج تک توبہ کر چکے ہیں اور اس قدر سرعت سے یہ کارروائی جاری ہے کہ ہر ایک ماہ میں صدہا آدمی بیعت میں داخل ہوتے جاتے ہیں اور ہمارے سلسلہ سے غیر ملکوں کے لوگ بے خبر نہیں ہیں بلکہ ممالک امریکہ اور یورپ کے دُور دراز مُلکوں تک ہماری دعوت پہنچ گئی ہے یہاں تک کہ امریکہ میں کئی لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور خود انہوں نے غیر معمولی زلزلوں کی پیشگوئیوں کو ہمارے نشانوں کا ثبوت دینے کے لئے امریکہ کے نامی اخباروں میں شائع کرایا ہے اور یورپ کے بعض لوگ بھی ہماری جماعت میں داخل ہیں اور اسلامی بلاد کا تو کیا ذکر کریں کہ اب تک جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کچھ زیادہ تین لاکھ سے اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہزار ہا نشانوں سے لوگ اطلاع پا چکے ہیں اور اکثر ان میں صالح اور نیک بخت ہیں۔

☆ آج سے پچیس برس پہلے براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ کا یہ الہام میری نسبت موجود ہے۔ یہ اُس زمانہ کا الہام ہے کہ جبکہ میں ایک پوشیدہ زندگی بسر کرتا تھا اور بجز میرے والد صاحب کے چند تعارف رکھنے والوں کے کوئی مجھ کو جانتا بھی نہیں تھا اور وہ الہام یہ ہے اَنۡتَ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَۃِ تَوۡحِیۡدِیۡ وَتَفۡرِیۡدِیۡ فَحَانَ اَنۡ تُعَانَ فَتُعۡرَفَ بَیۡنَ النَّاسِ یعنی تو مجھ سے بمنزلہ میری توحید و تفرید کے ہے۔ پس وہ وقت آ گیا ہے کہ تجھے ہر ایک قسم کی مدد دی جائے گی۔ اور دنیا میں تو عزت کے ساتھ شہرت دیا جائے گا۔ اور شہرت دینے کے وعدہ کو توحید اور تفرید کے ساتھ ذکر کرنا اس نکتہ کی طرف اشارہ ہے کہ جلال اور عزّت کے ساتھ شہرت پانا اصل حق خدائے واحد لاشریک کا ہے۔ پھر جس پر خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہو وہ اپنی نہایت محویت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی توحید کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور رنگ دُوئی اس سے جاتا رہتا ہے تب خدا تعالیٰ اسی طرح اس کو عزّت اور جلال اور عظمت کے ساتھ شہرت دیتا ہے جیسا کہ وہ اپنے تئیں شہرت دیتا ہے کیونکہ توحید اور تفرید یہ حق پیدا کرتی ہے کہ وہ ایسی ہی عزت حاصل کرے۔ منہ

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 169 تا 172)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

جب تک ہر چھوٹی سے لے کر بڑی جماعت تک ہر کوئی یہ جائزہ نہیں لے گی کہ ہم نے شوریٰ میں پیش ہو کر پاس ہونے والے لائحہ عمل پر کس حد تک عمل کیا ہے ہم ترقی کی وہ رفتار حاصل نہیں کر سکتے جو ہمیں حاصل کرنی چاہئے

عہدیداران اور افراد جماعت کو اپنی نمازوں اور عبادتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے

جب تک ہمارا تعلق اپنے خدا سے مضبوط سے مضبوط تر نہیں ہو گا ہم نہ ہی اپنی ترقی کے ہدف حاصل کر سکتے ہیں نہ حالات کو اپنے حق میں کر سکتے ہیں

مالی قربانیوں میں عموماً کم کمانے والے اور غریب لوگوں کا زیادہ حصہ ہوتا ہے اور وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ شرح کے مطابق ادائیگی کریں لیکن اُمراء اور زیادہ کمانے والے جو لوگ ہیں وہ اس طرف کم توجہ دیتے ہیں اور ان کے چندے بھی معیاری نہیں ہوتے

اس لئے کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جو بہتر کمانے والے ہیں انہیں یہ توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے چندے معیار کے مطابق ادا کیا کریں

پیغام سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع مجلس مشاورت جماعت احمدیہ پاکستان 2016

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

(لندن) 23-3-16

پیارے نمائندگان شوریٰ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج آپ لوگ یہاں جماعت احمدیہ پاکستان کی شوریٰ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو تقویٰ سے کام لیتے ہوئے صحیح رنگ میں اپنی آراء اور مشورے پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہر سال آپ شوریٰ کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ شوریٰ کا ایجنڈا بھی تربیتی اور جماعتی ضروریات کے لحاظ سے کافی بھرپور ہوتا ہے۔ آپ لوگوں کے مشورے بھی بڑے صائب ہوتے ہیں اور نمائندگانِ شوریٰ ایجنڈے پر اپنی رائے کے مطابق سفارشات بھی پیش کرتے ہیں جس کو میری منظوری کے بعد عملدرآمد کے لئے جماعتوں کو بھیجا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جس زور و شور سے آراء دی جاتی ہیں اور جس طرح منصوبہ بندی کے لئے دماغ لڑایا جاتا ہے اس محنت سے اس ایجنڈے پر عملدرآمد نہیں ہوتا اور عموماً جماعتیں اس میں سستی دکھاتی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ تو لگتا ہے کہ بعض جماعتوں کو یہ علم ہی نہیں ہوتا کہ گزشتہ سال شوریٰ میں ہم نے یہ تجویزیں پیش کی تھیں اور ان پر خلیفۂ وقت کی منظوری کے بعد ہمیں عملدرآمد کے لئے بھی کہا گیا تھا کیونکہ بعض اوقات یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ گزشتہ سال کی تجاویز کو ہی دوبارہ پیش کیا جا رہا ہوتا ہے۔ اگر جماعتوں کو یہ علم ہو کہ یہ تجویز پیش ہو چکی ہے اور ہم نے اس پر عمل کرنا ہے تو جماعتوں کی طرف سے وہ دوبارہ پیش ہی نہ ہو۔ بلکہ کسی فرد جماعت کی لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی تجویز مقامی مجلس عاملہ میں پیش بھی کی گئی ہو تو مقامی عاملہ اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں یہ اظہار کرے کہ اس تجویز پر تو خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عملدرآمد کے لئے لائحہ عمل آ چکا ہے لیکن ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی احباب جماعت کو اس کی اطلاع دی ہے۔ اگر اس شرمندگی کا احساس پیدا ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ جماعتیں خود ہی سارا سال اپنی عاملہ کی میٹنگز میں یہ جائزہ لیتی رہیں گی کہ شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں اور جن پر بحث کے بعد خلیفۃ المسیح نے منظوری دی تھی ہم نے پوری توجہ سے ان پر عمل کرنا ہے۔ اور کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں اور اگر کر رہے ہیں تو اب تک کس حد تک عمل ہو چکا ہے۔ اس طرح سے اگر شوریٰ کے فیصلوں پر توجہ سے عمل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی شخص کے ذہن میں دوبارہ وہی تجویز پیش کرنے کا خیال آئے یا کسی مقامی عاملہ یا عاملہ کے کسی ممبر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ گو یہ تجویز سال دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے لیکن اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ پیش کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اگر ہم پرانی تجویزوں کو ہی بار بار پیش کرتے رہیں گے تو کبھی ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں ہو سکتی جو ہم نے حاصل کرنی ہے۔ ترقی کرنے والی قوموں کے لئے تو ہر قدم آگے بڑھنے والا ہونا چاہئے نہ کہ وہیں رُک کر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہیں۔ پس اس طرف توجہ دیں اور اس سال بھی شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہو رہی ہیں ان پر نہ صرف یہ کہ غور کر کے اپنے صائب مشورے دیں اور میری منظوری کے بعد ان کو جماعتوں میں لاگو کرنے کی کوشش کریں بلکہ ہر تین ماہ بعد جائزہ لے کر یہ دیکھیں کہ ہم نے اس سلسلہ میں کیا حاصل کیا۔ جب تک ہر چھوٹی سے لے کر بڑی جماعت تک ہر کوئی یہ جائزہ نہیں لے گی کہ ہم نے شوریٰ میں پیش ہو کر پاس ہونے والے لائحہ عمل پر کس حد تک عمل کیا ہے ہم ترقی کی وہ رفتار حاصل نہیں کر سکتے جو ہمیں حاصل کرنی چاہئے۔ پس ایک تو نمائندگان شوریٰ اور جماعتوں سے میری یہ درخواست ہے کہ ہم نے صرف بحثیں ہی نہیں کرنی بلکہ عمل بھی کرنا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان کے حالات ایسے ہیں کہ بعض ہنگامی کاموں کی وجہ سے روٹین کے کام رہ جاتے ہیں لیکن جس طرح جماعت کو آئے دن ہنگامی کاموں سے گزرنا پڑتا ہے اس کے پیشِ نظر اب جماعتی سطح پر ہنگامی کاموں کے لئے ایک علیحدہ ٹیم رکھنی چاہئے اور جو باقی عمومی تربیتی اور جماعتی ترقی کے امور ہیں ان کے لئے نظام جماعت کو مسلسل جائزے لیتے ہوئے آگے بڑھتے رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

اسی طرح عہدیداران اور افراد جماعت کو اپنی نمازوں اور عبادتوں کے جائزے لینے کی بھی ضرورت ہے۔ جب تک ہمارا تعلق اپنے خدا سے مضبوط سے مضبوط تر نہیں ہو گا ہم نہ ہی اپنی ترقی کے ہدف حاصل کر سکتے ہیں نہ حالات کو اپنے حق میں کر سکتے ہیں۔ پس مرکزی اور مقامی عہدیداران اپنے بھی جائزے لیں اور افرادِ جماعت کو بھی مسلسل توجہ دلاتے رہیں کہ اس تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کریں اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد حاصل کرنا ہے۔

نیز مَیں اس طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مالی قربانیوں کا سوال ہے پاکستان کی جماعتیں اللہ کے فضل سے بہت بڑھ چڑھ کر مالی قربانیاں کرتی ہیں لیکن ان مالی قربانیوں میں عموماً کم کمانے والے اور غریب لوگوں کا زیادہ حصہ ہوتا ہے اور وہ یہ کوشش بھی کرتے ہیں کہ شرح کے مطابق ادائیگی کریں لیکن اُمراء اور زیادہ کمانے والے جو لوگ ہیں وہ اس طرف کم توجہ دیتے ہیں اور ان کے چندے بھی معیاری نہیں ہوتے۔ اس لئے کوشش یہ کرنی چاہئے کہ جو بہتر کمانے والے ہیں انہیں یہ توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے چندے معیار کے مطابق ادا کیا کریں۔ اس کے لئے مقامی نظام جماعت کو بھی ایسے لوگوں کو توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور شوریٰ کے نمائندگان کو بھی توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور پھر مرکزی نظام کو بھی انفرادی رابطے کر کے انہیں توجہ دلانی چاہئے۔

اسی طرح مَیں مرکزی انجمنوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ بھی اپنے اخراجات کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرنے کی کوشش کریں اور افرادِ جماعت کے اعتماد کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان کے ہنگامی حالات کی وجہ سے وقتاً فوقتاً مسائل اٹھتے رہتے ہیں اور بہت سے احمدی اس وجہ سے معاشی لحاظ سے بھی متأثر ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس لحاظ سے بھی جائزہ لینا چاہئے کہ مالی بوجھ اس حد تک نہ ڈالیں کہ جو لوگوں کے لئے تکلیف مالا یُطاق ہو جائے۔ کیونکہ مجھے بعض اوقات ایسے خط آتے ہیں کہ عہدیداران خود ہی لوگوں کا چندہ بڑھا کر انہیں اس کی ادائیگی پر مجبور کرتے ہیں۔ انجمنوں اور متعلقہ اداروں کو تو مَیں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں لیکن مقامی جماعتوں کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ بہتر حالات والے لوگوں کو اپنے چندوں کے معیار بہتر کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اگر دونوں، مرکزی ادارے اور مقامی جماعتیں، اس طرف توجہ دیتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کاموں میں بہت بہتری ہو سکتی ہے۔

اللہ کرے کہ یہ شوریٰ ہر لحاظ سے بابرکت ہو اور آپ لوگوں کا یہاں آنا اور رہنا بھی ہر لحاظ سے اللہ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہو۔ آپ تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور ملکی حالات کی وجہ سے افراد جماعت کو پریشانیوں کا جو سامنا ہے اللہ ایسے حالات پیدا کرے کہ وہ پریشانیاں بھی دُور ہوں۔ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کے لئے خوشیوں کے سامان پیدا فرمائے اور آپ کی طرف سے مجھے خوشی کی خبریں ملتی رہیں۔ اللہ سب احمدیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دشمنوں کے ہر شر سے بچائے۔ واپس جا کر احباب جماعت تک میرا محبت بھرا اسلام اور دعاؤں کا پیغام پہنچا دیں۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 8 جولائی 2016)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حقیقی مومن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ

حقیقی مومن وہی ہے جو، جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کیلئے، دوسرے کیلئے چاہتا ہے۔ یہ ایک ایسا رہنما اصول ہے جو دُنیا میں ہر سطح پر گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے، جھگڑوں کو ختم کرتا ہے، دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے

مَیں نے کئی موقعوں پر غیروں کے سامنے یہ بات رکھی تو بڑے متأثر ہوتے ہیں، لیکن ہمارا مقصد صرف اچھی بات بتا کر لوگوں کو متأثر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے اس بات کی اور ہر اسلامی حکم کی خوبصورتی ثابت کرنا بھی ہے۔ ہمیں غیر سوال کر سکتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے، لیکن بتاؤ تُم میں سے کتنے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں، جب موقع آئے تو خود غرضی نہیں دکھاتے۔ بات کی خوبصورتی تو اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب بات کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو

ہم جس طرح اپنے حقوق لینے کے لئے بے چین ہوتے ہیں دوسرے کو حقوق دینے کے لئے بھی وہی معیار قائم کرنے چاہئیں۔ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہم جب اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہماری غلطی معاف ہو اور ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو، ہمیں سزا نہ ملے، تو پھر جب کوئی دوسرا کوئی غلطی کرتا ہے، جس سے ہم متأثر ہو رہے ہوں تو اس کے لئے پھر ہمیں بھی، اگر وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے، وہ بار بار غلطیاں نہیں دہرا رہا، یہی رویّہ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ ہاں اگر کسی غلطی سے جماعت یا قومی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو پھر یہ فردی غلطی نہیں ہوتی اور اس کا جرم پھر قومی جرم بن جاتا ہے اور پھر ایسے لوگوں کا فیصلہ بھی ادارے کرتے ہیں، کوئی شخص نہیں کرتا

غصّہ پر قابو رکھنے، صبر کرنے اور بیہودہ گوئی وغیرہ سے باز رہنے سے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے نصائح

اللہ تعالیٰ نے ہمیں غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا ہے تو بغیر کسی حکمت کے نہیں کہا کہ معاف کرتے چلے جاؤ بلکہ معافی اور سزا کی حکمت بتا کر فیصلہ کرنے کا کہا ہے اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو جاتی ہے تو معاف کرنا بہتر ہے۔ اگر سزا دینا اصلاح کیلئے ضروری ہے تو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ سزا دی جائے اور پھر بیشک متعلقہ اداروں تک معاملہ لے جایا جائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے قصورواروں کو معاف کرنے کے عدیم النظیر واقعات کا روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23/ستمبر 2016ء بمطابق 23/تبوک 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ـ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ـ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ـ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ـ

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ـ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ـ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر حقیقی مومن کی نشانی بتاتے ہوئے فرمایا کہ حقیقی مومن وہی ہے جو جو چیز اپنے لئے چاہتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے، دوسرے کے لئے چاہتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع والتقویٰ حدیث 4217)۔ یہ ایک ایسا رہنما اصول ہے جو دنیا میں ہر سطح پر گھر سے لے کر بین الاقوامی تعلقات تک پیار محبت اور صلح کی بنیاد ڈالتا ہے۔ جھگڑوں کو ختم کرتا ہے۔ دلوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

مَیں نے کئی موقعوں پر غیروں کے سامنے یہ بات رکھی تو بڑے متأثر ہوتے ہیں لیکن ہمارا مقصد صرف اچھی بات بتا کر لوگوں کو متأثر کرنا نہیں ہے بلکہ اپنے عمل سے اس بات کی اور ہر اسلامی حکم کی خوبصورتی ثابت کرنا بھی ہے۔ ہمیں غیر سوال کر سکتے ہیں کہ بہت اچھی بات ہے لیکن بتاؤ تم میں سے کتنے لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ جب موقع آئے تو خود غرضی نہیں دکھاتے۔ بات کی خوبصورتی تو اسی وقت ظاہر ہوتی ہے جب بات کہنے والا خود بھی اس پر عمل کر رہا ہو۔ لوگوں کو ہماری امتیازی خصوصیت تو تبھی پتا چلے گی جب ہمارے قول و فعل ایک جیسے ہوں گے۔ لوگ صرف بات سننے تک نہیں رہتے بلکہ ہمیں دیکھتے بھی ہیں۔ مَیں نے جرمنی کے سفر کے دوران وہاں جو آخری جمعہ پڑھایا غالباً اس میں ذکر کیا تھا کہ جب جرمنی میں مسجد کے افتتاح کے موقع پر اس علاقے کے ڈسٹرکٹ کمشنر نے یہ اعتراض کیا کہ تم لوگ عورتوں سے ہاتھ نہ ملا کر ان کے ساتھ غلط رویّہ دکھاتے ہو۔ تو جب میں نے اس کا کچھ تفصیلی جواب دیا تو ایک شخص نے بعد میں اپنے تأثرات دیتے وقت یہ بھی کہا تھا کہ بالکل ٹھیک بات ہے ہر ایک کو آزادی ہے اور جو اس کا مذہب کہتا ہے یا روایات کہتی ہیں اس پر عمل کرنا اس کا حق ہے جبکہ ملک کا یا عوام کا اس سے نقصان بھی نہ ہو رہا ہو۔ کہنے لگا لیکن یہ بات تو تمہارے خلیفہ نے کہی ہے۔ اس کی حقیقت تو تب پتا چلے گی جب ہم دیکھیں گے کہ احمدی نوجوان بھی اس پر عمل کرتے ہیں یا نہیں، یا ان کی اکثریت اس پر عمل کرتی ہے یا نہیں۔

پس جب ہم مذہب کے حوالے سے کسی حکم کی اور اس حوالے سے اعلیٰ اخلاق کی بات کرتے ہیں تو غیر ہمیں دیکھتے بھی ہیں کہ ان کا اپنا عمل کیا ہے۔ اس بات سے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کے اعلیٰ اخلاق قائم کرنے کے لئے بتائی کہ تمہارے حقیقی مومن ہونے کا تب پتا چلے گا جب تمہارے اخلاق بھی اعلیٰ ہوں گے۔ تمہارے ایک دوسرے کے لئے جذبات اور احساسات کے معیار بلند ہوں گے۔ اور وہ معیار کیا ہیں؟ یہ کہ جو چیز تم اپنے لئے پسند کرو وہ دوسرے کے لئے پسند کرو۔ یہ نہیں کہ اپنے حقوق لینے کے لئے انصاف انصاف کی آوازیں بلند کرتے رہو اور دوسروں کے حقوق دیتے وقت منفی رویّہ دکھاؤ۔

پس ہم جس طرح اپنے حقوق لینے کے لئے بے چین ہوتے ہیں دوسرے کو حقوق دینے کے لئے بھی وہی معیار قائم کرنے چاہئیں۔ ہم سے کوئی غلطی ہو جائے تو ہم جب اپنے لئے یہ چاہتے ہیں کہ ہماری غلطی معاف ہو اور ہم سے کوئی مؤاخذہ نہ ہو، ہمیں سزا نہ ملے تو پھر جب کوئی دوسرا کوئی غلطی کرتا ہے جس سے ہم متأثر ہو رہے ہوں تو اس کے لئے پھر ہمیں بھی اگر وہ کوئی عادی مجرم نہیں ہے، وہ بار بار غلطیاں نہیں دہرا رہا، یہی رویّہ اپنانا چاہئے کہ معاف کر دیں۔ ہاں اگر کسی غلطی سے جماعت یا قومی مفادات کو نقصان پہنچ رہا ہو تو پھر یہ فردی غلطی نہیں ہوتی اور اس کا جرم پھر قومی جرم بن جاتا ہے اور پھر ایسے لوگوں کا فیصلہ بھی ادارے کرتے ہیں، کوئی شخص نہیں کرتا۔

بہرحال میں یہ بات کر رہا ہوں کہ معاشرے کے روزمرہ کے آپس کے معاملات میں جو حق ہم اپنے لئے سمجھتے ہیں وہ حق دوسرے کو بھی دیتے ہیں یا نہیں یا دینے کی ہماری سوچ ہے یا نہیں۔ اور اس میں بنیادی اِکائی گھر ہے، دوست احباب ہیں، بہن بھائی ہیں، دوسرے رشتہ دار ہیں۔ جب چھوٹے پیمانے پر، اپنے چھوٹے سے حلقے میں یہ سوچ ہو گی تو پھر معاشرے میں وسیع طور پر بھی یہی سوچ پھیلے گی۔ خود غرضیاں ختم ہوں گی۔ حق دینے کی باتیں زیادہ ہوں گی۔ معاف کرنے کے رجحان بڑھیں گے۔ سزا دینے یا دلوانے کے رجحان میں کمی ہو گی۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ظاہری حقوق اور ضروریات کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ معاف کرنے کے رجحان کو بھی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران: 135) یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصّہ دبا جانے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

پس پہلے تو اللہ تعالیٰ نے اس میں اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے حق کی ادائیگی کے لئے خرچ کرنے کی طرف

توجہ دلائی ہے جو ضرورتمند ہیں۔ محسن تو ہے ہی وہ جو دوسروں کے کام آنے والا ہو۔ ان کو فائدہ پہنچانے والا ہو۔ نیکیوں پر قائم رہنے والا ہو۔ تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ پس جو نیکیوں پر قائم رہنے والا اور دوسروں کو اللہ تعالیٰ کی خاطر اور تقویٰ پر چلتے ہوئے فائدہ پہنچانے والا ہو یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی میں بے نفس ہوتا ہے۔ چُھپ کر اور ظاہراً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرتا ہے۔ اور جب یہ حالت انسان میں پیدا ہو جائے تو پھر وہ خودغرضیاں نہیں دکھاتا۔ اپنے بھائی کے لئے برائی نہیں چاہتا۔ اور ایسے لوگ روحانی طور پر بھی ترقی کرتے ہیں۔ اور ایسے لوگ پھر ان لوگوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ محسنین کی یہ بھی نشانی ہے کہ وہ اپنے جذبات پر بھی کنٹرول رکھنے والے ہیں، قابو رکھنے والے ہیں۔ اور ایسا کنٹرول جو نہ صرف ایسی حالت میں جبکہ غصّہ آنا قدرتی بات ہے غصّہ کو دبانے والے ہیں بلکہ اس طرح جذبات میں قابو رکھتے ہیں اور اس کا امتحان اس وقت ہوگا جب غصہ دبانے کے بعد دوسروں کو معاف کرنے کی بھی حالت پیدا ہو۔ یہ بات کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ہر قسم کے غصہ اور بدلے کے جذبات کو دل سے نکال دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ جب غصہ بھی نہ آئے اور بدلہ لینے کے جذبات بھی دل سے نکل جائیں اور نہ صرف یہ کہ غصہ کے جذبات کو نکال دیا جائے بلکہ غلطی کرنے والے پر کچھ احسان بھی کر دیا جائے۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مومن میں یہ باتیں پیدا ہوں۔

روایات میں حضرت حسنؓ کا ایک واقعہ آتا ہے کہ آپ کے ایک غلام نے کوئی غلطی کی۔ اس پر آپ کو اس پر بڑا غصہ آیا اور سزا دینا ہی چاہتے تھے کہ اس پر اس غلام نے آیت کا یہ حصہ پڑھا کہ وَالۡکٰظِمِیۡنَ الۡغَیۡظَ۔ اور وہ جو غصہ دباتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے سزا دینے کے لئے جو ہاتھ اٹھایا تھا اسے نیچے گرا لیا یا ہاتھ ہی نہیں اٹھایا۔ اس پر غلام کو اور جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا۔ وَالۡعَافِیۡنَ۔ یعنی ایسے لوگ لوگوں کو معاف کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔ اس پر حضرت حسن نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کہا کہ جاؤ مَیں نے تمہیں معاف کیا۔ اس بات پر غلام کو مزید جرأت پیدا ہوئی تو اس نے کہا کہ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اس پر انہوں نے اس غلام کو کہا کہ جاؤ مَیں نے تمہیں آزاد کیا۔ جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد اول صفحہ 180-179۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کی محبت کی خواہش رکھنے والوں اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والوں کے یہ رویّے ہوتے ہیں کہ نہ صرف قصوروار کا قصور معاف کر دیں بلکہ اس پر احسان بھی کر دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے حوالے سے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا ہے اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمے سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں‘‘۔ (جو گالیاں نکالنے والا ہے، بے لگام بولنے والا ہے وہ پھر ایسی باتیں جو حکمت کی باتیں ہیں، جو گہری باتیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ باتیں ہیں ان سے محروم ہو جاتا ہے۔) فرمایا ’’غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے۔ اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 127-126۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے‘‘۔ (عقل مند آدمی میں بلاوجہ کا جوش پیدا نہیں ہوتا جو غصہ کا جوش ہو۔) فرمایا کہ ’’جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی۔ لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 180۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اسلام کی تعلیم بڑی حکمت والی ہے کہ جو غلطی کر دی جائے تو فیصلہ کرتے وقت اگر انسان کسی چیز کے خلاف بھی ہو، کسی شخص کے خلاف بھی ہو، کوئی سزا ایسا معاملہ ہو تو تب بھی سوچ سمجھ کر اس کا فیصلہ کرنا چاہئے نہ کہ مغلوب الغضب ہو کر۔ بعض جگہ سختی کرنی پڑتی ہے لیکن غضب میں آ کر غصہ میں آ کر سختی کرنا جائز نہیں۔ اسلام میں سزاؤں کا تصور ہے لیکن اس کے لئے اصول و قواعد ہیں۔ غضب میں آ کر سزا حکمت سے دُور لے جاتی ہے، انصاف سے دور لے جاتی ہے۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ غضب میں آ کر اگر سزا دو گے تو یہ دل کی سختی بن جائے گی اور جب دل سخت ہو جائیں تو پھر معارف اور حکمت کی باتیں منہ سے نہیں نکلتیں بلکہ عقل ماری جاتی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ غصّہ کو دباؤ۔ دماغ کو ٹھنڈا کرو۔ پھر سزا دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرو بشرطیکہ اس کا اختیار بھی رکھتے ہو۔ یہ نہیں کہ ہر ایک کو اٹھ کے سزا دینے کا اختیار مل گیا۔ غصہ کو دبانے کے لئے صبر کا مادہ ہونا ضروری ہے۔ پس صبر کے معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ صبر کرنے والوں کی عقل و فکر کی قوتوں کو روشنی ملتی ہے۔ ان کی سوچیں بالغ ہوتی ہیں۔ ان کو روشنی ملتی ہے۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی رہنمائی ملتی ہے۔ اگر ایک مومن کسی بھی بات کا عقل سے کوئی فیصلہ کرنے والا ہو چاہے وہ ناپسندیدہ بات ہو تو ان کے فیصلہ میں جلدبازی نہیں ہوتی بلکہ صبر سے، سوچ سمجھ کے فیصلہ کرتے ہیں بلکہ مثبت اور منفی پہلو دیکھ کر تفصیل میں جا کر پھر فیصلے ہوتے ہیں۔

یہ بھی واضح ہو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ سزا دینے کا اختیار بھی ہر ایک کو نہیں ہے۔ یہ کہہ دیں کہ میں نے سوچا اور میری عقل سزا دینے کا کہتی ہے اس لئے سزا دیتا ہوں۔ سزا دینا تو اب اس زمانے میں متعلقہ اداروں کا کام ہے۔ معاف تو انسان بے شک اپنے قصوروار کو خود کر سکتا ہے لیکن سزا دینے کے لئے بہرحال قانون کی مدد چاہئے یا متعلقہ ادارے کی مدد چاہئے۔ اس بات کو انسان اگر ہر وقت سامنے رکھے تو آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو لڑائیاں ہو رہی ہوتی ہیں وہ نہ ہوں۔ ایک دوسرے پر مقدمے بازی کر کے جو وقت اور رقم کا ضیاع ہو رہا ہوتا ہے وہ نہ ہو۔ مقدمہ عدالت میں لے جانے پر اگر ایک عدالت کسی قصوروار کو معاف کرتی ہے تو دوسرے فریق کا غیظ و غضب مزید بھڑکتا ہے کہ اس کو معاف کیوں کر دیا یا اس کو کم سزا کیوں دی گئی۔ اور وہ اگلی عدالت میں مقدمہ لے جاتا ہے۔ اور معاملات بھی ایسے نہیں ہوتے کہ کوئی بڑے خوفناک ہوں۔ بڑے چھوٹے چھوٹے معاملات ہوتے ہیں۔ قضا میں بھی اس طرح کے معاملات آتے ہیں۔ اور بعض احمدی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے قضا سے فیصلہ نہیں کروانا۔ عدالت میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ کوئی ایسی بات نہیں ہوتی کہ جس پہ مقدمے بازیاں کی جائیں اور اس وجہ سے وہ اپنا نقصان بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں غصہ دبانے کے بعد جو معاف کرنے کا کہا ہے تو بغیر کسی حکمت کے نہیں کہا کہ معاف کرتے چلے جاؤ۔ بلکہ معافی اور سزا کی حکمت بتا کر فیصلہ کرنے کا کہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا ۚ فَمَنۡ عَفَا وَاَصۡلَحَ فَاَجۡرُہٗ عَلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیۡنَ (الشوریٰ: 41)

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ سَیِّئَۃٌ مِّثۡلُہَا اور بدی کا بدلہ کی جانے والی بدی کے برابر ہوتا ہے۔ پس جو کوئی معاف کرے بشرطیکہ وہ اصلاح کرنے والا ہو تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔ یقیناً وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

پس اصل چیز مجرم کو اس کے جرم کا احساس دلا کر اصلاح کرنا ہے نہ کہ بدلہ لینا، مقدمہ بازیوں میں پھنسانا، اپنا بھی مال ضائع کرنا اور دوسرے کا بھی مال ضائع کروانا۔ اپنا بھی وقت ضائع کرنا اور دوسرے کا وقت ضائع کروانا اور اگر جماعتی اداروں میں بات ہے تو ان پہ بدظنیاں کرنا۔ اگر معاف کرنے سے اصلاح ہو جاتی ہے تو معاف کرنا بہتر ہے۔ اگر سزا دینا اصلاح کے لئے ضروری ہے تو حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ سزا دی جائے اور پھر بیشک متعلقہ اداروں تک معاملہ لے جایا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پُرحکمت حکم کے بارے میں کئی جگہ تحریر فرمایا ہے۔ ایک جگہ آپ تریاق القلوب میں فرماتے ہیں کہ:

’’قانونِ انصاف کی رو سے ہر ایک بدی کی سزا اُسی قدر بدی ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے گناہگار کو معاف کرے بشرطیکہ اس معاف کرنے میں شخصِ مجرم کی اصلاح ہو، نہ یہ کہ معاف کرنے سے اور بھی زیادہ دلیر ہو اور بیباک ہو جائے تو ایسا شخص خدا تعالیٰ سے بڑا اجر پائے گا‘‘۔ یعنی معاف کرنے والا اجر پائے گا۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 163)

پھر براہین احمدیہ میں آپ فرماتے ہیں کہ:

’’بدی کی پاداش میں اصول انصاف تو یہی ہے کہ بدکُن آدمی اسی قدر بدی کا سزاوار ہے جس قدر اس نے

کلامُ الامام

’’زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

بدی کی ہے۔ پر جو شخص عفو کرے کے کوئی اصلاح کا کام بجالائے یعنی ایسا عفو نہ ہو جس کا نتیجہ کوئی خرابی ہو سو اس کا اجر خدا پر ہے‘‘۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 434-433 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3) ۔یعنی معاف کرنا اصلاح کے لئے ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہے اور وضاحت اس کی یہ ہے کہ خرابی نہ پیدا ہو ایسی معافی سے۔ اگر کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کا معاف کرنے والے کو جو اجر ملے گا وہ خدا تعالیٰ کے پاس ہے جتنا چاہے وہ دے دے۔

پس عفو اور معاف کرنا اس وقت ہے جب قصور وار کا رویہ نظر آتا ہو کہ وہ آئندہ یہ غلط کام نہیں کرے گا۔ بعض عادی مجرم ہوتے ہیں اور ہر مرتبہ جرم کر کے معافی مانگتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے سزا ضروری ہوتی ہے اور سزا پھر اس طرح ہو کہ اس سے اس کی اصلاح کا پہلو نکلتا ہو۔

پھر ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ: ’’بدی کا بدلہ اسی قدر بدی ہے جو کی گئی۔لیکن جو شخص عفو کرے اور گناہ بخش دے اور اس عفو سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو، نہ کوئی خرابی تو خدا اس سے راضی ہے اور اسے اس کا بدلہ دے گا۔ پس قرآن کے رو سے نہ ہر ایک جگہ انتقام محمود ہے‘‘ (یعنی نہ انتقام لینا ہر جگہ ضروری ہے اور تعریف کے قابل ہے) ’’اور نہ ہر یک جگہ عفو قابل تعریف ہے‘‘۔ (نہ معاف کرنا قابل تعریف ہے۔) ’’بلکہ محل شناسی کرنی چاہئے‘‘۔(یہ دیکھنا چاہئے کہ موقع کیسا ہے؟ فائدہ کس میں ہے؟ سزا میں یا معافی میں۔) ’’اور چاہئے کہ انتقام اور عفو کی سیرت بپابندی محل اور مصلحت ہو۔ نہ بے قیدی کے رنگ میں۔ یہی قرآن کا مطلب ہے‘‘۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 30)

یہ کوئی نہیں ہے کہ کسی اصول کے بغیر، کسی ضابطے کے بغیر سزا دی جائے یا بلاوجہ معاف کر دیا جائے۔ اس کے لئے کوئی حدود ہیں۔ ان حدود کے اندر رہنا چاہئے اور یہ چیز دیکھنی چاہئے کہ فائدہ کس میں ہے۔ پس یہ ہے اسلامی سزا اور معافی کی حکمت کہ اصلاح مدِنظر ہو۔

آجکل دنیاوی قانون میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جرم کی سزا دی جاتی ہے اور جیلوں میں اس لئے رکھا جاتا ہے کہ اصلاح ہو لیکن خود یہاں کے ترقی یافتہ ملکوں کے بھی تجزیہ نگار اب لکھنے لگ گئے ہیں کہ جیلوں میں جب مجرم سزا کاٹ کے نکلتے ہیں تو جرموں میں اور بھی بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ سزا دینے والے بھی اور مجرم بھی صرف قانون کی پابندی کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا خوف ان میں نہیں ہوتا۔ بہر حال مومنوں کو عام ہدایت یہی ہے کہ ان میں قصوروں کو معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے اور قصور کی نوعیت اور مجرم کی حالت اور سابقہ رویے کے مطابق فیصلہ ہونا چاہئے۔ نہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ آنکھیں بند کر کے ہر ایک کو معاف کرتے چلے جاؤ، نہ یہ کہ غضبناک ہو کر سزائیں دینے کی طرف ہی رجحان ہو۔ معاف کرتے چلے جانے سے بھی معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور سزا دیتے چلے جانے سے بھی رنجشیں اور کینے بڑھتے ہیں اور معاشرے میں نفرتوں کی دیواریں کھڑی ہوتی ہیں اور بدامنی پھیلتی چلی جاتی ہے۔

اگر ہم جائزہ لیں، اپنے ماحول پر نظر ڈالیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ وہ لوگ جن کا قصور کیا گیا ہو وہ اس بات کا شدت سے اظہار اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مجرم کو سزا دینی ضروری ہے تا کہ دوسروں کے لئے یہ سزا عبرت کا ذریعہ بنے اور کسی کو کسی قسم کی غلطیاں کرنے کی جرأت نہ ہو۔ اور مجرم جس نے قصور کیا ہو وہ یہ کہتا ہے کہ معاف کرنا چاہئے۔ آجکل ہیومن رائٹس کی تنظیمیں بھی بہت سی بن گئی ہیں وہ جہاں بعض اچھے کام کر رہی ہیں وہاں معاف کروانے میں بھی بہت زیادہ افراط سے کام لیتے ہوئے ہر مجرم کو معاف کروانے کی کوشش کرتی ہیں۔ اسی طرح جو مجرم دین کے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کچھ شد بدھ رکھتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ معاف کرو اس لئے معاف کرنا چاہئے کیونکہ خدا خود بھی بندوں کو معاف کرتا ہے۔ اس لئے تم بھی بندوں کو حق ادا کرتے ہوئے معاف کرو۔ انفرادی طور پر بھی ہر ایک اپنے قصور وار کو معاف کرے اور جماعتی طور پر بھی ہر ایک کو معاف کیا جائے قطع نظر اس کے کہ اس سے جماعت کو فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان تا کہ بندوں کے حق ادا ہوں۔ دونوں طرف سے یہ باتیں کرنے والے جو بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں یا تو عادی مجرم ہوتے ہیں یا انصاف سے ہٹ کر اپنے حق میں فیصلہ کروانا چاہتے ہیں۔ ایک تو جرم کرتے ہیں پھر جرم کی سزا سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکم کا ناجائز حوالہ دیتے ہیں یہ لوگ خود غرض ہوتے ہیں۔ اگر ان کا کوئی قصور کرے تو کبھی معاف نہیں کرتے بلکہ بڑھ بڑھ کر مجرم کو سزا دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا ان کا اصول یہاں بدل جاتا ہے۔ اس وقت اس حکم کو بھول جاتے ہیں کہ دوسرے کے لئے بھی وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

اسی طرح جو معاف نہیں کرنا چاہتے اور چاہتے ہیں کہ ضرور میرے قصوروار کو سزا ملے وہ بھی اگر اپنا معاملہ ہو تو معافیاں مانگ کر کہیں گے کہ معاف کرنا اچھا ہے۔ اسلام ایسے خود غرضوں کی باتوں کو رد کرتا ہے اور انتہائی انصاف پر مبنی فیصلہ دیتا ہے کہ اگر یہ یقین ہے کہ معاف کرنے سے اصلاح ہوگی تو بہتر ہے کہ معاف کر دو۔ اگر یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ سزا کے بغیر گزارہ نہیں تو سزا ضروری ہے۔ بہر حال یہ تو اسلام کی ایک اصولی تعلیم ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس حد تک معاف فرمایا کرتے تھے اور آپ نے صحابہ کو اس بارے میں کیا نصائح فرمائی ہیں۔ حضرت امام حسن کی مثال میں نے دی تھی کہ انہوں نے اپنے ملازم کی ایک غلطی پر معاف کر دیا لیکن وہ ایک چھوٹی سی غلطی تھی۔ معاف کرنے کی معراج تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں نظر آتی ہے کہ جن لوگوں کی سزا کے فیصلہ بھی ہو گئے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی معاف فرما دیا۔ کسی دوسرے کے قصوروار کو معاف نہیں کیا بلکہ اپنے قصورواروں کو، اپنی اولاد کے قاتلوں کو معاف کر دیا کیونکہ ان کی اصلاح ہو گئی تھی۔

روایات میں ایک واقعہ آتا ہے کہ ایک شخص ھبار بن اسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کرتے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا۔ آپ اس وقت حاملہ تھیں۔ حملہ کی وجہ سے آپ کا حمل بھی ضائع ہو گیا۔ زخمی بھی ہوئیں، چوٹ لگی اور اس چوٹ کی وجہ سے آپ کی وفات بھی ہو گئی۔ اس جرم کی وجہ سے ھبار کے لئے قتل کی سزا کا فیصلہ ہوا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ شخص بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ واپس تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ رحم کی بھیک مانگتا ہوں۔ پہلے میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا لیکن مجھے آپ کا عفو اور رحم واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہل تھے، مشرک تھے، خدا نے ہمیں آپ کے ذریعہ ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ میں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس میری جہالت سے صرف نظر فرماتے ہوئے مجھے معاف فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو معاف فرما دیا اور فرمایا کہ جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا اور پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پس جب آپ نے دیکھا کہ اصلاح ہو گئی ہے تو اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔

(تاریخ الخمیس جلد دوم باب ذکر الرجال الاحد عشر الذین اھدر دمھم یوم فتح مکۃ صفحہ 93 مطبوعہ موسسۃ شعبان بیروت)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا کبھی انتقام نہیں لیا۔(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب مباعدتہٖ للآثام ...الخ حدیث 5944)

تبھی تو آپ نے کھانے میں زہر ملا کر کھانا کھلانے والی یہودیہ کو بھی معاف فرما دیا تھا حالانکہ بعض صحابہ کو زہر کا اثر بھی ہو گیا تھا۔(سیرت ابن ہشام باب بقیۃ امر خیبر صفحہ 627-626 مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ بیروت)

پھر ہند جس نے جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کا مُثلہ کیا تھا۔ ان کے جسم کے اعضاء کاٹے تھے۔ کان ناک وغیرہ کاٹے تھے اور کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر عورتوں کے ساتھ مل کر اس نے بیعت کر لی۔ اس کے بعض سوالوں کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہچان لیا اور پوچھا کہ کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟۔ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں۔ جو پہلے ہو چکا اس سے درگذر فرمائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کو معاف فرما دیا۔ ہند پر آپ کے عفو کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی۔ بہت مخلص ہو گئی۔ بلکہ اسی دن شام کو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور دو بکرے بھون کر کھانے کے لئے بھجوائے اور ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ آجکل جانور کم ہیں اس لئے حقیر سا تحفہ پیش ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہند کے ریوڑوں میں بہت برکت ڈال۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے نتیجہ میں ایسی برکت پڑی کہ اس کے ریوڑ سنبھالے نہیں جاتے تھے۔

(سیرت الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 137 تا 139 باب فتح مکۃ شرفھا اللہ تعالیٰ مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2002ء)

رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کو ہر ایک جانتا ہے۔ اس کی تمام تر گستاخیوں کے باوجود اس کو معاف فرمایا اور اس کا جنازہ بھی پڑھا دیا۔ باوجود اس کے کہ حضرت عمرؓ بار بار عرض کرتے تھے کہ اس کا جنازہ نہ پڑھائیں۔ (صحیح البخاری کتاب الجنائز باب ما یکرہ من الصلاۃ علی المنافقین......الخ حدیث 1366)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/مارچ 2016ء)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11/مارچ 2016ء)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

کعب بن زہیر ایک مشہور شاعر تھا بعض باتوں کی وجہ سے اس کے لئے بھی سزا کا حکم ہو چکا تھا۔ فتح مکہ کے بعد ان کے بھائی نے اسے لکھا کہ اب آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ لو۔ چنانچہ وہ مدینہ آ کر اپنے ایک جاننے والے کے پاس ٹھہر گئے اور فجر کی نماز مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ادا کی۔ نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کعب بن زہیر تائب ہو کر آیا ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے شکل سے پہچانتے نہیں تھے۔ اس لئے اس نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو اسے پیش کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں آ جائے سامنے۔ اس پر اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں ہی کعب بن زہیر ہوں۔ اس پر ایک انصاری اسے قتل کرنے کے لئے اٹھے کیونکہ اس کے متعلق حدّ لگنے کی وجہ سے قتل کا فیصلہ ہو چکا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ معافی کا خواستگار ہو کر آیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اس کے بعد اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک قصیدہ پیش کیا جس پر آپ نے خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے اپنی چادر بھی اسے اوڑھا دی۔

(تاریخ الخمیس جلد دوم باب اسلام کعب بن زہیر صفحہ 121 مطبوعہ موسسۃ شعبان بیروت)

پس یہ تھا آپ کی معافی کا معیار کہ نہ صرف معاف فرماتے تھے بلکہ انعام دے کر، دعائیں دے کر رخصت فرماتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو کی بے شمار مثالیں ہیں۔ ایسے معراج پر پہنچا ہوا عفو ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خدا کے مقربوں کو بڑی بڑی گالیاں دی گئیں۔ بہت بری طرح ستایا گیا۔ مگر ان کو اَعۡرِضۡ عَنِ الۡجٰهِلِيۡنَ کا ہی خطاب ہوا۔ خود اس انسان کامل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بری طرح تکلیفیں دی گئیں۔ اور گالیاں، بدزبانی اور شوخیاں کی گئیں۔ مگر اس خُلقِ مجسم ذات نے اس کے مقابلے میں کیا کیا۔ ان کے لئے دعا کی۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر لیا تھا کہ جاہلوں سے اعراض کرے گا تو تیری عزت اور جان کو ہم صحیح وسلامت رکھیں گے اور یہ بازاری آدمی اُس پر حملہ نہ کر سکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضور کے مخالف آپ کی عزّت پر حرف نہ لا سکے اور خود ہی ذلیل و خوار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے یا سامنے تباہ ہوئے۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 103)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو عفو اور درگزر کے کن معیاروں کو حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اس بارے میں روایات میں بہت سے واقعات ملتے ہیں ایک آدھ مَیں پیش کرتا ہوں۔

ایک دفعہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا ایک غلام ہے جو غلط کام کرتا ہے کیا میں اسے بدنی سزا دے سکتا ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس سے ہر روز ستّر مرتبہ درگزر کر لیا کرو۔ (مجمع الزوائد جلد 4 صفحہ 309 کتاب العتق حدیث 7231 مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت) یعنی بہت زیادہ درگذر کیا کرو۔ پس ملازموں اور ماتحتوں سے حسن سلوک کا یہ وہ معیار ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ آجکل غلامی نہیں ہے اور ایک مومن ملازم سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی اس کے ذمہ جو فرائض ہیں ان کا بھی حق ادا کرنے والا ہو۔ صرف اس لئے کہ درگزر کا حکم ہے اس لئے ہر کام خراب کرتا جائے یہ بھی غلط چیز ہے۔ جس طرح اور جگہوں پر یہ بھی حکم ہے کہ جو کام کسی کے ذمہ کیا گیا ہے اس کو ادا کرنے کا بھی پورا حق ادا کرنا چاہئے۔ پس دونوں طرف یہ حکم ہے۔ جہاں مالک کو ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض نہ ہو، درگزر کرے وہاں ملازم کے لئے بھی یہی ہے کہ اپنے ذمہ جو ذمہ داری ہے ان کا بھی پورا حق ادا کرے۔

عفو اور درگذر کے بارے میں ہمیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔“ فرمایا کہ ”میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّہ کا نقص اب تک موجود ہے تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔“ فرمایا ”اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے درد دل سے دعا کرے“۔ (صبر سے پہلے اپنی تربیت کرو اور دوسرے کی تربیت بھی کرو اور اس کے لئے ذریعہ یہ ہے کہ دعا کرو) ”کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔“ فرمایا ”خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے“۔ فرمایا ”یہ سچ ہے کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔“ (طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں۔) فرمایا ”اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ كُلٌّ يَّعۡمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (بنی اسرائیل: 85)۔ (یعنی ہر ایک اپنی جبلّت کے مطابق عمل کرتا ہے۔) لیکن آپ فرماتے ہیں کہ ”بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں تو دوسری قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے تو دوسرے کا برا“۔ فرمایا ”لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اصلاح ناممکن ہے“۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 128-127۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

طبیعتیں ہر ایک کی اللہ تعالیٰ نے بنائی ہیں۔ بعضوں کے بعض اخلاق بہت اچھے ہیں۔ اس میں ترقی ہے لیکن دوسرے میں کمزوری ہے لیکن فرمایا اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اصلاح ناممکن ہو جائے اور تمام اخلاق نہ اپنائے جائیں۔

پس بیشک انسان کی طبیعتیں مختلف ہیں۔ جن میں کمزوریاں ہیں ان میں کچھ اچھائیاں بھی ہیں۔ یہ نہیں کہ ہر کسی میں صرف کمزوریاں ہی کمزوریاں ہیں اور اچھائی کوئی نہیں۔ اچھائیاں بھی ہیں کمزوریاں بھی ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے ہمیں اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے اور وہ اعلیٰ اخلاق اپنانے چاہئیں جو ایک حقیقی مومن کا معیار ہیں۔ کمزوریاں دور کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور اس بات کی کوشش ہونی چاہئے کہ ہم اپنے ماحول کو پُرامن بنانے کی کوشش کریں اور اس کے لئے جو اصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہو یا اپنے لئے چاہتے ہو وہ اپنے بھائی کے لئے بھی چاہو۔

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان معیاروں کو حاصل کرنے والے ہوں۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ   الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَيۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِيۡلِ ۝ لَاَخَذۡنَا مِنۡهُ بِالۡيَمِيۡنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

”خدا کی قسم“

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

وَسِّعۡ مَکَانَکَ   الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

Office:

Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.

Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory

Chakala Andheri (East) Mumbai-400069

Tel 28258310, Mob. 9987652552

E-mail: raichuri.construction@gmail.com

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم علی الزیادنہ صاحب (1)

مکرم علی الزیادنہ صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق اردن سے ہے جہاں میری پیدائش 1982ء میں ہوئی۔ میرے والد صاحب ڈرائیور تھے اور ٹریفک کے ایک حادثے میں 1998ء میں ان کی وفات ہوگئی جبکہ میں اس وقت دسویں جماعت کا طالبعلم تھا۔ مجھے والد صاحب کی وفات کا دکھ تو بہت ہوا لیکن میں نے ذاتی کوشش سے پڑھائی جاری رکھی اور پہلے سے زیادہ محنت کی جس کی بناء پر ایف اے کے امتحانات میں پوزیشن لی اور مجھے حکومت کی طرف سے وظیفہ مل گیا۔ یوں میری پڑھائی کا سلسلہ چلتا رہا تا آنکہ میں ڈینٹسٹ بن گیا۔ بعد میں مَیں نے عربی ادب میں بھی ڈگری لی۔

دینی رجحانات اور حفظِ قرآن

پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میں اپنے شہر میں واپس آگیا اور اپنا کلینک کھول لیا۔ ابتدائی ایام بہت مشکل تھے چنانچہ کلینک چلانے اور شادی کے اخراجات کیلئے مجھے قرض لینا پڑا۔ یہ 2006ء کی بات ہے۔ میں اپنے گھر کے قریب ایک مسجد میں روزمرہ نمازوں کیلئے جانے لگا۔ دینی امور میں لگاؤ کے باعث مجھے قرآن کریم کے پہلے پانچ پاروں کے علاوہ سورۃ الکہف اور سورۃ الاسراء کے علاوہ آخری پارہ حفظ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ اسی طرح میں نے قواعد تجوید وتلاوت کا کورس بھی کیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میری اہلیہ نے بھی قواعد وتجوید قرآن کریم کا کورس کیا ہوا تھا اور اس میں باقاعدہ ڈگری حاصل کی تھی اور اس نے مجھے ایسا کرنے کی ترغیب دلائی تھی۔

میرا سلفی طرزِ فکر کی طرف میلان تھا لیکن یہ میلان کسی گہرے غور وخوض کا نتیجہ نہ تھا بلکہ اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ سلفی ہمارے ملک کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے تھے اور اکثریت کے ساتھ مَیں بھی ان میں شامل ہوگیا۔

ایم ٹی اے سے تعارف

ایک روز میرے بہنوئی نے مجھے بتایا کہ اس نے ٹی وی پر ایک نیا چینل دیکھا ہے جس پر امام مہدی ومسیح موعود کی آمد کا پرچار کیا جاتا ہے۔ اس نے مجھے اس چینل کی فریکوئینسی دیتے ہوئے اسے دیکھنے کا مشورہ دیا۔

چند روز تک ہی اس چینل کو دیکھنے کے بعد مجھے احساس ہوگیا کہ ان لوگوں کا بات کرنے کا طریق اور مختلف امور کو پیش کرنے کا انداز نہایت اعلیٰ ہے۔ محض چند دنوں میں مجھے اس چینل سے ایسی وابستگی ہوگئی کہ میرے گھر میں صرف یہی چینل دیکھا جانے لگا۔ ان دنوں میں اس چینل پر عیسائیوں کے ساتھ مناظرے چل رہے تھے۔ ان پروگراموں کے دوران مَیں نے ایسے امور کے بارہ میں سنا جن کے بارہ میں کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

صحیح اسلام کی نمائندہ جماعت

ایم ٹی اے العربیہ پر پیش کئے جانے والے ان پروگراموں میں جماعت کے دلائل عیسائیوں پر بڑے بھاری اور غالب لگتے تھے۔ اسلام کو یوں اپنی آنکھوں کے سامنے غالب ہوتا دیکھ کر میرا سر فخر سے بلند ہوگیا اور فرحت وسرور کی ایسی حالت میسر آئی جس کی روحانی لذت سے مجھے پہلی بار آشنائی ہوئی تھی۔ محض یہی صورتحال دیکھ کر میرے دل میں اس جماعت میں شمولیت کی خواہش پیدا ہوگئی اور میں نے کہا کہ اگر یہ جماعت صحیح اسلام کی نمائندہ نہ ہوتی تو عیسائیت پر اسلام کو یوں غالب کرنے کا اعزاز اس کے حصے میں نہ آتا۔

جماعت سے رابطہ

میں نے جماعت کی ویب سائٹ پر ایک ای میل کیا تو کچھ عرصہ کے بعد مکرم تمیم ابودقہ صاحب نے مجھے فون کیا اور ایک روز ان کی دعوت پر نماز جمعہ کے لئے مکرم طٰہٰ قزق صاحب مرحوم کے گھر پر حاضر ہوا جہاں پر موجود بعض افراد جماعت سے مل کر دلی خوشی ہوئی۔ میں نے طٰہٰ قزق صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب لیں اور ان کا مطالعہ شروع کردیا۔

اسی دوران بعض دیگر چینلز پر کچھ مولوی حضرات نے جماعت پر بہت شدید حملہ کیا اور جماعت کے کفر کا فتویٰ صادر کردیا۔ یہ سنتے ہی میری اہلیہ کا موقف یہ تھا کہ جب علماء نے اس جماعت کے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو اس کے بعد اس کے بارہ میں تحقیق کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے گھر کے ماحول کو درست رکھنے کے لئے گھر میں اس چینل کو دیکھنا بند کردیا لیکن اپنے کلینک میں اسے دیکھنے کا سلسلہ جاری رکھا تا آنکہ میں اس نتیجہ پر پہنچ گیا کہ یہ جماعت سچی ہے اور مجھے جلد از جلد اس میں شمولیت اختیار کرلینی چاہئے۔ یہ فیصلہ کرنے کے بعد مَیں نے اپنی اہلیہ کو بتا دیا کہ میں عنقریب بیعت کرکے اس جماعت میں شامل ہونے والا ہوں اور تم بھی اس کے بارہ میں استخارہ کرو شاید اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں تمہارے لئے بھی حقیقت آشکار فرمادے۔ میرے بار بار کے مطالبہ کے باوجود بھی اس نے ایسا نہ کیا۔

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ والی انگوٹھی

ایک روز صبح میں گھر سے نکلنے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ میں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میری انگوٹھیاں لادو۔ میرے پاس ایک تو شادی کی انگوٹھی تھی اور اس کے علاوہ بھی میں ایک انگوٹھی پہنا کرتا تھا۔ وہ انگوٹھیاں لے آئی اور ان کو پہنتے ہوئے مَیں نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ میں بیعت کرنے والا ہوں اور جب میں بیعت کروں گا تو مجھے ایک اور انگوٹھی ملے گی جس پر ''اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ'' کا نقش ہوگا۔ یہ بات سنتے ہی وہ شدت حیرت سے ایک لمحے کے لئے بالکل ساکت ہوگئی، جیسے اسے اپنی سماعت پر یقین نہ آرہا تھا، چنانچہ اس نے بڑی بے صبری سے پوچھا: تم نے ابھی ابھی کیا کہا ہے؟ پھر جب میں نے اپنی بات دُہرائی تو یکبار اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوگیا اور شدت بُکاء سے وہ اپنے قدموں پر قائم نہ رہ سکی اور زمین پر گر گئی۔ میں حیران تھا کہ اسے کیا ہوگیا ہے۔ میرے پوچھنے پر وہ کہنے لگی کہ پہلے مجھے بتاؤ کہ اس انگوٹھی کا کیا قصہ ہے؟ میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ نے یہ وحی فرمائی تھی کہ: اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ۔ جس کے بعد آپ اس وحی کو ایک انگوٹھی پر نقش کروا کر پہنا کرتے تھے تا ہر وقت خدا کا یہ وعدہ یاد رہے اور اس پر اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق ملتی رہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد افراد جماعت بھی اس طرح کی انگوٹھی پہنتے ہیں۔ لیکن اس انگوٹھی کا تمہارے رونے سے کیا تعلق ہے؟

وہ کہنے لگی کہ: جب مَیں 2001ء میں یونیورسٹی میں سالِ اوّل کی طالبہ تھی اس وقت میں نے رمضان کے مہینے میں رؤیا میں دیکھا کہ میں نے ایک انگوٹھی پہنی ہے جس پر اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تحریر ہے۔ پہلے تو میری اہلیہ رو رہی تھی لیکن اس کی یہ بات سن کر میری حالت بھی غیر ہوگئی اور میں بھی شدت جذبات کی وجہ سے رونے لگا۔ میں نے اسے کہا کہ اب تو خدا تعالیٰ نے تمہیں حق دکھا دیا ہے اور تمہارا یہ رؤیا احمدیت کی صداقت پر ہمارے لئے نشان ہے۔

پھر میری بیوی نے فون اٹھایا اور اپنی یونیورسٹی کی دوستوں کو فون کرنے شروع کئے اور انہیں کہا کہ تمہیں یاد ہے کہ میں نے تمہیں یہ رؤیا سنایا تھا۔ انہوں نے اقرار کیا کہ ہاں ہمیں یاد ہے۔ اس پر میری اہلیہ نے کہا کہ پھر میرا رؤیا پورا ہوگیا ہے۔

بیعت

اس رؤیا سے ایک روز قبل میری اہلیہ نے یہ بھی رؤیا میں دیکھا تھا کہ اس کی شادی مسیح علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اس کی تعبیر کسی نے یہ کی تھی کہ تمہاری شادی کسی ڈاکٹر سے ہوگی۔ ان کی شادی تو ڈاکٹر سے ہوگئی تھی لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے تعارف کے بعد اس رؤیا کی اہمیت اور واضح ہوگئی تھی کیونکہ اس سے مراد مسیح علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونا بھی تھا۔ اس کے بعد میری اہلیہ نے استخارہ کیا اور اسے انشراح صدر اور سکینت قلبی نصیب ہوئی اور یوں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں 2008ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تبلیغ اور مخالفت

بیعت کے بعد ہم نے اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو جماعت کے بارہ میں بتانا شروع کردیا۔ میری اہلیہ کی ایک سہیلی نے کھل کر مخالفت کی۔ یوں کچھ ہماری تبلیغ کی وجہ سے اور کچھ مخالفت کے سبب سے ہماری داستان زبان زدِ عام ہوگئی۔ لیکن یہ بتانے کی بجائے کہ ہم نے امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے مخالفین نے لوگوں کو یہ کہنا شروع کردیا کہ علی زیادنہ ملحد ہوگیا ہے اور اس نے کسی نئے دین کی پیروی شروع کردی ہے اور اسی کی تبلیغ کر رہا ہے۔ یہ سن کر مولویوں کا غصہ دوچند ہوگیا اور انہوں نے میرے خلاف فتویٰ بازی کا بازار گرم کردیا۔ میرے چچا اخوان المسلمین کے سرگرم رکن تھے مولویوں نے مجھے تبلیغ سے روکنے کیلئے میرے چچا سے رابطہ کیا تو انہوں نے مجھے اپنے گھر بلایا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ان کے گھر میں سب اہل خانہ اکٹھے ہوکر میرے منتظر تھے۔ میرے چچا نے مجھ سے استہزاء کرنا چاہا تو میں نے صاف کہہ دیا کہ اگر آپ نے بات کرنی ہے تو بڑی خوشی سے کریں لیکن ایک بات یاد رکھیں کہ میں کسی قسم کا استہزاء یا تمسخر برداشت نہیں کروں گا۔ جب انہوں نے محسوس کیا کہ میرے ساتھ وہ دلیل کے ساتھ بات نہیں کرسکتے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے شہر میں نئی نئی مذہبی جماعتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ میں جس مسجد میں جاتا ہوں وہاں پر مولوی تمہارے خلاف باتیں کر رہے ہوتے ہیں اس لئے بہتر ہے کہ تم تبلیغ سے رک جاؤ ورنہ مولوی حضرات تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ میں نے ان کی بات سنی اَن سنی کردی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مجھ پر ان کی اس دھمکی کا بھی کوئی اثر نہیں ہوا تو انہوں نے ایک مولوی کا نام لے کر مجھے کہا کہ پھر تم اس سے مناظرہ کے لئے تیار ہوجاؤ۔ میں نے کہا کہ جس نے میرا نقطۂ نظر سننا ہے وہ میرے پاس آئے، اور خاموشی سے میری بات سنے، پھر بے شک اپنی رائے قائم کرے۔ اس سے زیادہ مناظروں میں مَیں نہیں پڑنا چاہتا۔

احمدیت سے دستبردار نہیں ہوسکتا

میرے چچا نے اس معاملہ میں اپنی ناکامی کو اپنی انا کا مسئلہ بنالیا اور اپنی خفّت مٹانے کیلئے میری مخالفت تیز کردی۔ انہوں نے میرے دیگر چچاؤں کو بھی اکٹھا کیا اور میری والدہ کے پاس جاکر کہا کہ اپنے بیٹے کو روک لو ورنہ مولوی اسے شدید نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ میری والدہ نے انکی موجودگی میں ہی مجھے فون کیا اور مجھے قسم دے کر احمدیت چھوڑنے کیلئے کہا۔ مَیں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔ اس وقت میرا بڑا بھائی میرے گھر پر تھا اس نے جب یہ باتیں سنیں تو مجھے کہنے لگے کہ تم اپنے موقف پر ڈٹے رہو اور انکی فکر چھوڑ دو میں ان کو سنبھال لوں گا۔ چنانچہ وہ میرے مخالف رشتہ داروں کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ اگر ہم بھی بہادر ہوتے تو علی کی مانند ہوتے۔ اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ علی کا پیچھا چھوڑ دو کیونکہ میں اپنے ایسے بہادر بھائی سے علیحدگی کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ اگر تم ہمیں زیادہ تنگ کروگے تو ہم اخبار میں اعلان کردیں گے کہ ہمارا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میرے بھائی کی بات سن کر وہ ڈر گئے کیونکہ ہمارے علاقے کی قبائلی روایات میں ایسے اعلان سے ہمارے خاندان کو بہت نقصان پہنچ سکتا تھا چنانچہ انہوں نے خاموشی اختیار کرلی۔

...........(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 16 ستمبر 2016)

......☆......☆......☆......

جلسہ میں شمولیت کسی دُنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے

سب کو متوجہ ہو کر تقریروں کو سننا چاہئے اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 12 راگست 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2016 کے حوالے سے شاملین جلسہ کے لئے کیا دعائیں کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے کیا توقعات کی ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ تو ہر احمدی جانتا ہے اور اسے علم ہونا چاہئے اور اس بات کا خاص طور پر حضرت مسیح موعودؑ نے ذکر فرمایا ہے کہ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔ بلکہ آپ علیہ السلام نے ان لوگوں سے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے۔

سوال جلسے کے پروگرام کس سوچ کے ساتھ بنائے جاتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے کے پروگرام اس سوچ کے ساتھ بنائے جاتے ہیں اور مقررین کی تقریریں اور ان کے عناوین پر اس سوچ کے ساتھ پہلے ایک کمیٹی غور کرتی ہے جس سے دینی، علمی اور روحانی ترقی میں مدد مل سکے۔ پھر یہ عناوین خلیفہ وقت کے پاس منظوری کے لئے آتے ہیں اور پھر ان میں سے کچھ مضامین، کچھ عناوین تجویز کئے جاتے ہیں جو یہاں مقررین پیش کرتے ہیں تا کہ شامل ہونے والوں کی دینی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے بہتر سے بہتر مواد مہیا کیا جاسکے۔

سوال حضور انور نے جلسہ پر آنے والے مرد و خواتین کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو مارکی میں خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب کو متوجہ ہو کر تقریروں کو سننا چاہئے۔ فرمایا پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا‘‘۔

سوال وہ لوگ جو اپنے پسندیدہ مقررین کی تقاریر سننے کے لئے ہی جلسہ گاہ میں آتے ہیں ان کو حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کی کیا نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ کیلئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں میں ادبار کی بڑی وجہ کیا بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے (یعنی صرف ظاہری قیل و قال اور لیکچروں کو پسند کرنا۔ ناقل) ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کے بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔ بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

سوال حضور انور نے جلسہ میں شامل ہونے والے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی ؟

جواب حضور انور نے فرمایا: احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے۔ وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں۔ ان کے آنے جانے میں، پارکنگ میں اگر بعض وجوہات کی وجہ سے دقّت بھی ہو تو کھلے دل سے اور حوصلے سے یہ تکلیف برداشت کرنی چاہئے۔ ربوہ میں جو جلسے ہوتے تھے یا قادیان میں ابھی بھی ہوتے ہیں تو سردیوں میں کھلے میں بیٹھ کر اور بعض دفعہ بارش میں بھی لوگ جلسہ سنتے ہیں اور سردی بھی برداشت کرتے ہیں۔ پس اگر شامل ہونے والوں کو ایسی چھوٹی موٹی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، گرمی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کرنی چاہئے۔

سوال حضور انور نے جلسہ کے ایام میں کن دعاؤں کے کرنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی خیر اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ رہائش اختیار کرتے ہوئے یا عارضی پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ ’’مَیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں‘‘ تو فرمایا کہ ایسے شخص کو اس رہائش کو چھوڑنے یا وہاں سے چلے جانے تک (اگر عارضی رہائش بھی ہے تو چلے جانے تک) کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ ان دِنوں میں خاص طور پر یہ دعا مانگیں کہ دنیا کے جو حالات ہیں اور کوئی پتا نہیں کس وقت کوئی شریر کیا شرارت کرنے والا ہے، کس قسم کے نقصان پہنچانے کی بعض ظالم منصوبہ بندی کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ دے۔ ہر قسم کی تکلیف سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

سوال جلسے میں شامل ہونے والوں کو حضور انور نے کن باتوں کا خیال رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جلسے میں شامل ہونے والے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں وقت پر آ کر بیٹھ جایا کریں تا کہ بعد میں آنے کی وجہ سے شور نہ ہو۔ نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کرلیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کرلیا کریں۔ ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے مکمل تعاون کریں تا کہ انتظامیہ کو کسی قسم کی دقّت نہ ہو۔ سکیننگ کے شعبہ میں مکمل تعاون کریں۔ خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ اپنی رقم اور قیمتی چیزیں اپنے ساتھ رکھیں۔ خاص طور پر عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔

......☆......☆......☆......

مرے مولیٰ مجھے اپنا بنانا — گناہوں سے مجھے ہر دم بچانا
مری سب مشکلوں کو دُور کردے — مرے مولیٰ مجھے نہ آزمانا
تُو ہر تقدیر کا مالک ہے یارَب — ترے تابع ہے یہ سارا زمانہ
تُو جب چاہے کسی پر فضل کردے — تُو جب چاہے عطا کردے خزانہ
مجھے اپنی محبت بھی عطا کر — مرے دل کو تقویٰ سے سجانا
مرے ایمان کی کرنا حفاظت — کبھی چھوڑوں نہ تیرا آستانہ
تُو اپنے نور سے کردے منور — سدا روشن ہو میرا آشیانہ
مری مقبول ہوں ساری دعائیں — تُو مومن کا بھی دل مومن بنانا

(خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے)

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست۔ستمبر 2016ء

خلیفۃ المسیح کا وجود بیان نہیں کیا جاسکتا، بہت حیرت انگیز ہے

❁ خلیفہ امن کے پیغمبر ہیں، دُنیا میں امن قائم کرنے کیلئے بہترین وجود ہیں ❁ خلیفہ ایک نہایت روحانی شخصیت اور ایک مرد خدا ہیں۔ آپ بلاخوف وخطر حکومتوں سے مخاطب ہوتے ہیں ❁ خلیفہ وقت ایک نہایت موثر شخصیت ہیں، میں نے سیکھا کہ نفرت جبر اور دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے ❁ خلیفہ کی شخصیت بہت متاثر کرنے والی ہے۔ آپ ہم سب مسلمانوں کیلئے ایک بہترین نمونہ ہیں ❁ خلیفۃ المسیح ایک پُرسکون، پُرحکمت اور متاثر کرنے والی شخصیت ہیں، آپ سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں ❁ جماعت احمدیہ حقیقی اور پُرامن اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے اور اس پر قائم بھی ہے، جس کا میڈیا والے غلط تصور سے کوئی تعلق نہیں ❁ خلیفہ وقت تمام دنیاوی حکمرانوں کیلئے نمونہ ہیں ❁ حضور کے وجود کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور نے خطاب میں حقیقی اسلام بیان کیا ❁ خلیفہ وقت ایک کامل انسان ہیں اور دوسروں کیلئے احسن نمونہ اور رہنما ہیں ☆ خلیفۃ المسیح کا وجود بیان نہیں کیا جاسکتا، بہت حیرت انگیز ہے ٭

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب سن کر مہمانوں کے تاثرات

مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دُنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے

● دنیا جن خطرات سے اس وقت دو چار ہے اسکا حل یہی ہے کہ احمدیہ جماعت کے سربراہ کی نصائح اور مشوروں پر عمل کیا جائے اس کے نتیجہ میں ہی دنیا کے مسائل حل ہوں گے ● خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں دنیا کو بچانے اور امن کے قیام کیلئے جو توجہ دلائی ہے وہ قابل تحسین ہے اور دنیا کے مسائل کا حل انہیں امور سے ہوگا جو خلیفۃ المسیح نے بیان کئے ہیں ● مَیں آج سے احمدی ہوں، مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں حضور کے چہرہ کو دیکھ کر ہی احمدی ہوا ہوں ● پُرامن جلسہ تھا۔ بڑا پُرامن ماحول تھا اور بڑا منظم انتظام تھا۔ کوئی ملک ایسا نہیں کرسکتا۔ ان سب باتوں سے میری تسلی ہوگئی اور میں نے بیعت کرلی ● مَیں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہوجائیں ● احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کی شخصیت نے چھوڑا اور ان کے وجود نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا ● مَیں جلسہ کے روحانی ماحول اور خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اس قدر متاثر ہوئی ہوں کہ اسلام احمدیت قبول کرتی ہوں ● اخوت اور بھائی چارہ کی یہ فضاء دُنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے ٭

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد مہمانان کرام و نومبائعین کے تاثرات

۞ قرآن کریم کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جس کے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو ۞ مذہب کی جڑھ خداشناسی اور معرفت نعمائے الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندے میں پیدا ہوجاتی ہے ۞ مذہب نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا، مذہب نام ہے اعلیٰ اخلاق کا، مذہب نام ہے خدا ترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا، مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا، مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں ٭

جلسہ سالانہ جرمنی کے آخری روز حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 3 اور 4/ستمبر 2016 کی مصروفیات

بقیہ رپورٹ مورخہ 3/ستمبر 2016
مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب (جرمن مہمانوں سے خطاب) نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہمارے خیالات بدل دیئے ہیں اور آج ہمیں اسلام کی اصل اور حقیقی پُرامن تعلیم کا علم ہوا ہے۔ ان مہمانوں میں سے چند ایک کے تاثرات ذیل میں درج ہیں۔

● ایک کروشین سٹوڈنٹ Meita نے کہا: خلیفہ کے خطاب سے میں نے سیکھا کہ عدل وانصاف معاشرے میں امن اور خوشحالی کی کنجی ہے۔ خلیفہ نے اقتصادی پہلو کا ذکر کیا۔ اس نے مجھے بہت متاثر کیا۔

● Gambia سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Mumaclou Samba نے کہا: خلیفۂ وقت اور جماعت امن کے پیغمبر ہیں۔ خلیفہ دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے بہترین وجود ہیں۔

● ایک طالبعلم برما ابراہیم نے کہا میں نے خلیفۃ المسیح کے خطاب سے سیکھا کہ جماعت احمدیہ تمام مذاہب میں رواداری کی تعلیم دیتی ہے اور انتہا پسندوں سے بالکل بیزار ہے۔

● Nigeria سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Caro Hibba نے کہا: میں نے خلیفۂ وقت کو ایک نہایت روحانی شخصیت پایا۔ آپ ایک مرد خدا ہیں۔ آپ بلاخوف وخطر حکومتوں سے مخاطب ہوتے ہیں۔ مجھے آپ کا خطاب سن کر بہت اچھا لگا۔

● ایک جرمن مہمان Sven Giess نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: خلیفۂ وقت ایک نہایت موثر شخصیت ہیں۔ آپ کا خطاب سن کر بہت اچھا لگا۔ اس سے میں نے سیکھا کہ نفرت جبر اور دہشت گردی کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے میں جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔

● Rehman Miftari صاحب ایک جرمن غیر از جماعت مہمان نے کہا کہ خلیفہ کی شخصیت بہت متاثر کرنے والی ہے۔ آپ ہم سب مسلمانوں کیلئے ایک بہترین نمونہ ہیں۔

● ایک German Educator۔Renate Scheidhauer صاحب نے القلم پروجیکٹ کو بہت سرایا۔ نیز کہا کہ خلیفہ کے خطاب سے میڈیا کے بالمقابل اسلام کی صحیح تعلیم سیکھنے کا موقع ملا۔

● Croatia سے آنے والے ایک مہمان Mr.Karlo, Relogist نے کہا: خلیفۂ وقت کے خطاب نے اسلام کے بارے میں میری معلومات میں بہت اضافہ کیا۔ نیز کہتے ہیں کہ میں شاملین جلسہ کے اخلاص اور مذہبی رجحان سے بہت متاثر ہوا۔

● ایک مہمان Mr. Eraldo (Finance Accountant) نے کہا: جلسہ سالانہ نے مسلمانوں کی محبت میرے دل میں پیدا کردی ہے۔ مسلمان امن چاہتے ہیں، جنگ نہیں۔ ISIS اسلام کی صحیح تصویر نہیں پیش کرتی۔ وہ جو کچھ کررہے ہیں وہ انکے ذاتی مفادات ہیں۔

● ایک مہمان Mr. Marklein Shparthi جو کہ پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں نے کہا: خلیفۂ وقت جماعت کی نمائندگی کیلئے بالکل موزوں وجود ہیں۔ آپ کا خطاب سن کر میری روحانیت تازہ ہوگئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف میرا راستہ مزید آسان ہوگیا۔ مختلف قومیت کے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنے نے مجھے بہت متاثر کیا۔

● ایک مہمان خاتون دانیالہ صاحبہ لکھتی ہیں کہ خلیفۃ المسیح ایک پُرسکون، پُرحکمت اور متاثر کرنے والی شخصیت ہیں۔ آپ کے جذباتی اثر سے میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔

● ملک لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان مسٹر تھامس نے کہا: خلیفۃ المسیح کا خطاب بالکل حالات حاضرہ پہ مبنی تھا۔ آپ کے ذریعہ امن کا دروازہ بھی کھلا ہے۔

● ایک مہمان Andreas Richter نے کہا: جماعت احمدیہ حقیقی اور پُرامن اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے اور اس پر قائم بھی ہے اور اسلام کی وہ حقیقی تعلیم پیش کرتی ہے جس کا میڈیا والے غلط تصور سے کوئی تعلق نہیں۔

● ایک مہمان Jenifer Pahl نے کہا: خلیفۂ وقت نے اتنے اچھے طریق سے بیان کیا ہے کہ دین برا نہیں ہے، لیکن کچھ ماننے والے برے ہوتے ہیں۔ میں اس بات کو بہت ضروری سمجھتی ہوں۔

● ایک مہمان Manuel Olivares جو کہ (Writer and Publisher) ہیں نے کہا: میں حضور کے خطاب سے پوری طرح سے متفق ہوں۔ آپ نے اپنے خطاب میں زمانہ کی صورت حال کے متعلق بات کی۔ لوگ بہت پُرامن اور دوستانہ ہیں، اس سے محبت، بھائی چارہ اور رواداری کے نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں۔

● پروفیسر آف تھیالوجی Szesche Sizler صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کے خطاب سے رواداری، امن اور مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ واضح ہوا ہے۔

● البانیا سے آنے والے ایک طالبعلم Ermir Kastrat نے کہا: خلیفۂ وقت تمام دنیاوی حکمرانوں کیلئے نمونہ ہیں۔

● ملک یمن سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Shebab Ramzi صاحب نے کہا: لوگوں کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں اور میں ایسا محسوس کررہا ہوں جیسے میں اپنی فیملی میں ہوں۔

● سیریا سے تعلق رکھنے والے قانون کے ایک طالب علم Ahmad صاحب نے کہا: حضور کے وجود کو بیان کرنے

کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ حضور نے خطاب میں حقیقی اسلام بیان کیا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھایا۔ وہ نہیں جو آج کل غلط طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

● جرمنی سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان Mathias Wittner صاحب نے کہا: خلیفۂ وقت ایک عظیم ترین انسان ہیں اور دوسروں کیلئے بہترین نمونہ ہیں۔

● ایک اور مہمان Methias Wilhems صاحب نے کہا: خلیفہ وقت ایک کامل انسان ہیں اور دوسروں کیلئے احسن نمونہ اور رہنما ہیں۔

● ایک اور مہمان Gezim Muzhoqi صاحب نے کہا: خلیفۃ المسیح کا وجود بیان نہیں کیا جا سکتا، بہت حیرت انگیز ہے۔

مختلف ممالک کے وفد کی حضور انور سے ملاقات

آج پروگرام کے مطابق کروشیا، لتھوانیا اور لاتویا کے ممالک سے آنے والے وفود کا ملاقات کا پروگرام تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

سب سے پہلے کروشین وفد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ کروشیا سے 9 افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہمانوں کا تعارف حاصل کیا۔

☆ایک نوجوان نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ میں نے اپنا ماسٹرز مکمل کیا ہے۔ میں تین سال قبل بھی جلسہ یوکے پر آیا تھا۔ امسال یہاں آیا ہوں۔ میں نے حضور انور کے تمام خطابات سنے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھایا ہے اور میں نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔

☆ایک بچی نے بتایا کہ میں ہسٹری کی طالبعلم ہوں اور ایک بچی نے عرض کیا کہ وہ اپنی ڈگری ایگریکلچر میں پلانٹ سائنس میں کر رہی ہے۔

☆ایک مہمان نے سوال کیا کہ احمدی ہونے والے زیادہ تر ایشیائی اور افریقن ممالک میں ہیں، یورپین ممالک میں یہ تعداد بہت کم ہے، اس کی آپ وضاحت کریں گے ایسا کیوں ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ یورپین لوگ زیادہ مادہ پرست ہیں۔ اگرچہ وہ مذہب کو پڑھتے ہیں، دلچسپی بھی لیتے ہیں، پسند بھی کرتے ہیں، مذہب کے پیغام کو پسند بھی کرتے ہیں لیکن ان کی ترجیحات مختلف ہیں اور وہ مذہبی باتوں پر زیادہ توجہ نہیں دینا چاہتے۔ یہ انبیاء کی تاریخ ہے کہ عموماً وہ لوگ جو انبیاء پر ایمان لاتے ہیں وہ غریب لوگوں میں سے ہوتے ہیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا زیادہ خوف رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ ایک وجہ ہے۔ لیکن اس کے باوجود کافی تعداد میں پڑھے لکھے، اچھی حیثیت کے لوگوں نے بھی احمدیت قبول کی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ کم ترقی یافتہ ممالک میں جب انشاء اللہ اکثریت احمدیت قبول کر لے گی تو پھر ترقی یافتہ ممالک کو بھی مذہب کی اہمیت کا احساس ہوگا۔ عیسائیوں کی اکثریت کو جو پختہ ایمان آج سے 20 سال قبل عیسائیت پر تھا آج وہ نہیں ہے یا نئی نسل کو عیسائیت پر وہ ایمان نہیں ہے جو ان کے والدین کو تھا۔ یہ صرف اسلام کی بات نہیں ہے بلکہ لوگ اپنی مادہ پرستی کی وجہ سے مذہب اور اس کی تعلیمات سے دُور جا رہے ہیں۔

☆ایک خاتون مہمان نے سوال کیا کہ اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا مرد و عورت دونوں کیلئے مشکل ہے، خاص طور پر یورپین معاشرہ میں، مَیں نے آپ کی تقاریر سنی ہیں تو کیا یہ ممکن ہے کہ کوئی احمدیت میں داخل ہو جائے اپنی پرانی حالت پر قائم رہتے ہوئے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یورپ میں لوگ احمدیت قبول نہیں کر رہے، کر رہے ہیں کچھ تعداد میں وہ جو مذہب کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور ان کی ترجیحات دوسروں سے مختلف ہیں لیکن ابھی تعداد اتنی زیادہ نہیں ہے۔

اسلام میں کیا مشکل ہے؟ اسلام یہی کہتا ہے کہ پانچ دفعہ دن میں نماز پڑھو، یہی آپ کیلئے سب سے مشکل چیز ہے۔ لیکن اسلام یہ بھی کہتا ہے کہ اگر آپ مصروف ہیں اپنے کام کی جگہ پر اور آپ کو نماز پڑھنے کی جگہ میسر نہیں ہے تو آپ دو نمازیں جمع کر کے ادا کر لیں۔ اسی طرح سردیوں میں جب نمازوں کے دوران وقت کم رہ جاتا ہے تو آپ نمازیں جمع کر سکتے ہیں اور جب دن بہت لمبے ہو جاتے ہیں اور راتیں بہت چھوٹی تو پھر بھی آپ شام کی نمازیں جمع کر کے ادا کر سکتے ہیں۔

اب دوسری بات آپ کا لباس ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اسلام میں لباس کی تعلیم پر عمل کرنا بہت مشکل ہے۔ خاص طور پر عورتوں کیلئے کہ اپنا سر ڈھانک کر رکھو اور لمبے کوٹ پہنو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ آپ ہمیشہ لمبے کوٹ پہن کر رکھو، اسلام صرف یہ کہتا ہے کہ آپ اپنے آپ کو اور اپنے سینے کو ڈھانکو۔ اپنے سر ڈھانک کر رکھو تا کہ آپ دوسروں سے ممتاز نظر آؤ اور لوگوں کو پتا ہو کہ آپ کا حیا کا معیار بہت اعلیٰ ہے اور اگر کسی مرد کے ذہن میں کوئی بُرا خیال ہو تو وہ اس خیال کو نکال دے۔ اس تعلیم کے پیچھے ایک فلاسفی ہے۔ میرے نزدیک حیا عورت کا خزانہ ہے اور تمام مذاہب میں حیا کو اہمیت دی گئی ہے۔ اسی لئے عیسائی راہبائیں لمبا ڈھانکنے والے لباس پہنتی ہیں تا کہ وہ دوسری عورتوں سے ممتاز نظر آئیں اور پتا چل جائے کہ وہ زیادہ مذہبی خیال کی حامل ہیں۔ یہ مذہب ہی ہے جو انہیں بتاتا ہے کہ اپنا سر ڈھانک کر رکھو اور لمبا کوٹ پہنو اور اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھو۔ مذہبی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ ابتداء سے ہی حیاء کو عورتوں کے تعلق میں فوقیت دی گئی ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں خود یہ چاہتی ہیں کہ ان کی حیا کی عزت قائم رکھی جائے۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتیں؟ ہاں جس ماحول میں آپ پروان چڑھی ہیں شاید آپ کو اس کا احساس نہ ہو کہ مناسب لباس اور حیا کی اہمیت کیا ہے لیکن بعض اوقات آپ اپنے اندر سے محسوس کرتی ہیں جب آپ بہت سے مردوں میں اکیلی ہوں کہ آپ محفوظ نہیں ہیں۔ میں نے بہت سی خواتین سے بات کی ہے، ان میں سے بہت سی غیر مسلم اور یورپین بھی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ جب وہ بہت سے مردوں میں ہوتی ہیں تو وہ شرمندگی محسوس کرتی ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے اندر کوئی چیز ایسی ہے جو آپ کو محسوس کرواتی ہے کہ آپ ان میں عجیب یا مختلف ہیں۔

☆ایک اور مہمان نے سوال کیا کہ مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ ابتداء میں ان کے ماننے والوں پر ظلم وستم ہوا جیسا کہ احمدیہ جماعت کے ماننے والوں پر آج کل ہو رہا ہے، لیکن جب ان پر ظلم ختم ہوا اور وہ غالب آ گئے تو انہوں نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا اور دوسروں پر ظلم وستم شروع کر دیا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ پر ظلم وزیادتی ختم ہو جائے گی تو پھر اس کے بعد آپ کا عمل کیا ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مذاہب کی تاریخ بتاتی ہے کہ جب انبیاء آئے تو وہ ایک خاص قوم یا علاقہ کیلئے آئے، حتیٰ کہ یسوع مسیح بھی صرف بنی اسرائیل کیلئے آئے۔ لیکن اسلام یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ ایک عالمگیر مذہب ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ قرآن مجید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا، اس کے بعد اب کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔ اگرچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک زمانے کے بعد مسلمان صحیح اسلامی تعلیم سے دُور جا پڑیں گے اور پھر چودہویں صدی میں امام مہدی اور مسیح موعود تشریف لائیں گے، جن پر ہم ایمان لاتے ہیں۔ وہ پھر اسلام کی اصل تعلیمات کا احیاء فرمائیں گے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اب جبکہ تعلیمات مکمل اور جامع ہیں اور مزید کوئی تعلیمات نہیں آئیں گی تو پھر اب تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی چاہے احمدیت یعنی حقیقی اسلام ساری دنیا میں کیوں نہ پھیل جائے۔ حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات پولوس کی محرف شدہ تعلیمات سے بالکل مختلف تھیں، تین صدیوں تک عیسائی ایک خدا کو مانتے رہے، اسی لئے اصحاب کہف نے اپنی زندگیاں غاروں میں گزاریں۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ وہ باہر آتے تھے اور ظلم وستم سے بچنے کیلئے پھر غاروں میں چلے جاتے تھے، لیکن جب بادشاہ ایمان لے آیا تو آہستہ آہستہ ظلم وستم ختم ہو گیا لیکن عیسائیت کی تعلیم میں تحریف وتبدل ہوتا گیا اور عیسائیت کی اصل تعلیمات پر عمل کرنے والوں کی تعداد میں کمی ہوتی چلی گئی۔ آج کل کی عیسائیت ہرگز وہ عیسائیت نہیں ہے جو حضرت عیسیٰؑ نے پیش کی تھی بلکہ وہ پولوس کی محرف شدہ تعلیم ہے۔ ابھی بھی بائبل میں کچھ آیات ہیں وہ پڑھیں، یسوع مسیح نے کبھی خدا یا اس کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا لیکن آجکل کے عیسائی ایسا عقیدہ رکھتے ہیں۔ قصہ مختصر عیسائیت کی اصل تعلیم تحریف وتبدل کا شکار ہو چکی ہے۔ جہاں تک احمدیت کا تعلق ہے تو ہمارا ایمان ہے کہ چونکہ تعلیم میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اس لئے مذہب میں کسی نئی تعلیم کے آنے کا بھی کوئی امکان نہیں ہے۔ اگر ہم قرآن مجید کی اصل تعلیمات پر عمل پیرا رہیں گے جس کا حرف حرف غیر مبدل اور وہی ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر 1400 سال قبل اترا تھا اور کتابی شکل میں محفوظ کرنے کے علاوہ ہزاروں لاکھوں لوگوں نے اسے حفظ کیا ہے۔ جب یہ محفوظ ہے تو اس کی تعلیم میں بھی کسی تبدیلی کا امکان نہیں ہے۔ یہ ہمارا ایمان ہے۔ اگر اس میں کوئی تبدیلی ہوئی بھی تو اس کے متن میں نہیں ہو سکتی البتہ اس پر عمل کرنے میں ہو سکتی ہے جیسا کہ آجکل عام مسلمان اس کی اصل تعلیم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ اسی لئے ان سے تمام مظالم اور فساد برپا ہو رہا ہے۔ جماعت احمدیہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کر رہی ہے۔ اس سے ظلم نہیں ہوگا۔

☆ایک مہمان David Bernadic جو کہ ممبر پارلیمنٹ ہیں، انہوں نے بتایا: جو محبت اور امن کا ماحول جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے دوران ملتا ہے اس کا سہرا جماعت کے سربراہ خلیفۃ المسیح کو جاتا ہے جو دنیا بھر میں امن اور محبت کا پرچار کرتے ہیں۔ دنیا جن خطرات سے اس وقت دوچار ہے اسکا حل یہی ہے کہ سربراہ احمدیہ جماعت کی نصائح کا اور مشوروں کا سنجیدہ تجزیہ کیا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔ ان پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ہی دنیا کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

☆ایک مہمان Ivana صاحبہ نے کہا: خلیفۃ المسیح نے اپنے خطابات میں دنیا کو بچانے اور امن کے قیام کیلئے جو توجہ دلائی ہے وہ قابل تحسین ہے اور دنیا کے مسائل کا حل انہیں امور سے ہوگا جو خلیفۃ المسیح نے بیان کئے ہیں۔ اس کے مطابق آج کی دنیا مادہ پرست رویہ دور کردے اور سنجیدگی سے خدا کی عبادت اور انسانی ہمدردی اپنا لے تو دنیا کے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ Ivana صاحبہ کے مطابق جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ اور اعلیٰ تھے تاہم انہوں نے translation میں استعمال ہونے والی devices کو بہتر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

☆ایک مہمان خاتون Tina صاحبہ نے کہا: جلسہ سالانہ جرمنی میں خواتین کے حقوق اور ان پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کے بارہ میں جو خلیفۃ المسیح کا خطاب تھا اس نے ان پر اسلام میں عورت کے بارہ میں بہت عمدہ اثرات مرتب کئے ہیں اور اب وہ کہہ سکتی ہیں کہ عورت کی اسلام میں کس قدر اہمیت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خواتین کے جلسہ سے خطاب پر بھی وہ بہت خوش تھیں اور حیران تھیں کہ اسلام نے کتنی عمدگی سے عورت کے ساتھ مساوات قائم رکھنے کا حکم دیا ہے اور کتنی عمدگی سے عورت اور مرد کے حقوق کی وضاحت کی ہے۔ حضور انور کے اس خطاب کو سننے کے بعد اس موضوع کے بارہ میں ان کے علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔

☆ایک مہمان خاتون Ana صاحبہ نے بتایا: وہ بدھ اور ہندو مذاہب سے بہت متاثر ہیں لیکن جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد احمدیت کے بارہ میں سنجیدگی سے مطالعہ شروع کر رہی ہیں۔ ان کے مطابق جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد ان پر حقیقی اسلام کی تصویر بہت بہتر رنگ میں ابھری ہے اور وہ اپنے اس مطالعہ کو اب وسیع کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

کروشین وفد سے یہ ملاقات آٹھ بجکر 40 منٹ پر ختم ہوئی۔ اسکے بعد لتھوینیا اور لاٹویا سے آنے والے وفود نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

☆لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں دوسری دفعہ آیا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بغیر کسی حکومتی مدد کے جلسہ کے سارے انتظامات ہوئے ہیں۔ مہمان نے عرض کیا کہ بہت بڑی تعداد تھی۔ گذشتہ سال سے زیادہ تھی۔ مَیں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور جلسہ کے انتظامات نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ ایک سوال پر کہ جاپان میں ہمارا کیا پروگرام، پلان ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جاپان میں احمدیوں کی ایک تعداد ہے۔ وہ احمدیت کو سمجھتے ہیں اور ہمارے سسٹم اور نظام میں شامل ہیں اور باقاعدہ جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں۔

☆ایک خاتون مہمان نے عرض کیا کہ میں دوسری دفعہ آئی ہوں، انٹرنیشنل ریلیشن میں ہوں۔ یہاں مختلف کلچر کے لوگ تھے۔ سب مل جل کر رہتے تھے۔ کوئی لڑائی جھگڑا نہیں تھا۔ اس بات نے بہت متاثر کیا ہے۔

☆ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ میں ایک کمپنی میں کام کرتی ہوں اور پہلی دفعہ آئی ہوں۔ یہاں بہت سی مسلمان عورتوں کو دیکھا ہے۔ مختلف علاقوں اور کلچر کے لوگ تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنے زیادہ کام کے باوجود آپ نے کوئی احمدی خاتون Depress نہیں دیکھی ہوگی۔

☆ایک شخص نے عرض کیا کہ میری بڑی خواہش تھی کہ کسی ایسے شخص سے ملاقات ہو جو مذہب کو سمجھتا ہو اور میری اچھے طریق سے راہنمائی کرے۔ مَیں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضور کے خطابات سے مجھے سارے سوالوں کے جواب مل گئے۔

☆لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون ماریہ کومیا گو جو Legal Accountancy Services میں پروجیکٹ مینیجر ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا ”جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کا ایک بہت اچھا تجربہ ہے۔ کام کے حوالے سے اکثر پاکستان، ایران، عراق اور دبئی کے لوگوں سے ملاقات ہوتی ہے جو اسلام کو ماننے والے ہیں۔ مجھے میرے دوست اکثر یہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے ماننے والے ہیں اور اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے۔ لیکن جلسے میں شمولیت کے بعد میں یہ ماننے

پر مجبور ہوں کہ مسلمان لوگ بہت اچھے ہیں اور ایک دوسرے کی مدد کرنے والے ہیں۔ مجھے ان دنوں کے دوران یوں محسوس ہوا جیسے میں اپنے ہی گھر میں رہ رہی ہوں۔ اسلئے میں واپس جاکر اپنے دوستوں کی مسلمانوں کے بارے میں رائے کو تبدیل کروں گی۔‘‘

☆لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان توَمس چیپائتس جو لیتھوینیا میں ایک علاقہ Uzhupis کے وزیر خارجہ ہیں کہتے ہیں’’ یہ ایک عظیم جلسہ ہے اور اس جلسے نے اسلام کے بارے میں میرے تصورات کو ہمیشہ کیلئے بدل کر رکھ دیا ہے۔ مجھے اس سے قبل جماعت کا زیادہ تعارف نہیں تھا۔ جماعت کے لوگ بہت ہی مہمان نواز ہیں اور محبت کرنے والے ہیں۔ نمائش میں مختلف لوگوں کے ہاتھوں سے قرآن مجید لکھنے کا Idea بہت اچھا لگا۔ مختلف ممالک سے آئے ہوئے لوگوں کو اکٹھا رہتے ہوئے دیکھ کر بھی بہت اچھا لگا۔ امام جماعت احمدیہ بہت عظیم انسان ہیں اور ان سے ملنا میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے۔ امام جماعت احمدیہ کو نماز پڑھاتے دیکھنا بہت اچھا لگا۔ نماز ایک زندہ عبادت ہے۔ عیسائیت کو بھی امام جماعت احمدیہ سے یہ باتیں سیکھنی چاہئیں۔‘‘

☆لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان زِل وینس یوزولےنَس کہتے ہیں’’ جلسے کے ماحول نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ آپ کی جماعت کے لوگ بہت کھلے دل کے مالک ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ میری دوسری فیملی ہے۔ جلسے میں شمولیت سے قبل میں اسلام کو بُرا مذہب تصور کرتا تھا لیکن اب میں واپس جاکر لوگوں کو اسلام کی خوبیوں سے آگاہ کروں گا۔ اس جلسے میں شمولیت سے میرے اسلام کے بارے میں غلط تصورات کی اصلاح ہوئی ہے۔

امام جماعت احمدیہ سے ملاقات کرنے سے ایک قسم کی خاص روحانیت کا احساس ہوا۔ میرے لئے یہ بہت خوش نصیبی کی بات ہے کہ مجھے ان سے مصافحہ کا شرف ملا جس کیلئے ہر احمدی کے دل میں تڑپ ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے جب سے مصافحہ کیا ہے مجھے ایک خاص روحانیت ملی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ لمَس کا احساس ہمیشہ ساتھ رہے اور یہ ہاتھ میں کبھی نہ دھوؤں۔ پھر کہتے ہیں کہ جلسہ میں جو مہمان ہیں وہی میزبان بھی ہیں اور ہر وقت مسکراتے چہروں سے ایک دوسرے کی مدد کرتے نظر آتے ہیں۔‘‘

☆لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون گابیا تاراپووسکینے جو کہ Veterinary Science Programe of Lithuania کی سٹوڈنٹ ہیں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں،’’ میرے ملک لتھوینیا میں ایک کہاوت ہے کہ ’ہمیشہ سیکھو، سیکھو اور ایک مرتبہ اور سیکھو‘ میں نے ان دنوں میں اسلام کے بارہ میں بہت کچھ سیکھا۔ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔ میں واپس جاکر بھی اسلام احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاؤں گی۔ نیز میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ اس جلسہ کے بعد سب سے بڑھ کر یہ کہ میں اپنے اندر بہت بڑی تبدیلی محسوس کر رہی ہوں، میری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں اور میں امید کرتی ہوں کہ میں دوبارہ بھی اس جلسے میں آؤں گی۔‘‘

☆لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان دے مانتے ولسنسکائیتے جو کہ ایک کالج میں انٹرنیشنل رِلیشن کے نگران ہیں کہتے ہیں’’ امام جماعت احمدیہ کی تقاریر نے اسلام کے متعلق بہت آگاہی دی اور اسلام کے بارے میں معلومات نے میری سوچوں کو بہت وسعت دی ہے۔ میں اس بات پر آپ کا بے حد شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے بڑی گرم جوشی سے ہمیں خوش آمدید کہا اور مہمان ہونے کی صورت میں ہمیں بہت زیادہ عزت دی۔‘‘

☆لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان شارونس باداؤسکس جو کہ ایک لاء فرم کے مینیجر ہیں کہتے ہیں ’’میں دوسری مرتبہ یہاں آیا ہوں اور یہ ضرور کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جلسہ بہت وسیع اور بہت متاثر کن ہے۔ پہلے کی طرح اب بھی بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔ دوسرے لوگوں کے مذہب اور تہذیب کو جاننا میرے لئے ایک اچھا تجربہ ہے اور میں جلسے میں شرکت کی دعوت پر امام جماعت احمدیہ کا بہت شکر گزار ہوں۔‘‘

☆ملک Latvia سے آنے والے ایک وکیل اینڈریوڈاسینکو اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں’’ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شمولت کا موقع ملا۔ مجھے جماعت کے لوگوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔ جماعت احمدیہ کے امام بہت ہی شفقت کرنے والے اور عظیم انسان ہیں۔ جلسہ سالانہ میں شرکت نے مجھے اس بات پر بھی غور کرنے کا موقع دیا کہ یورپ میں اسلام کی کیا اہمیت ہے۔ تمام تقاریر معلومات سے بھرپور تھیں۔ اسلام کے بارے میں کم علمی کی وجہ سے تقاریر کو مکمل طور پر تو نہ سمجھ سکا لیکن ان تین دنوں میں مجھے احمدیہ جماعت کے بارے میں بہت کچھ سمجھنے کا موقع ملا اور میں جلسہ کے ماحول سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ بھی لوگ جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے Latvia سے آئیں گے۔‘‘

☆Latvia سے آنے والے ایک اور وکیل آروڈز بوگووِس ِکس کہتے ہیں ’’پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا، جلسے میں شمولیت سے قبل جماعت احمدیہ کے متعلق زیادہ معلومات نہیں تھیں۔ لیکن ان دنوں میں اسلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ میں نے اپنی زندگی میں آپ سے زیادہ محبت کرنے والے، مدد کرنے والے اور خدمت کرنے والے لوگ نہیں دیکھے۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت میرے لئے فخر کا باعث ہے اور واپس جاکر میں اپنی زندگی کے متعلق دوبارہ غور کروں گا۔‘‘

لتھوینیا اور لاتویا کے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات نو بجے ختم ہوئی۔ آخر پر وفد کے ممبران نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

4 ستمبر 2016 بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو mta انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست لائیو نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدی احباب نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر سیریا، جرمنی، بلجیم، کوسووو، فلسطین، البانیا، میسیڈونیا، ہالینڈ، عراق، افغانستان، کروشیا، مصر، سوڈان اور امریکہ سے تعلق رکھنے والے 83 افراد نے بیعت کا شرف پایا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ کی اختتامی تقریب کیلئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو سارا جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اُٹھا اور احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے کی اور اس کا اُردو ترجمہ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی نے پیش کیا اور جرمن ترجمہ مکرم حماد ھیڈّر صاحب نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؎

اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

عزیزم مرتضیٰ منان (طالب علم جامعہ احمدیہ جرمنی) نے خوش الحانی سے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے اور اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے۔

(1) نداء الحبیب باجوہ صاحب۔ پی ایچ ڈی اِن انڈسٹریل اینڈ آرگنائزیشنل سائکولوجی (2) عبد الوحید صاحب۔ پی ایچ ڈی اِن میکاٹرونکس (3) نسیم الدین خان صاحب۔ پی ایچ ڈی اِن فزکس (4) لقمان علی شاہد صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (5) علی وجاہت صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (6) غالب شیخ صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (7) وجاہت احمد وڑائچ صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (8) احتشام اقدس شاہد صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (9) محمد محسن بھٹی صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (10) طارق محمود قاضی صاحب۔ سٹیٹ اگزامنیشن اِن میڈیکل (11) عرفان احمد اعظم صاحب۔ ڈاکٹر آف میڈیسن اِن ہیومن میڈیکل (12) نوید احمد ارشاد ِگل صاحب۔ ڈاکٹر آف میڈیسن۔ (13) عرفان طارق ھُبش صاحب۔ مجسٹر آرٹیم اِن پالٹکس سائنس اینڈ جرمن فلولوجی (14) صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ۔ ماسٹر اِن ہسٹوریکل لنگوسٹکس اِن البانین لینگویج (15) طٰہٰ احمد قمر صاحب۔ ایم ایس سی اِن اَربن پلاننگ اینڈ اَربن ڈیزائن۔ (16) داؤد شاہد صاحب۔ ایم ایس سی اِن انڈسٹریل انجینئرنگ۔ (17) نوید علی منصور صاحب۔ ماسٹر آف یوروپین اَینڈ انٹرنیشنل بزنس لاء۔ (18) شعیب مظفر صاحب۔ ایم بی اے اِن انٹرنیشنل بزنس (19) شاہد رفیق صاحب۔ ایم ایس سی اِن کیمسٹری (20) سعادت احمد صاحب۔ ایم اے اِن اسلامک سائنس (21) علی جمال حبیب صاحب۔ ماسٹر آف انجینئرنگ اِن بائیو اَینڈ اِنوائرنمنٹ ٹیکنالوجی۔ (22) سفیر احمد چوہدری صاحب۔ ایم ایس سی اِن انڈسٹریل انجینئرنگ۔ (23) سلمان عظمت چوہدری صاحب۔ ایم بی اے اِن بزنس مینجمنٹ۔ (24) عبدالصّمد صاحب۔ ایم ایس سی انوائرنمنٹل انجینئرنگ۔ (25) محمد علی شاہد صاحب۔ ایم ایس سی اِن کمپوٹیشنل سائنس۔ (26) عمیر ظفر بلوچ صاحب۔ ایم ایس سی اِن کمپوٹر سائنس۔ (27) تنزیل طاہر احمد سیال صاحب۔ ماسٹر آف انجینئرنگ اِن اِنفارمیشن ٹیکنالوجی۔ (28) فیضان خلیل صاحب۔ ایم ایس سی اِن انڈسٹریل اِنجینئرنگ۔ (29) عثمان حمید صاحب۔ ایم ایس سی اِن کیمسٹری اینڈ بائیو انجینئرنگ۔ (30) محمد ابوبکر کاہلوں صاحب۔ ماسٹر آف انجینئرنگ اینڈ انڈسٹریل انجینئرنگ۔ (31) محمد انعام صاحب۔ ایم اے اِن ایجوکیشن سائنس۔ (32) نعمان چوہدری صاحب۔ ایم ایس سی اِن بائیوٹیکنالوجی۔ (33) باسل احمد مرزا صاحب۔ ماسٹر آف ایجوکیشن اِن ٹیچنگ۔ (34) کبیر احمد راجہ صاحب۔ ایم ایس سی اِن بزنس کمپیوٹنگ۔ (35) ملک حنان احمد صاحب۔ ماسٹر اِن سسٹم انجینئرنگ اِن اِنفارمیشن۔ (36) عارف احمد صاحب۔ ایم ایس سی اِن الیکٹریکل اَینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی۔ (37) خرم سجاد صاحب۔ ایم ایس سی اِن بزنس کمپیوٹنگ۔ (38) سلمان عارف صاحب۔ ایم ایس سی اِن آرگو بائیوٹیکنالوجی۔ (39) اُسامہ احمد صاحب۔ ایم ایس سی اِن میڈیکل۔ (40) امین احمد صاحب۔ ماسٹر آف لاء اِن اِنشورنس لاء (41) احمد اسماعیل طاہر صاحب۔ ایم اے اِن بزنس ایڈمنسٹریشن۔ (42) انصر مقصود احمد صاحب۔ ماسٹر آف لاء اِن گلوبل لسننگ۔ (43) وقاص احمد صاحب۔ ایم بی اے اِن لاجسٹک (44) افتخار احمد صاحب۔ ماسٹر آف انجینئرنگ اِن کنسٹرکٹو انجینئرنگ۔ (45) انتصار احمد ملک صاحب۔ ایم ایس سی اِن ٹیکنالوجی اورِیئنٹڈ مینجمنٹ۔ (46) افتخار احمد شیخ صاحب۔ ایم ایس سی اِن انڈسٹریل انجینئرنگ۔ (47) سفیر احمد صاحب۔ بی ایس سی اِن میکاٹرونک انجینئرنگ۔ (48) بہزاد احمد صاحب۔ بی ایس سی اِن میڈیکل انجینئرنگ۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

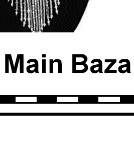

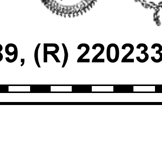

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

(49)معاذ ملک صاحب -بی ایس سی اِن بزنس انفارمیشن سسٹم ۔ (50)مسرور احمد کاہلوں صاحب -بی ایس سی اِن مالیکیولر بائیوٹیکنالوجی ۔(51)فراز احمد صاحب -بیچلر آف انجینئرنگ اِن میکانیکل انجینئرنگ۔ (52)فہیم احمد درّانی صاحب -بی ایس سی آف ایکانامک سائنس۔(53)بجّیل احمد کاہلوں صاحب -بی ایس سی ایکانامک سائنس ۔ (54)عمّار نور احمد صاحب -بی ایس سی اِن بزنس ایڈمنسٹریشن ۔ (55)Bekim Bici صاحب -بی ایس سی اِن کمیونیکیشن سائنس۔(56)فاخر احمد صاحب -بی ایس سی اِن فزیکل انجینئرنگ۔ (57)مبشر حسین صاحب -بیچلر آف انجینئرنگ اِن انیمیشنل انڈسٹریل انجینئرنگ۔ (58)یحییٰ محمود کلا صاحب -بیچلر آف لاء اِن لاء (59)قمر حمید صاحب -اَبی ٹیور (60)تحسین عمر صاحب -اَبی ٹیور(61)قیصر احمد صاحب -اَبی ٹیور (62)جمال احمد شیخ صاحب-اَبی ٹیور(63)مسرور احمد صاحب -اَبی ٹیور(64)تنزیل احمد خان صاحب- اَبی ٹیور (65)تسلیم احمد منیر صاحب -اَبی ٹیور (66)اُسامہ احمد دھاڑی وال صاحب -اَبی ٹیور(67)تیمور احمد خالد صاحب-Beccalaureat (اِکوَل ٹُو اے لیول)(68)ڈاکٹر محمود احمد شرما صاحب -پی ایچ ڈی اِن آرتھوپیڈکس۔(69)ڈاکٹر سلمان شفیق صاحب -پی ایچ ڈی اِن مالیکیولر جینیٹس اَینڈ مائکروبائیولاجی۔(70)احمد مرتضیٰ صاحب -ایم ایس سی اِن ڈیزائن اَینڈ کنسٹرکشن پروجیکٹ مینجمنٹ۔(71)انصر احمد صاحب -ایم ایس سی اِن کمیونیکیشن اِنجینئرنگ۔ (72)Ashar وسیم صاحب -ایم ایس سی اِن ایمبیڈیڈ سسٹم۔(73)جوزف ابراہیم صاحب -ایم ایس سی اِن کمپیوٹر سائنس۔(74)وقار نظر صاحب -ایم ایس سی اِن انفارمیشن اَینڈ کمیونیکیشن سسٹم سیکوریٹی (75)ظہیر احمد منصور صاحب- ایم ایس سی اِن کیمیکل سائنس اَینڈ انجینئرنگ۔(76)وقاص ناصر صاحب -ایم ایس سی اِن بائیو انفارمیٹکس اینڈ سسٹم بائیولوجی۔ (77)جوزف سلمان خان صاحب -کمرشیل ایئرلائن پائلٹ ٹریننگ۔ (78)سالک حمید صاحب -اَپر سیکنڈری اسکول۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بعد ازاں پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی خطاب فرمایا۔تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :آج کل دنیا میں عموماً ایک بہت بڑا طبقہ یہ الزام لگاتا ہے کہ مذہب دُنیا کے فتنہ وفساد کی جڑ ہے اس وجہ سے ایک بہت بڑی تعداد مذہب سے دُور ہٹ گئی ہے اور ان دُور ہٹنے والوں میں بہت بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جن کا مذہب عیسائیت تھا۔ ابھی تک یہی کہا جاتا ہے کہ دُنیا میں کسی مذہب کے ماننے والوں میں سب سے بڑی تعداد عیسائیوں کی ہے لیکن عملاً مذہب کو نہ ماننے والوں کی تعداد میں اضافہ عیسائیوں میں سے ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے انکار کرنے والے انہی میں سے زیادہ پیدا ہو رہے ہیں اور پھر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مذہب ہماری ضروریات پوری نہیں کرتا۔ مذہب کا کوئی ہمیں مقصد نظر نہیں آتا اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ مذہب کو مانا جائے اور اس پر قائم ہوا جائے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ مذہب نئے زمانے اور ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ۔ لوگ عیسائیوں میں تو اکثریت نام کے عیسائی ہیں ۔ چرچ میں جانے والوں کی تعداد بہت معمولی ہے۔لوگوں کے اس رجحان کو دیکھتے ہوئے اور بہت سارے دوسرے ایسے مطالبات جو آزادی دلانے والے اور مذہب کے احکامات کے خلاف ہیں انکے خلاف بولنے والوں کی تعداد میں اضافے کی وجہ سے یہ لوگ اپنی بنیادی تعلیم میں جو پہلے ہی بگڑی ہوئی تھی مزید تبدیلیاں کرتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر دوسرا بڑا مذہب دُنیا میں اسلام ہے اور مسلمان چاہے عملاً اسلام کی تعلیم پر عمل کریں یا نہ کریں لیکن الا ماشاء اللہ اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب ضرور کرتے ہیں اور نہیں تو جمعہ یا عید کی نمازیں ضرور پڑھ لیتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں جہاں سوال آجائے دینی روایات کا، شعائر اللہ کا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا، قرآن کریم کا ، انہی جذبات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جو مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کے لئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہیں، مفاد پرست علماء اور تنظیموں نے مسلمان کہلانے والے ایک طبقے سے غلط کام کروانے شروع کر دیئے ۔ انہیں شدت پسند بنا دیا ہے۔ انہیں اپنی حکومتوں کے خلاف غلط رنگ میں اُبھار دیا ہے۔ بیشک اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمان ملکوں کے حکمران بھی اس کے ذمہ دار ہیں جن کے غلط رویوں اور عوام کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے یہ ردّ عمل ظاہر ہوا ہے لیکن جو عوام کے جذبات سے فائدہ اُٹھانے والے ہیں ان کی نیت بھی نیک نہیں ہے۔ وہ بھی اپنے مفادات کیلئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں اور پھر ان دشمنیوں کو اپنی طاقت کے اظہار کو انہوں نے اپنے ملکوں سے باہر نکل کر مغربی دنیا میں بھی خودکش حملوں اور ظالمانہ قتل و غارت کے ذریعہ پھیلا دیا ہے جس کی وجہ سے ان ملکوں میں بھی اسلام کے لئے خوف پھیل گیا ہے اور جو مذہب کے مخالف ہیں جو خدا کے وجود سے انکاری ہیں ان کی تعداد میں ان حالات کو دیکھتے ہوئے بھی مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں مذہب ہی فساد کی جڑ ہے اور خاص طور پر اسلام نعوذ باللہ اس میں اوّل نمبر پر ہے۔

ایسے وقت میں ہم احمدی ہیں جو کہتے ہیں کہ اصل حقیقت یہ ہے کہ دُنیا کی یہ بدامنی اور فتنہ وفساد مذہب کی وجہ سے نہیں بلکہ مذہب سے دُور ہٹنے کی وجہ سے ہے۔ یہ فتنہ وفساد اس لئے ہے کہ مذہب کی حقیقی تعلیم کو توڑ مروڑ دیا گیا ہے اس کو بگاڑ دیا گیا ہے۔ مسلمان بیشک اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں ، بیشک قرآن کریم اپنی اصلی حالت میں موجود ہے لیکن اس کی تعلیمات کو مفاد پرستوں نے غلط تشریحیں کر کے اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ پس نہ ہی مذہب کے خلاف گروہ نے مذہب کو سمجھا نہ ہی بظاہر مذہب پر عمل کرنے والے یا مسلمانوں نے یا مذہب پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والوں نے مذہب کو سمجھا ہے۔ ان میں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اوّل نمبر پر مسلمان ہیں اور بدقسمتی سے انہوں نے اسلام پر اعتراض کرنے والوں کو موقع دے دیا کہ وہ اسلام پر اعتراض کرنے میں بڑھتے چلے جائیں۔

قرآن کریم کی تعلیم تو ایسی سموئی ہوئی تعلیم ہے اور فطرت کے مطابق تعلیم ہے اور ہر طبقے کے حق کو قائم کرنے والی تعلیم ہے کہ جس کے رحم اور عدل کے معیار یہ ہیں کہ دشمن سے بھی بے انصافی نہ کرو۔ میں نے کل یہاں غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کے سیشن میں اسلام کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں کچھ بتایا تھا تو اس کے بعد اکثر لوگ جن میں یونیورسٹیوں کے پروفیسرز اور پڑھے لکھے لوگ اور مختلف طبقوں کے لوگ شامل ہیں انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ آج یہ باتیں سن کر ہمارا اسلام کے بارے میں جو تصور قائم ہوا ہوا تھا وہ یکسر بدل گیا۔ اب ہمیں پتہ چلا ہے کہ اسلام کے خلاف بولنے والے جو کہتے ہیں اور اسلام کی جو تصویر میڈیا پیش کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو ہمیں آج یہاں قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے حوالے سے سننے کو ملی بلکہ ایک شخص نے تو یہ بھی کہا کہ مَیں عیسائی تھا لیکن میرا مذہب مجھے تسلی نہیں دے سکا اور اب میں دہریہ ہو چکا ہوں لیکن آج یہاں آپکے خلیفہ نے جو باتیں کی ہیں اور یہ مَیں نے سُنی ہیں اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مذہب اسلام بالکل مختلف ہے۔ پہلے تو مَیں عیسائی تھا اور یہ مذہب چھوڑا تھا۔ اسلام کو تو میڈیا نے اس طرح بتایا ہوا تھا کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ مَیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ غور کروں لیکن جب مَیں نے یہ باتیں سنی ہیں تو میرے نظریات بالکل مختلف ہو گئے ہیں۔ اور کہنے لگا کہ اگر کبھی میں مذہب کی طرف آیا تو احمدی مسلمان بنوں گا۔

ہم احمدی مسلمان غیروں کو دوسرے مسلمانوں سے کیوں مختلف نظر آتے ہیں ، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید احمدیوں نے اسلام کی خوبصورتی دنیا کو بتانے کیلئے اس کی تعلیم میں کچھ تبدیلیاں کر دی ہیں۔ جب ان کو بتایا جائے کہ ہمارا اسلام وہی ہے جو قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ سے ثابت ہوتا ہے تو حیران ہوتے ہیں۔ ان کو ہم بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کا بگڑنا بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پورا ہونا تھا اور احمدی مسلمانوں کا عمل بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا نشان ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے بھی یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اس بگڑے ہوئے زمانے میں جو مسلمانوں کے بگڑنے کا زمانہ آئے گا، مذہب کی حقیقت بتانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام صادق مبعوث ہو گا جو دونوں طرف کے لوگوں کے اعتراضات دُور کرے گا اور رہنمائی کرے گا جو دُنیا کو بتائے گا کہ مذہب دُنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آتا بلکہ مذہب کا تو کام ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو اور اس کے بندوں سے شفقت کی جائے اور اسلام سب سے زیادہ اس تعلیم کا پرچار کرتا ہے اور اگر قرآن کریم اور احادیث کو دیکھیں تو یہی اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہمیں نظر آتا ہے۔ پس احمدی مسلمان اگر دوسروں سے مختلف نظر آتے ہیں تو اسلام کی بنیادی تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو حقیقی رنگ میں سمجھنے کی وجہ سے۔ اس تعلیم کو اس طرح سمجھنے کی وجہ سے جو زمانے کے امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ السلام نے ہمیں سمجھائی ہے۔ آپؑ نے ہمیں بتایا کہ مذہب سے اگر صحیح طور پر فائدہ اٹھانا ہے تو پہلے یہ سمجھو کہ مذہب ہے کیا پھر اس بات کا ادراک حاصل کرو کہ مذہب کی ضرورت کیوں ہے پھر ہمیں بتایا کہ اگر تم مسلمان ہو تو یہ علم بھی حاصل کرو کہ اسلام کی صداقت باقی مذاہب پر کیا ہے۔ اگر اسلام کی صداقت پر یقین پیدا کر لو تو پھر اس حق کو ادا کرنے کی کوشش کرو جو اسلام اپنے ماننے والوں سے چاہتا ہے اور اس بات کی بھی سمجھ ہونی چاہئے کہ اسلام صرف اپنے ماننے والوں سے مطالبے نہیں کرتا بلکہ دیتا بھی ہے اور اگر دیتا ہے تو کیا دیتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ اس زمانے میں آپ علیہ السلام کے ذریعہ زندگی بخشنے کا مقصد اسلام کس طرح پورا کر رہا ہے۔ روحانی زندگی کس طرح ہمیں حاصل ہو سکتی ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے ذریعہ کس طرح دنیا کو امت واحدہ بنانا چاہتا ہے ۔ یہ تمام باتیں اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات کے حوالے سے ہی آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ مذہب کیا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: یقیناً سمجھو کہ خدا ہے اور اس کا ایک قانون ہے جس کو دوسرے الفاظ میں مذہب کہتے ہیں اور یہ مذہب ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہوتا رہا اور پھر ناپید ہوتا رہا اور پھر پیدا ہوتا رہا مثلاً جیسا کہ تم گیہوں وغیرہ اناج کی قسموں کو دیکھتے ہو کہ وہ کیسے معدوم کے قریب ہو کر پھر ہمیشہ از سر نو پیدا ہوتے ہیں۔ بیج ڈالا جاتا ہے زمین میں بیج پڑتا ہے ختم ہو جاتا ہے لیکن اس بیج سے پودا نکلتا ہے پھر وہی دانہ بن جاتا ہے اور سینکڑوں دانوں میں بن جاتا ہے فرمایا کہ اور بایں ہمہ وہ قدیم بھی ہیں ان کو نَو پیدا نہیں کہہ سکتے ۔ یہی حال سچے مذہب کا ہے کہ وہ قدیم بھی ہوتا ہے اور اس کے اصولوں میں کوئی بناوٹ اور حدوث کی بات نہیں ہوتی اور پھر ہمیشہ نیا بھی کیا جاتا ہے۔ آپ نے بیان فرمایا کہ تمام انبیاء ایک قسم کی تعلیم لاتے ہیں ایک ہی قسم کی تعلیم ہوتی ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرو اور اس کے بندوں سے شفقت کی تعلیم ۔ یہی سب انبیاء بیان کرتے رہے ۔ حضرت نوح بھی حضرت ابراہیم بھی حضرت موسیٰ بھی حضرت عیسیٰ نے بھی یہی بیان کیا ہے لیکن جب سب دین بگڑ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پھر ایک کامل دین ہوا۔ تعلیم وہی تھی جس کو نئے سرے سے اَور زیادہ نکھار کر پیش کیا گیا جس نے پھر ان بگڑے ہوئے دینوں کی اصلاح کر دی اور اس زمانے میں پھر آپ کے غلام کو بھیجا جو تجدید دین کر رہا ہے اس مقصد کو پورا کر رہا ہے جو مذہب کا ہے جو خدا تعالیٰ کا قانون ہے جسے خدا زمین میں پھیلانا چاہتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مذہب کو تم نے کس طرح سمجھنا ہے کہ یہ کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : مذہب کی جڑھ خدا شناسی اور معرفت نعمائے الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ اور اس کے پھول اخلاق فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکات روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو ربّ اور اس کے بندے میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدس اور پاکیزگی کا مثمر ہے۔

پس فرمایا اگر یہ باتیں حاصل ہو جائیں یا سمجھ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

آجائیں کہ یہ کیا ہیں تو مذہب کی بھی سمجھ آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرنی ضروری ہے۔ اس کوشش میں رہو کہ اللہ کیا ہے اس کو پہچانو اس کی جو نعمتیں ہیں ان کی معرفت حاصل کرنی ہے ان پہ غور کرنا ہے اور اس کی شاخیں اعمال صالحہ ہیں ان کو اس پودے کو پھیلانے کیلئے پھولنے کیلئے اعمال صالحہ پیدا کرنے پڑیں گے تب اس کو وہ شاخیں لگیں گی اور پھر اس پر پھول لگیں گے جو اعلیٰ اخلاق ہیں وہ اسکے پھول ہیں اور جو روحانی برکات حاصل ہوں گی اللہ تعالیٰ سے تعلق میں پھر ایک خاص مقام حاصل ہوگا وہ اس کا پھل ہے اس کی برکات پھر تمہیں ملیں گی اور یہ ایسی باریک اور گہری محبت ہے جو بندے اور خدا میں پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہئے لیکن یہ پھل حاصل کرنے کیلئے اس سے فائدہ اٹھانے کیلئے آپ نے فرمایا کہ روحانی تقدس اور پاکیزگی حاصل ہوگی تو تبھی تمہیں یہ پھل ملیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ قدوس ہے وہ اپنی تقدیس کی وجہ سے ناپاکی کو پسند نہیں کرتا اور چونکہ وہ رحیم و کریم ہے اس واسطے نہیں چاہتا کہ انسان ایسی راہوں پر چلے جن میں اس کی ہلاکت ہو۔ پس یہ اس کے جذبات ہیں جنکی بناء پر مذہب کا سلسلہ جاری ہے۔ پس اللہ تعالیٰ تو مذہب کو بھیج کر انسانوں کو ہلاکت سے بچانا چاہتا ہے نہ کہ فتنہ و فساد میں ڈالنا۔ جن کا تعلق حقیقی رنگ میں خدا تعالیٰ سے ہے وہ فتنہ و فساد کے قریب بھی نہیں جاتے۔ جب اس بات کی سمجھ آجائے تو پھر انسان یہ سوال نہیں اٹھاتا کہ مذہب کی ضرورت کیا ہے بلکہ وہ مذہب کے مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یاد رہے کہ محض خشک جھگڑے اور سب و شتم اور سخت گوئی اور بدزبانی جو نفسانیت کی بناء پر مذہب کے نام پر ظاہر کی جاتی ہے اور اپنی اندرونی بدکاریوں کو دُور نہیں کیا جاتا اور اس محبوب حقیقی سے سچا تعلق پیدا نہیں کیا جاتا اور ایک فریق دوسرے فریق پر نہ انسانیت سے بلکہ کتوں کی طرح حملہ کرتا ہے اور مذہبی حمایت کی اوٹ میں ہر ایک قسم کی نفسانی بدذاتی دکھلاتا ہے کہ یہ گندہ طریق جو سراسر استخوان ہے اس لائق نہیں کہ اس کا نام مذہب رکھا جائے۔

کہتے ہیں مذہب جھگڑے پیدا کرتا ہے فساد پیدا کرتا ہے فرمایا کہ جھگڑے جو ہیں، گالی گلوچ جو ہے، ایک دوسرے پر بدزبانی کرنا جو ہے، یہ سب نفسانیت کی بناء پر ہیں، مذہب کی بناء پر نہیں ہیں۔ یہ تو تمہاری اندرونی دل کی جو حالت ہے اس کو ظاہر کر رہی ہیں اور یہ ظاہر کر رہی ہیں کہ تمہارا اپنے اس محبوب سے، اس خدا سے سچا تعلق نہیں ہے اور اگر سچا تعلق ہے تو کتوں کی طرح ایک دوسروں پر حملہ نہ کرو ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہو بلا وجہ انسانوں کو معصوم جانوں کو نہ مارو معصوموں کی جانیں نہ لو۔ پھر فرماتے ہیں: افسوس ایسے لوگ نہیں جانتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور اصل اور بڑا مقصود ہمارا اس مختصر زندگی سے کیا ہے بلکہ وہ ہمیشہ اندھے اور ناپاک فطرت رہ کر صرف متعصّبانہ جذبات کا نام مذہب رکھتے ہیں (اپنے جذبات ہوتے ہیں ذاتی مفادات ہوتے ہیں وہ مذہب کا نام رکھ دیتے ہیں اور جیسا کہ ہم آج کل مسلمانوں میں سے بعض لیڈروں کی علماء کی حالت دیکھ رہے ہیں) اور ایسے فرضی خدا کی حمایت میں دنیا میں بداخلاقی دکھلاتے اور زبان درازیاں کرتے ہیں جس کے وجود کا ان کے پاس کچھ بھی ثبوت نہیں۔ (جس میں مسلمان بھی شامل ہیں اور غیر مسلم بھی شامل ہیں) وہ مذہب کس کام کا مذہب ہے جو زندہ خدا کا پرستار نہیں بلکہ ایسا خدا ایک مردے کا جنازہ ہے جو صرف دوسروں کے سہارے چل رہا ہے سہارا الگ ہوا اور وہ زمین پر گرا۔ ایسے مذہب سے اگر ان کو کچھ حاصل ہے تو صرف تعصب اور حقیقی خدا ترسی اور نوع انسان کی سچی ہمدردی جو افضل الخصائل ہے بالکل ان کی فطرت سے مفقود ہو جاتی ہے اور اگر ایسے شخص کا ان سے مقابلہ پڑے جو ان کے مذہب اور عقیدے کا مخالف ہو تو فقط اسی قدر مخالفت کو دل میں رکھ کر اس کی جان اور مال اور عزت کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اگر ان کے متعلق کسی غیر قوم کے شخص کا کام پڑ جائے تو انصاف اور خدا ترسی کو ہاتھ سے دے کر چاہتے ہیں کہ اس کو بالکل نابود کر دیں (انصاف ہی کوئی نہیں رہتا غیروں کے ساتھ واسطہ پڑ جائے تو چاہتے ہیں ان کو ختم ہی کردیں) اور وہ رحم (یہ آج کل علماء کا ہم حال بھی دیکھتے ہیں غیروں کی بات تو الگ رہی مسلمانوں میں یہ حالت ہے) اور وہ رحم اور انصاف اور ہمدردی جو انسانی فطرت کی اعلیٰ فضیلت ہے بالکل ان کے طبائع سے مفقود ہو جاتی ہے اور تعصب کے جوش سے ایک ناپاک درندگی ان کے اندر سما جاتی ہے اور نہیں جانتے کہ اصل غرض مذہب سے کیا ہے۔ اصل بدخواہ مذہب اور قوم کے وہی بدکردار لوگ ہوتے ہیں جو حقیقت اور سچی معرفت اور سچی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور صرف نفسانی جوشوں کا نام مذہب رکھتے ہیں۔ تمام وقت فضول لڑائی جھگڑوں اور گندی باتوں میں صرف کرتے ہیں اور جو وقت خدا کے ساتھ خلوت میں خرچ کرنا چاہئے وہ خواب میں بھی ان کو میسر نہیں ہوتا۔

پس مذہب تو نام ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کا اور آپس میں تعلقات کا۔ بعض غلط عمل کرنے والوں کی وجہ سے مذہب کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے۔ مذہب تو نام ہے متعصّبانہ جذبات سے پاک ہونے کا مذہب نام ہے اعلیٰ اخلاق کا، مذہب نام ہے خدا ترسی اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کا، مذہب نام ہے نفسانی جوشوں کو دبانے کا، مذہب نام ہے خدا تعالیٰ کی عبادت کا۔ یقیناً یہ سب چیزیں مذہب کی ضرورت کو ظاہر کرتی ہیں نہ کہ عدم ضرورت کو اور یہی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں (ہمیں محنت کرنی پڑے گی، ہمیں اپنے تقویٰ کے معیار بڑھانے پڑیں گے، ہمیں خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا پڑے گا، ہمیں اس کے مخلوق کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دینی پڑے گی اور فرمایا) اور ہم سارے آراموں کو اُس کے ظہور کیلئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلّتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلّی موقوف ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اَب چاہتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ مہم عظیم کے روبراہ کرنے کیلئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے مؤثر ہو اپنی طرف سے قائم کرتا۔ سو اُس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔

پس آج اس بات کو سمجھنے کی سب سے زیادہ ہمیں ضرورت ہے تا کہ ہم دنیا کو مذہب کی ضرورت اور اہمیت بتا سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اسلام کے خوبصورت پیغام کو اپنے ملک میں بھی اور دنیا میں بھی پھیلا سکیں اور دنیا سے فساد دُور کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والے ہوں اور شیطان کے پنجے سے دُنیا کو نکالیں جس میں یہ دن بدن گرفتار ہوتی چلی جا رہی ہے۔ شیطانی طاقتیں پہلے سے بڑھکر مذہب کے خلاف حملے کر رہی ہیں اور ہمیں بھی چاہئے کہ اس سے بڑھ کر ہم شیطان کے حملوں کا جواب دیں۔ مسلمانوں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کیلئے دعائیں بھی کریں اور غیر مسلموں کو بھی پیغام پہنچائیں اور ان کیلئے دعائیں کریں تا کہ ہر شخص اس خدا کو پہچان لے جو دنیا کا خدا ہے جو چاہتا ہے کہ دنیا سے فساد ختم ہو۔ جو چاہتا ہے کہ بندے ایک دوسرے کے حق ادا کریں جو چاہتا ہے کہ دنیا میں وحدت قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔ (دعا)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب چھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ سالانہ کی مجموعی حاضری 38149 ہے جس میں مستورات کی حاضری 19036 اور مرد حضرات کی حاضری 19113 ہے۔ اسکے علاوہ 1048 کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔ اس جلسہ میں 62 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 4177 مہمان مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کیا۔ پھر عرب احمدی احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ بڑے روح پرور انداز میں پیش کیا۔ پھر اس کے بعد ملک میسیڈونیا سے آئے ہوئے نومبائعین نے میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ اس کے بعد ملک البانیا سے آئے ہوئے مہمانوں نے ترنّم کے ساتھ ایک دعائیہ نظم پیش کی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق جرمن زبان میں خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔

آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے خلافت کے ساتھ عہدِ وفا کا تعلق باندھنے کے مضمون پر مشتمل دعائیہ نظم پیش کی۔ بڑے روح پرور ماحول میں یہ سب نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔ جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا، احبابِ جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی محبت، عقیدت اور فدائیت کا اظہار بڑے جوش اور جذبہ سے کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل عشق و محبت کے جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پرنم تھیں۔ اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے، اپنے عشّاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نومبائعین و نومبائعات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائعات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان نومبائعات کی تعداد 19 تھی اور چھ بچے بھی ان کے ساتھ شامل تھے۔ ان خواتین کا تعلق جرمنی، ناروے، ترکی اور بلجیم سے تھا۔ ان خواتین میں جرمن قومیت سے تعلق رکھنے والی چار اور دو ترک ایسی خواتین بھی شامل تھیں جنہوں نے آج ہی بیعت کی توفیق پائی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے ان خواتین کے بارہ میں اختصار کے ساتھ بتایا۔ بعد ازاں ایک خاتون نے حضور انور کے استفسار پر عرض کیا کہ اس کا تعلق عراق سے ہے اور وہ گزشتہ 25 سال سے ہالینڈ میں مقیم ہے اور آج ہی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئی ہے۔ جو خاتون ترجمانی کے فرائض انجام دے رہی تھیں، حضور نے ان سے استفسار فرمایا کہ وہ کون سی زبان بولتی ہیں اور کب احمدی ہوئیں۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ جرمن اور کرد زبان بولتی ہیں اور جب وہ احمدی ہوئیں اس وقت ان کی عمر چھ سال تھی۔

حضور انور کے استفسار پر ایک نومبائع بچی نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ جرمن ہے اور یونیورسٹی کی طالبہ ہے اور کمپیوٹر سائنس کی تعلیم حاصل کر رہی ہے اور آج ہی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئی ہے۔ اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ والدین نے مخالفت تو نہیں کی اس پر اس بچی نے عرض کیا کہ اس کے والدین مسلمان ہیں اور کمیونزم ہیں اور البانیا سے ان کا تعلق ہے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ اس کا نام تہمینہ ہے اور وہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ پر آئی ہے اور آج ہی بیعت کی ہے اور حضور انور سے ملاقات کر کے بہت خوش ہے۔

ایک خاتون ناروے سے آئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہیں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد بہت مطمئن ہیں۔

پاکستان سے آئی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ گزشتہ سال احمدیت قبول کی ہے۔ پاکستان سے ہالینڈ آئی تھی۔ میرے کچھ رشتہ دار احمدی ہیں۔ میں نے احمدیت

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔‘‘ (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالبِ دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

’’یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سے متاثر ہو کر بیعت کی ہے۔ حضور انور نے فرمایا رشتہ داروں کی طرف سے مار پڑے گی۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ وہ بہت مخالفت کر رہے ہیں۔

ایک خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ وہ ترک ہیں اور اَبی ٹیور (اولیول) کیا ہوا ہے۔ انہوں نے گزشتہ سال بیعت کی ہے۔ حضور انور نے موصوفہ سے استفسار فرمایا کہ آپ احمدی کیوں ہوئیں۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ میں نے حضور انور کے بارہ میں سنا، میں نے ریسرچ کی اور کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھی تھی۔

ایک خاتون نے بتایا کہ وہ اطالوی احمدی ہیں۔ حضور انور نے ان سے استفسار فرمایا کہ وہ جرمن اور اٹالین بول لیتی ہیں۔ اس پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ اس کے علاوہ فرنچ بھی بول لیتی ہیں۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام Alisa ہے اور مَیں نرسری کی ٹریننگ لے رہی ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر موصوفہ نے بتایا کہ جب وہ سولہ سال کی تھی تو اسے احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور میں نے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کیا اور پھر بیعت کی توفیق پائی میں جرمنی میں ہی پیدا ہوئی تھی میرے والدین اٹلی میں ہیں۔

ایک خاتون نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس کا نام عائشہ ہے اور اس کا تعلق لبنان سے ہے لیکن شام میں مقیم ہیں۔ 2004 میں احمدیت قبول کی تھی۔ بیٹی وقف نو کی تحریک میں شامل ہے موصوفہ نے اپنے لئے اور بیٹی کے لئے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

عراق سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عراقی اور کُرد لوگوں کے لئے دعا کی درخواست کی اور بتایا کہ اس کا میاں اسلام سے تائب ہو گیا ہے اور مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک ترک خاتون نے عرض کیا کہ وہ ترک احمدی مسلمان ہیں۔ موصوفہ نے اپنے والدین کیلئے حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ بہت کوشش کر رہی ہیں کہ وہ بھی جماعت میں شامل ہوں لیکن وہ بہت مذہبی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ان کو جماعت کے بارہ میں علم نہیں ہے۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ گو انکی والدہ بہت مذہبی ہیں لیکن دلچسپی رکھتی ہیں اور یہ بھی جانتی ہیں کہ یہی سیدھا راستہ ہے اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ فضل فرمائے۔

ایک خاتون نے عرض کیا کہ اس کا تعلق فرنکفرٹ جرمنی سے ہے۔ گزشتہ سال احمدیت قبول کی تھی۔ والدین سنّی عقیدہ سے تعلق رکھتے ہیں اور ترک ہیں۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ملک الجیریا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ وہ تین سالوں سے جرمنی میں ہے، موصوف نے بتایا کہ اس نے ایک رؤیا اور استخارہ کے ذریعہ بیعت کی ہے اسے یہ دکھایا گیا تھا کہ احمدیت ہی سیدھا راستہ ہے۔ ترجمہ کرنے والی خاتون نے مزید بتایا کہ اس الجیرین خاتون کا نام نبیلہ ہے۔ اس کے شوہر یونان چلے گئے تھے اور پھر وہاں سے جرمنی آ گئے۔ جرمنی میں کسی احمدی نے تبلیغ کی تو انہوں نے بھی بیعت کر لی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ماشاء اللہ۔ موصوفہ نے اپنے دونوں بچوں کے لئے اور جماعت الجیریا کے لئے دعا کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ فضل کرے۔

حضور انور کی خدمت میں ایک خاتون نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ اپنا خواب بیان کرنا چاہتی ہے کہ جب اس نے بیعت کا ارادہ کیا تو کسی غیر احمدی پاکستانی نے اسے کہا کہ یہ احمدی کافر ہیں۔ اس پر مَیں نے استخارہ کیا تو خواب میں مجھے کسی نے چھوا اور پھر میں نے یہ آواز سنی کہ یہ سیدھا راستہ ہے اس کی تقلید کرو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا۔ الحمدللہ۔

ایک جرمن خاتون نے عرض کیا کہ وہ پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی ہیں۔ یہ میرے لئے بہت خوبصورت لمحات تھے لیکن ایک بات سے تکلیف ہوئی کہ چھوٹے بچوں کیلئے کوئی انتظام نہیں تھا۔ اگر مستقبل میں بچوں کیلئے کوئی انتظام ہو۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صدر لجنہ جرمنی سے فرمایا کیا آپ نے یہاں بچوں کیلئے نرسری نہیں بنائی تھی؟ یوکے والے تو ہمیشہ نرسری بناتے ہیں۔ اس پر صدر لجنہ نے عرض کیا کہ ہمارے یہاں جگہ کم ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹینٹ لگا لیا کریں۔ یوکے میں تو بچوں کے کھلونے بھی ہوتے ہیں۔

ایک عرب نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ ان کی آنٹی کی عمر 80 برس ہے۔ لندن میں جو ایک فلسطینی دوست نے جماعت کے خلاف لکھنا شروع کیا ہے اس شخص نے حضور انور کو بہت تکلیف پہنچائی ہے۔ وہ اس شخص کے لئے بالکل دعا نہیں کرتیں۔ اس پر حضور انور نے انہیں تاکید کی کہ وہ اس شخص کے لئے دعا کریں کہ اللہ اُسے ہدایت دے اور سیدھے راستے پر لائے۔

ایک نومبائع خاتون جو بیساکھیوں کے سہارے چل رہی تھی حضور انور نے اس کی وجہ دریافت فرمائی اور ان کے لئے دعا کی۔ پروگرام کے آخر پر نومبائع خواتین نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

سات بجکر پینتالیس منٹ پر نومبائع خواتین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات اپنے اختتام کو پہنچی۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے نومبائع مرد حضرات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ ان نومبائعین کی تعداد 35 سے زائد تھی اور ان کا تعلق جرمنی، بلجیم، فرانس، آسٹریا اور الجزائر سے تھا۔

ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ مارچ 2016 میں احمدیت قبول کی تھی۔ میرا اسلام میں بہت انٹرسٹ تھا۔ میرے بہت سے دوست تھے لیکن وہ میرے مددگار نہیں تھے۔ میرا ایک پاکستانی دوست سے رابطہ ہوا وہ احمدی رفیوجیز تھا۔ اس نے مجھے تبلیغ کی اور امام صاحب کا ایڈریس دیا چنانچہ میں نے رابطہ کیا اور مزید تحقیق کے بعد بیعت کر لی حضور انور نے فرمایا اسلامی اصول کی فلاسفی بھی پڑھیں۔

ایک امریکن نومبائع نے بتایا کہ مَیں امریکہ سے ہوں اور یہاں جرمنی میں کام کی غرض سے آیا ہوں۔ میرے بہت سے احمدی دوست تھے۔ انکے ذریعہ احمدیت کا علم ہوا۔ مطالعہ کیا اور گزشتہ ماہ مَیں نے بیعت کر لی۔

ایک نائیجیرین دوست نے عرض کیا کہ مَیں چھ سال سے احمدی ہوں اور اس وقت آسٹریا میں اپنی ماسٹر ڈگری کر رہا ہوں۔

ایک پاکستانی نومبائع دوست نے عرض کیا کہ میں Ary نیوز میں تھا اور بیورو چیف تھا۔ پاکستان میں احمدیوں کا جو پرسیکیوشن ہو رہا ہے، جو مظالم ہو رہے ہیں وہ سب ہمارے علم میں آتے تھے اور دوسرے علماء کا کردار اور ان کی حرکتیں بھی علم میں تھیں، ان سب صورتحال کو دیکھ کر مَیں نے بیعت کر لی۔

ایک عرب دوست نے بتایا کہ میرا تعلق یمن سے ہے اور میں بلجیم سے آیا ہوں۔ مَیں نے 1977ء میں بیعت کی تھی۔ موصوف نے اپنے ملک یمن کے مشکل حالات کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ فضل کرے۔

ایک غانین دوست نے بتایا کہ مَیں اس وقت بلجیم میں مقیم ہوں اور پانچ ماہ قبل بیعت کی ہے۔ حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا کہ وہ غانا میں ٹمالے شہر میں رہتے تھے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا میں بھی وہاں غانا میں آٹھ سال رہا ہوں۔ گزشتہ سو سال سے وہاں غانا میں ٹمالے میں تبلیغ ہو رہی ہے اور آپ نے بیعت بلجیم میں آ کر کی ہے۔ وہاں غانا میں کیوں نہیں کی۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ ہم میاں بیوی احمدی ہیں۔ لیکن میری فیملی اور والدین عیسائی ہیں۔ ان کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہدایت دے۔ حضور انور نے فرمایا اپنے والدین کی خدمت کرو، ان کے لئے دعا کرو کہ وہ احمدی ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور سیدھے راستہ پر لائے۔ ان سے رابطہ رکھو اور ان کی خدمت کرو۔

ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں نے جون 2016 میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے ملک کے سربراہان کو جو پیغام دیا ہے اس نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ حضور انور کی کتاب ''ورلڈ کرائسس اینڈ دَ پاتھوے ٹُو پیس'' نے مجھے بہت متاثر کیا ہے، یہ کتاب مَیں نے پڑھی ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ آپ دوسری کتب بھی پڑھیں۔

فرنکفرٹ میں مقیم ایک جرمن دوست نے بتایا کہ مَیں نے چار سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اب حضور انور سے پہلی دفعہ مل رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اب تو آپ نومبائع نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو برکت دے۔

ایک جرمن دوست نے عرض کیا کہ مَیں نے ڈیڑھ سال قبل احمدیت قبول کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ مَیں نے تین ماہ قبل احمدیت قبول کی لیکن آج دستی بیعت کی ہے۔ مَیں ایک لائن میں چوتھے نمبر پر تھا۔ ابھی حضور انور تشریف نہیں لائے تھے، میری شدید خواہش تھی کہ حضور کے سامنے بیٹھوں اور اپنا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں دوں، تو مَیں نے خدا تعالیٰ سے دُعا کی کہ اے اللہ تعالیٰ جو بھی آگے بیٹھنے کا حقدار ہے تو اس کو خود ہی چُن لے۔ مَیں یہ دُعا کر رہا تھا، کچھ دیر کے بعد انتظامیہ کے ایک دوست آئے اور مجھے کہا کہ تم نے آگے بیٹھنا ہے تو اس طرح مَیں حضور کے سامنے بیٹھا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ہی میری خواہش پوری کر دی۔

ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ مَیں ٹرکش نیشنل ہوں اور یہاں جرمنی میں رہتا ہوں۔ ڈیڑھ سال سے جماعت کی مسجد میں آ تا رہا ہوں۔ مَیں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں ہمبرگ کے قریب رہتا ہوں والد صاحب کی وفات کے موقع پر اتفاقاً جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ اس کے بعد جماعت سے رابطہ اور تعلق بڑھا۔ یہاں جلسہ میں حضور کا مسکراتا چہرہ دیکھا اور مجھے ہر لحہ خوشی ملتی رہی۔ مَیں آج سے احمدی ہوا ہوں۔ مَیں کہہ سکتا ہوں کہ مَیں حضور کے چہرہ کو دیکھ کر ہی احمدی ہوا ہوں۔ موصوف نے کہا میرے اندر بعض دفعہ غصہ آجاتا ہے، اگر کوئی مجھے تنگ کرے تو، اِس پر حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے جب کسی کو غصہ آئے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہے تو لیٹ جائے اور ٹھنڈا پانی پی لے۔ حضور انور نے فرمایا: بعض بیویاں مجھے کہتی ہیں کہ ہمارے خاوندوں کو بہت غصہ آتا ہے تو مَیں اُنہیں کہتا ہوں کہ سَر پر ٹھنڈا پانی ڈال دو۔

ایک نومبائع نے بتایا کہ میرے سوتیلے والد ٹرکش ہیں اور میرا تعلق ہمبرگ سے ہے۔ ہمارا معاشرہ مسلمان تھا لیکن ہمارے گھر میں اسلامی رنگ نہیں تھا۔ جماعت احمدیہ سے میرا رابطہ ویب سائٹ کے ذریعہ ہوا۔ پھر امیر صاحب سے رابطہ ہوا اور جماعت ہمبرگ سے رابطہ ہوا اور آج مَیں نے بیعت کر لی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

فرانس سے آنے والے ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میرا نام حمزہ ہے مَیں نے آج ہی بیعت کی ہے۔ موصوف نے دعا کی درخواست کی کہ میرا اہلیہ سے تعلق اچھا نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

ایک نومبائع دوست نے بتایا کہ میرے والد کا تعلق تیونس سے ہے اور والدہ جرمن ہیں۔ کام کرنے کی جگہ پر ایک احمدی دوست کے ذریعہ میرا جماعت سے رابطہ ہوا۔ وہ مجھے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بارہ میں بتاتے تھے۔ مَیں نے پوچھا کہ مَیں کس طرح ایمان لاؤں تو انہوں نے کہا کہ دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہو۔ چنانچہ میں نے دعا کی اور خواب میں مجھے ایک بستی دکھائی گئی۔ وہ پرانی بستی تھی اور اس میں ایک بزرگ لمبا کوٹ پہنے چل رہے تھے۔ ایک دن جب میں نے ویب سائٹ پر قادیان دیکھا تو مجھے خواب یاد آ گئی اور یقین ہو گیا کہ بالکل یہی وہ بستی ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی چنانچہ میں جلسہ میں شامل ہوا اور آج میں نے بیعت کر لی ہے۔

ایک افغانی دوست نے عرض کیا کہ مَیں سوئٹزرلینڈ میں رہتا ہوں اور بیعت کی ہے۔ بیوی بھی احمدی ہے۔

بلجیم سے آنے والے ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میرا تعلق مراکش سے ہے اور اڑھائی سال قبل mta کے ذریعہ میرا تعارف جماعت سے ہوا تھا پھر میں نے بیعت کر لی۔ موصوف نے درخواست کی کہ میری ساس بیمار

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
.... a desired destination for royal wedding & celebrations.
2-14-122/2-B, Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 85201
Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

ہے، صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ بیوی بھی احمدی نہیں ہے اس کی ہدایت کیلئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ فضل کرے۔

سیریا سے تعلق رکھنے والے ایک نومبائع محمد صاحب نے بتایا کہ ایک دوست کے ساتھ جلسہ سالانہ دیکھا۔ پُرامن جلسہ تھا۔ بڑا پر امن ماحول تھا اور بڑا منظم انتظام تھا۔ کوئی ملک ایسا نہیں کر سکتا۔ ان سب باتوں سے میری تسلی ہوگئی اور میں نے بیعت کر لی۔

ایک جرمن طالب علم نے بتایا کہ مَیں نے آج بیعت کی ہے۔ میری عمر 19 سال ہے۔ پاکستانی احمدی میرے دوست ہیں۔ مَیں نے احمدیہ لٹریچر پڑھا ہے۔ تیرہ چودہ سال کی عمر میں مَیں نے اسلام کے بارہ میں کتب پڑھی تھیں۔ اس پر حضور نے فرمایا ماشاء اللہ۔ موصوف نے عرض کیا کہ مَیں بیعت کرنے کے بعد بہت خوش ہوں اس پر حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ برکت دے۔

بلجیم سے آنے والے ایک غیر احمدی مہمان 'سیرلے جائن' جو کہ سینیگال کے باشندے ہیں اور بلجیم میں مقیم ہیں، کہتے ہیں مجھے بہت سے غیر احمدی اجلاسات اور دیگر تقریبات میں شامل ہونے کا موقع ملا ہے لیکن جو نظام یہاں دیکھا اور کہیں نظر نہیں آیا۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: جلسہ گاہ میں ایک شخص کرسی سے گر گیا تو تمام کارکنان جو اس وقت موجود تھے وہ اس شخص کی مدد کے لئے آگے بڑھے جیسے وہ سب سے اہم شخص ہو۔ مَیں نے اس نظارہ کو دیکھ کر سوچا کہ یہاں پر سب کو اتنی عزت اور احترام دیا جاتا ہے اور سب سے برابری کا سلوک کیا جاتا ہے میرے لئے اس محبت اور بھائی چارہ کا آج کے دَور میں نظارہ کرنا اس بات پر گواہی دیتا ہے کہ یہی تجدید دین اسلام ہے۔ جماعت احمدیہ ہی آج کے دَور میں اسلام کی تعلیمات پر حقیقی عمل کرتی نظر آتی ہے۔ موصوف کہتے ہیں: مَیں ایک دوسری بات کی بھی گواہی دینا چاہتا ہوں کہ آج کل یورپ کے اکثر ممالک میں پولیس کا پہرہ ہے اور دیگر اجتماعوں میں پولیس اور پہرے دار نمایاں ہوتے ہیں مگر ان تین دنوں کے دوران باوجود اس کے کہ اس جگہ پر چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع تھے کسی قسم کی بدمزگی اور حادثہ پیش نہیں آیا اور نہ ہی اس ملک کی پولیس نظر آئی۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ یہاں کی پولیس کی وردی کا رنگ کیا ہے۔ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیت نے اسلام کی تعلیمات کو صحیح سمجھا ہے اور اس پر عمل پیرا کیا جس وجہ سے یہ جلسہ پر امن ماحول میں گذارا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: جب لباس التقویٰ ہو تو پھر پولیس کے لباس کی ضرورت نہیں رہتی۔

بلجیم سے آنے والے ایک مہمان ادریس گربو صاحب کہتے ہیں: ایسا عظیم الشان روحانی اجتماع ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصہ سے جانتے ہیں۔ پہلے میں نے خط کے ذریعہ بیعت کی تھی مگر آج شوق اور ڈر کی وجہ سے میرا دل سینہ میں بڑی تیزی سے دھڑک رہا ہے۔ مَیں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ مَیں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہوگئی۔ مَیں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

مراکش کے ایک نوجوان طاہری جلیل صاحب جو کہ بلجیم میں مقیم ہیں ان کے والد عبدالقادر نے اس سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی تھی اور وہی انہیں امسال جلسہ جرمنی پر لے کر آئے۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ: مَیں پہلی بار کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر مَیں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جب ہم نوجوان باہر سڑک پر چلتے ہیں تو سڑک پر چلتے لوگ شاذ ہی آپ کو سلام کرتے ہیں مگر یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا نظر آ رہا تھا اور یہ بات بہت اچھی لگی۔ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسا موقع عطا فرمایا اور مجھے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ شروع میں جب مَیں یہاں آیا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مَیں یہاں تین دن کیا کروں گا۔ مگر جب مَیں نے اس جلسہ کی تقریبات میں حصہ لیا اور یہاں کا بھائی چارہ اور پیار و محبت دیکھی تو مجھے پتہ بھی نہیں لگا کہ یہ تین دن کہاں گئے۔ جلسہ کے تیسرے دن میں نے بیعت میں شمولیت کی۔

غانا سے تعلق رکھنے والے عبداللہ امین اندانی صاحب جو بلجیم میں مقیم ہیں اور انہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی تھی اور پہلی مرتبہ کسی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے وہ کہتے ہیں: احمدی ہونے سے پہلے مجھے متعدد مرتبہ غیر احمدی اجتماعات میں شامل ہونے کا موقع ملتا رہا۔ جب بھی میں شامل ہوتا تو ہر اجتماع میں چھوٹے چھوٹے بچے چندہ مانگنے آجاتے تھے اور اس وجہ سے توجہ بھی قائم نہیں رہتی تھی۔ لیکن جماعت احمدیہ کا چندہ کا نظام اتنا خوبصورت ہے کہ ان چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی اور پوری توجہ سے انسان جلسہ سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ نیز جماعت کسی باہر کی تنظیم یا حکومت سے فنڈ نہیں لیتی اس لئے بغیر کسی مداخلت کے جماعت احمدیہ اپنے پروگرام تشکیل دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ کی ہزاروں خوبصورتیوں میں سے ایک خوبصورتی یہ بھی ہے کہ یہاں کسی قسم کی ڈسکریمینیشن نہیں ہے۔ نہ رنگ کی نہ ہی دنیاوی مرتبہ کی۔ ہر رنگ کے ہر نسل کے لوگ اکٹھے بیٹھ کر جلسہ بھی سنتے تھے اور اکٹھے ہو کر کھانا بھی کھاتے تھے۔

نومبائعین کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بج کر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر تمام نومبائعین نے باری باری اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔

اب پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe سے بیت السبوح (فرنکفرٹ) کیلئے روانگی تھی۔ نو بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے دعا کروائی اور قافلہ یہاں سے فرنکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی جلسہ گاہ کے احاطہ سے باہر نکل رہی تھی تو راستہ کے دونوں اطراف کھڑے ہزارہا لوگ مرد وخواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو الوداع کہا۔ لوگ مسلسل نعرے بلند کر رہے تھے۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی دعائیہ نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 83 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 14 مختلف اقوام سے تھا۔ بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے بیعت کے بعد اپنے تاثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہیں:

نومبائعین کے ایمان افروز تاثرات

☆ میسیڈونیا سے آنے والے مہمان 'سیورجان ابراہیموؑ' صاحب بیان کرتے ہیں: احمدیت ہی حقیقی سچائی ہے جو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ مجھ پر سب سے زیادہ اثر خلیفۃ المسیح کی شخصیت نے چھوڑا اور ان کے وجود نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ انہوں نے میرے تمام سوالوں کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوا اور مَیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا۔ اب مَیں خلیفۃ المسیح کا ہی بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ میری خواہش ہے کہ مجھے خلیفۃ المسیح کا قرب حاصل ہو۔ مجھے آپ لوگوں کی تنظیم، محبت اور امن نے اپنا دیوانہ بنا لیا ہے۔

☆ میسیڈونیا کے ایک مہمان 'بائیریم کادریوؑ' صاحب نے بھی بیعت کی۔ موصوف نے بتایا: مَیں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ جلسہ کے موقع پر مجھے احمدیت کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور جماعت کا زیادہ سے زیادہ تعارف حاصل ہوا۔ یہ جماعت سچی جماعت ہے جو صراط مستقیم پر قائم ہے۔ جلسہ پر جب میں نے حضور کی باتیں سنیں تو مَیں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کا فیصلہ کر لیا اور بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔ مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں حضور ایک ایسا وجود ہیں جنہوں نے مجھے اپنے الفاظ سے اپنے قریب کر لیا ہے۔ اب میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ اس جماعت کا حصہ ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس پیغام کو آگے پھیلاؤں گا۔

☆ بلغاریہ سے آنے والی ایک مہمان خاتون 'مرجان' صاحبہ نے کہا: مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ ان ایام میں جلسہ کے روحانی ماحول اور خلیفۃ المسیح کے خطابات سے اس قدر متاثر ہوئی ہوں کہ اسلام احمدیت قبول کرتی ہوں۔ چنانچہ موصوفہ بیعت کے دوران بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئیں۔

☆ ریاض بصری جن کا تعلق عراق سے ہے بیان کرتے ہیں: میرا جماعت سے تعارف ایک احمدی کے ذریعہ ہوا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ میں دو عرب میٹنگز میں فیملی کے ساتھ شامل ہونے کا موقع ملا جن میں آپ کے امام کے ذریعہ جماعتی عقائد کا علم ہوا جو میرے لئے بالکل نئے اور حقائق پر مبنی اور دل میں اثر کر جانے والے تھے۔ پھر مجھے جلسہ سالانہ پر جانے کا موقعہ ملا۔ میرے لئے یہ منظر انتہائی حیران کن تھا۔ انتہائی تنظیم، خدمت کا جذبہ، انسانی اقدار، مختلف قومیتوں کے لوگ مگر اخوت اور بھائی چارہ کی یہ فضا میرے خیال سے دنیا میں احمدیت کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔ مجھے ہر طرف محبت ہی محبت نظر آئی۔ خلیفہ کے خطابات دلی جذبات کی عکاسی کرتے ہیں اور آپ کی شخصیت انتہائی نورانی ہے۔ مَیں حلفاً کہتا ہوں کہ دنیا میں اسلام کی یہ انتہائی خوبصورت تصویر کسی اور فرقہ کے پاس نہیں ہے۔ اس لئے یہ سب کچھ آنکھوں سے دیکھنے کے بعد مجھے اور میرے خاندان کو احمدیت قبول کرنے میں ذرا بھی تردُّد نہیں ہوا۔ واپس آ کر جب ہم نے اپنے رشتہ دار کو یہ سب کچھ بتایا کہ ہم نے احمدیت قبول کر لی ہے تو وہ کہنے لگے کہ آپ مجھے کیوں نہیں ساتھ لے کر گئے۔ یہ تمام باتیں سن کر میں بھی جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔

بلجیم سے آنے والے ایک مہمان ادریس گربو صاحب جنہیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی وہ بیان کرتے ہیں: ایسا عظیم الشان روحانی اجتماع ہے اور ایسا لگ رہا ہے کہ ہم ایک دوسرے کو لمبے عرصہ سے جانتے ہیں۔ پہلے میں نے خط کے ذریعہ بیعت کی تھی مگر آج شوق اور ڈر کی وجہ سے میرا دل سینے میں بڑی تیزی سے دھڑک رہا ہے۔ مَیں تمام مسلمانوں سے کہوں گا کہ یہی دین اسلام ہے اور اس اسلام احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ میرے لئے ناقابل یقین بات ہے کہ آج خلیفہ کے سامنے بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ چودہ سال کی عمر سے مجھے یاد ہے کہ مَیں مولویوں سے احادیث سنتا تھا کہ مہدی منتظر آئیں گے۔ آج میری وہ خواہش پوری ہوگئی۔ مَیں نے سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

مراکش کے ایک نوجوان طاہری جلیل صاحب جو کہ بلجیم میں مقیم ہیں ان کے والد عبدالقادر نے اس سال جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر بیعت کی تھی اور وہی انہیں امسال جلسہ جرمنی پر لے کر آئے۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ: مَیں پہلی بار کسی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ ایک نوجوان ہونے کے طور پر مَیں اپنے نوجوان بھائیوں کو یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ ضرور ایسے موقعوں پر شامل ہوا کریں کیونکہ اس جلسہ سے میری روحانیت میں اضافہ ہوا ہے اور مجھے اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جب ہم نوجوان باہر سڑک پر چلتے ہیں تو سڑک پر چلتے لوگ شاذ ہی آپ کو سلام کرتے ہیں مگر یہاں اس جلسہ میں ہر کوئی ایک دوسرے کو سلام کرتا نظر آ رہا تھا اور یہ بات بہت اچھی لگی۔ مَیں خدا تعالیٰ کا نہایت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے ایسا موقع عطا فرمایا اور مجھے اس مبارک جلسہ میں شامل ہونے کی توفیق دی۔ شروع میں جب مَیں یہاں آیا تو میرے دل میں یہ خیال آیا کہ مَیں یہاں تین دن کیا کروں گا۔ مگر جب مَیں نے اس جلسہ کی تقریبات میں حصہ لیا اور یہاں کا بھائی چارہ اور پیار و محبت دیکھی تو مجھے پتہ بھی نہیں لگا کہ یہ تین دن کہاں گئے۔ جلسہ کے تیسرے دن میں نے بیعت میں شمولیت کی۔

......☆......☆......☆......

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ بھدرواہ کی مختلف تعلیمی وتربیتی مساعی

● جماعت احمدیہ بھدرواہ میں مورخہ 7 اگست کو بعد نماز عصر جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نعت رسول مقبول ﷺ کے بعد آپؐ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ مورخہ 20 اگست 2016 کو ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد مالی قربانی کی اہمیت اور تحریک جدید کی غرض وغایت کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ مورخہ 12، 13، 14 اگست کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر جماعتی طور پر مسجد میں جلسہ کے پروگرام دکھانے کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے عالمی بیعت میں شمولیت کی۔ 5 گھروں میں MTA کی ڈش نصب کی گئی۔ مورخہ 25 اگست 2016 کو مجلس انصار اللہ بھدرواہ کے پہلے اجتماع کا انعقاد ہوا۔ اسی طرح مورخہ 9، 10، 11 جولائی کو مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع منعقد ہوئے جس میں علمی وورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ مورخہ 30، 31 جولائی کو لجنہ وناصرات کا اجتماع منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (طاہر احمد نائک، بھدرواہ)

ہفتہ قرآن

● ماہ جولائی میں جماعت احمدیہ پالگھاٹ میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ ساتوں دن قرآن مجید کی اہمیت وبرکات اور اس کے احکامات کے متعلق مختلف عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ اس پروگرام کے تحت علاقہ کے حکومتی عہدیداران، وکلاء، ڈاکٹرز، آرکیٹکٹس، انجینئرز اور پبلک سرونٹس تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا اور انہیں جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (ایم فاہین، مبلغ سلسلہ پالگھاٹ، کیرالہ)

● مورخہ 23 تا 31 جولائی 2016 کو جماعت احمدیہ پینگاڑی میں ہفتہ قرآن کریم کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد ہر روز دو تقاریر ہوئیں۔ دفتری ہدایت کے مطابق مکرم ٹی محمد منزل صاحب مبلغ انچارج، امیر ضلع، امیر مقامی، سیکرٹری اصلاح وارشاد، نائب صدر انصار اللہ، سیکرٹری اشاعت، نائب امیر اور خاکسار کے علاوہ چند خدام نے بھی تقاریر کیں۔ اس دوران مکرم ماسٹر کے کنجو احمد صاحب نے تجوید القرآن کلاس بھی لی۔

(ٹی منور احمد، مبلغ سلسلہ پینگاڑی، کیرالہ)

● جماعت احمدیہ ہلدی پدا، اُڈیشہ میں مورخہ 13 تا 22 جولائی ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ جس میں انصار، خدام، اطفال، لجنہ وناصرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ روزانہ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ایک تقریر ہوئی جس میں قرآن مجید کی خوبیوں اور اس کی اہمیت وبرکات اور اس کے احکامات بیان کئے گئے۔ مورخہ 22 جولائی کو احمدیہ مسجد ہلدی پدا میں اختتامی اجلاس منعقد کیا گیا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر اجلاس نے تقریر کی۔ دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن کریم کا اختتام ہوا۔ مورخہ 7 جولائی 2016 کو احمدیہ مسجد ہلدی پدا میں نماز عید الفطر ادا کی گئی، جس میں علاقہ کے تمام احمدی احباب ومستورات نے شرکت کی۔ (مشرف حسین، معلم سلسلہ ہلدی پدا، اُڈیشہ)

● جماعت احمدیہ پنکال میں مورخہ 18 تا 24 جولائی 2016 کو ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا گیا۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن مجید کے متعلق ایک تقریر ہوئی۔ احباب جماعت کو قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی۔ اس ہفتہ قرآن کریم کی خبریں علاقہ کے اڑیہ اخبارات دھرتری، سماج اور پریچے وغیرہ میں شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(شیخ ہارون، مبلغ سلسلہ پنکال، اُڈیشہ)

● جماعت احمدیہ بالیسور، اڈیشہ میں مورخہ 1 تا 7 اگست 2016 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن مجید کی اہمیت وبرکات، تلاوت قرآن کریم اور قرآنی احکامات کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اختتامی اجلاس میں مکرم مولوی عبد الرحیم درد صاحب مبلغ انچارج بالیسور نے شرکت کی۔ موصوف نے قرآن مجید کی اہمیت وبرکات اور اسکی تلاوت کے متعلق نصائح کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ ہفتہ قرآن کریم کا اختتام ہوا۔ ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے باقاعدہ درس القرآن اور درس حدیث جاری رہا۔ بعد نماز عشاء نمازِ تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ تمام احباب ومستورات نے ذوق وشوق سے ان پروگراموں میں شرکت کی۔ نمازیوں کی کثرت کے باعث نماز عید ایک احمدی دوست کے گھر پر ادا کی گئی، اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (شیخ مشیر الدین، معلم سلسلہ، بالیسور، اڈیشہ)

جماعت احمدیہ کیرنگ میں نماز عید اور ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد

● جماعت احمدیہ کیرنگ میں ماہ رمضان المبارک میں جامع مسجد کیرنگ کے علاوہ مسجد ناصر آناد، مسجد محمود آباد اور مسجد نور میں درس القرآن اور درس حدیث کے علاوہ نماز عشاء کے بعد نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر ان پروگراموں میں شرکت کی۔ جماعتی پروگراموں کی خبریں 34 اخبارات میں شائع ہوئیں۔ مورخہ 24 تا 31 جولائی 2016 کو جماعت احمدیہ کیرنگ میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ مورخہ 24 جولائی کو احمدیہ مسجد کیرنگ میں مکرم سیف الرحمن صاحب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ کی زیر صدارت ہفتہ قرآن کریم کے پہلے اجلاس کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم شیخ قاسم نے کی، نظم عزیزم یونس محمد نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولوی شیخ فرقان احمد صاحب، مکرم مولوی شیخ ابراہیم صاحب، مکرم مولوی افتخار احمد صاحب اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح باقی تمام دنوں میں بھی جامع مسجد میں قرآن کریم کی اہمیت وبرکات کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

(فضل حق خان، مبلغ انچارج کیرنگ)

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی مساعی

● جماعت احمدیہ حیدرآباد میں جولائی میں رمضان المبارک کی مناسبت سے حیدرآباد کی تمام احمدیہ مساجد میں وقار عمل کیا گیا۔ دوران ماہ تمام مساجد میں نماز فجر ونماز عصر کے بعد درس قرآن مجید ودرس حدیث کا اہتمام کیا گیا۔ تمام مساجد میں باقاعدہ نماز تراویح کا اہتمام کیا گیا۔ حلقہ کاچی گوڑہ، سعید آباد، بی بی بازار اور فلک نما میں رمضان کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر اجلاسات منعقد ہوئے۔ دوران ماہ ضرورت مندوں کی مالی امداد کے علاوہ مستحقین کو کپڑے دئے گئے اور کھانا کھلایا گیا۔ 250 سے زائد ہندو احباب کو قرآن کریم کا تیلگو ترجمہ اور لیف لیٹس کا تحفہ دیا گیا۔ ایک چرچ میں تقریر کے ذریعہ اسلام احمدیت کا تعارف کرایا گیا۔ عید الفطر سے ایک دن قبل افراد جماعت نے مسجد الحمد سعید آباد میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا درس القرآن سُنا اور دعا میں شامل ہوئے۔ نماز عید الفطر میں کثیر تعداد میں احباب ومستورات نے شرکت کی۔

● جماعت احمدیہ حیدرآباد کی جانب سے ماہ اگست 2016 میں مختلف مذاہب کے سرکردہ احباب کو احمدیہ مسلم جماعت کا پیغام پہنچایا گیا اور جماعتی کتب اور لیف لیٹس کا تحفہ پیش کیا گیا۔ ہرے راما ہرے کرشنہ مشن کے ڈائریکٹر کو قرآن کریم کا تیلگو ترجمہ، لائف آف محمد، ورلڈ کرائسس اینڈ دِی پاتھ وے ٹو پیس اور لیف لیٹس پر مشتمل کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ نرنکاری آشرم کے پریذیڈنٹ کے ساتھ دو گھنٹہ تک تبادلہ خیالات ہوا۔ برھم کماری آشرم کے ایک پروگرام میں خاکسار کو تقریر کا موقع ملا۔ 55 تعلیم یافتہ احباب کو جماعتی کتب کا تحفہ دیا گیا۔ اوتار مہر بابا آشرم کے سپیکر سے ملاقات کر کے انہیں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا۔ سردار پریتم سنگھ صاحب ریٹائرڈ ایس پی سے ملاقات کر کے انہیں کتاب ''ورلڈ کرائسس'' کا تحفہ دیا گیا۔ پاسٹر سومنت پیرومالا سے جماعتی گفتگو ہوئی۔ شری متی کرسٹنی سزارس صاحبہ جو کہ اینگلو انڈین سوشل ایکٹوِسٹ اور سابق ایم۔ایل۔اے آندھرا پردیش ہیں کو جماعتی کتب کا سیٹ پیش کیا گیا۔ مکرم ایس کلیم صاحب وی۔پی۔ اسٹیٹ مائنورٹی سیل ٹی آر ایس پارٹی تلنگانہ سے ملاقات کر کے انہیں ''ورلڈ کرائسس'' کتاب دی گئی۔ کرشنا صاحب ایم۔ایل۔اے کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا۔ روزنامہ نمستے تلنگانہ کو جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ مورخہ 25 اگست 2016 کو روزنامہ ''سکالی لائن انگلش''، میں احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق تفصیلی خبر شائع ہوئی۔ (محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

جماعت احمدیہ کولکاتا میں عید ملن پارٹی کا انعقاد

● مورخہ 9 جولائی 2016 کو جماعت احمدیہ کولکاتا کی جانب سے احمدیہ مشن ہاؤس کولکاتا میں عید ملن پارٹی کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مکرم ڈاکٹر عثمان غنی صاحب چیئر مین مدرسہ بورڈ بنگال نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی، مکرم مظہر احمد بانی صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ چیف گیسٹ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر عبد السلام صاحب اور سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے حوالے سے جماعتی خدمات کی تعریف کی۔ سوامی پرگیات نند مہاراج نے امن کے متعلق ہندو مت کی تعلیم پیش کی اور جماعتی خدمات کو سراہا۔ آخر پر مکرم ظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کولکاتا نے عید ملن پارٹی کا مقصد بیان کیا۔ تمام مہمانوں کو جماعتی کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ (ضیاء الحق، مبلغ سلسلہ کولکاتا)

مجلس انصار اللہ گلبرگہ، کرناٹک کا پہلا لوکل اجتماع

● مجلس انصار اللہ گلبرگہ کو مورخہ 24 جولائی 2016 کو اپنا لوکل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ پہلا اجلاس بعد نماز ظہر مکرم قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری صاحب صدر جماعت احمدیہ گلبرگہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد نور صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا۔ بعد ازاں انصار اللہ کے مختلف علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ تمام مقابلوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کے مابین انعامات تقسیم کئے گئے۔ اجتماع کے دوسرے اجلاس کا آغاز محترم قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری صاحب کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم وسیم احمد نور صاحب دیودرگی نے کی۔ نظم مکرم عبد المقتدر صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم عبد القادر شجیع صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ، مکرم محمد عبد اللہ استاد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی حمید الدین خان صاحب نے مختلف تربیتی موضوعات پر تقریر کی۔ تقسیم انعامات، صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ اجتماع کے پروگراموں کا اختتام ہوا۔ (نذیر میاں، زعیم انصار اللہ گلبرگہ)

حلقہ مبارک قادیان میں تربیتی اجلاس کا انعقاد

● مورخہ 31 اگست 2016 بروز بدھ حلقہ مبارک، قادیان کی جانب سے مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ جنوبی ہند کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم حافظ سلمان احمد عارف صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی۔ نظم مکرم عدنان احمد دہلوی صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم مولانا عبد الوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے ''قادیان کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی تقریر میں محترم صدر اجلاس نے پابندی نماز اور مساجد کی اہمیت کے متعلق نصائح فرمائیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس کا اختتام ہوا۔

(طاہر احمد چیمہ، نائب صدر وسیکرٹری اصلاح وارشاد حلقہ مبارک)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25/اگست 2016 بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم شمیم احمد خان صاحب (ابن مکرم عبد الجلیل خان صاحب، سابق سیکرٹری زراعت، یوکے)

18/اگست 2016 کو 78سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انااللہ واناالیہ راجعون۔ آپ 1974میں کراچی سے یوکے شفٹ ہوئے تھے۔ ابتداء سے ہی جماعتی خدمات میں حصہ لیتے رہے۔ آپ کو یوکے جماعت میں سیکرٹری وقف نو، سیکرٹری اشاعت، سیکرٹری وقف جدید اور لمبا عرصہ سیکرٹری زراعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب ذیلی تنظیموں میں ملکی سطح پر صدران کا نظام قائم کیا تو آپ کو اپنے دفتر میں اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری برائے انصار سیکشن مقرر فرمایا۔ زندگی کے آخری سانس تک آپ یہ ذمہ داری بخوبی نبھاتے رہے۔ آپ مسجد فضل میں پھولوں کی سجاوٹ کا کام بہت محنت سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ اس کام پر آپ کو وانڈزورتھ کونسل کی طرف سے مسلسل کئی سال تک اوّل انعام بھی ملتا۔ 2011میں آپ کے اسی کام سے متاثر ہوکر لندن گارڈنز سوسائٹی کے پیٹرن پرنس ایڈورڈ نے مسجد فضل لندن کا دورہ کیا اور حضور انور سے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ فوزیہ شمس صاحبہ

(اہلیہ مکرم ریاض الدین شمس صاحب، واشنگٹن، امریکہ)

14/اگست 2016 کو 51سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انااللہ واناالیہ راجعون۔ آپ بڑی خوش اخلاق اور ہر ایک سے عزت سے پیش آنے والی، انتہائی مہمان نواز، نہایت ملنسار، جذبۂ ایثار سے سرشار اور دوسروں کی ہمدرد خاتون تھیں۔ کبھی کسی کی برائی نہیں کی۔ دنیوی لالچوں سے آزاد، خلافت اور جماعت سے محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ جماعتی کاموں اور رفاہی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ John's Hopkins ہسپتال میں کینسر کے مریضوں کو اُون کی ٹوپیاں بناکر دیں۔ نہایت صابروشاکر اور ہمیشہ راضی برضائے الٰہی رہتیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ خالد احمدیت حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو اور مکرم منیر الدین شمس صاحب وکیل التصنیف ومینیجنگ ڈائریکٹر ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی بھابی تھیں۔

(2) مکرمہ قرۃ العین صدیقی صاحبہ

(اہلیہ مکرم قمر فرحان عابد صاحب آف جرمنی)

27/جولائی 2016 کو بوجہ کینسر وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑی اطاعت شعار، خلافت اور جماعت سے بہت پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ حضور انور سے دوبار ملاقات کا موقعہ ملا جس کا آپ بڑی محبت سے ذکر کیا کرتی تھیں۔ خدمت دین کے جذبہ سے سرشار بڑی صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ ہسپتال میں بھی لیپ ٹاپ پر اپنے حلقہ کی تجنید کا کام کرتی رہیں۔ صدقہ وخیرات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بڑی خوش اخلاق تھیں اور تمام رشتوں کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ مرحومہ مکرم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب کی بہو تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

جماعت احمدیہ برطانیہ کے پچاسویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجز اور فرخ راحیل)

جلسہ سالانہ کا تیسرا دن

14/اگست 2016۔ اتوار (حصہ اوّل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر 45منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ بعدازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس

جلسہ سالانہ کا چوتھا اجلاس 10 بجے صبح شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ہبۃ النور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم معید حامد صاحب یو۔کے نے کی اور اُردو ترجمہ بھی پیش کیا۔ نظم مکرم محمد خالد چغتائی صاحب آف یو۔کے نے پڑھی۔

اس اجلاس کی پہلی تقریر انگریزی زبان میں مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمن صاحب صدر مجلس انصار اللہ یو۔کے کی تھی جس کا موضوع Response to allegations that the Holy Quran advocates violence یعنی ''قرآن کریم پر تشدد کی تعلیم کے اعتراض کا جواب'' تھا۔

آپ نے کہا کہ قرآن کریم پر تشدد کی تائید کے جو الزامات لگائے جاتے ہیں ان کو موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ (1) نام نہاد جنگ کی ترغیب دینے والی آیات۔ (2) پُرتشدد سزائیں (3) عورتوں پر تشدد کی اجازت۔

آپ نے اپنی تقریر میں قرآن کریم پر اُٹھائے جانے والے ان تمام اعتراضات کے جواب پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بیان کیا کہ قرآن کریم کی تعلیمات تو انتہائی متوازن، کامل، بہترین اور انسان کو اپنے ربّ سے ملا دینے والی ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے غیر متعصب غیر مسلم علماء کے حوالہ جات بھی پیش کیے۔

بعدازاں مکرم ڈاکٹر عبد الخالق خالد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے ''شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانیں'' کے عنوان پر تقریر کی۔

مقرر موصوف نے کہا کہ شہدائے احمدیت کی ایمان افروز داستانوں کا یہ سلسلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت زمانہ سے شروع ہوتا ہے۔ ہماری جماعت میں شہادتوں کا یہ سلسلہ حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور راہِ مولیٰ میں جان کے نذرانے پیش کرنے کے پاک نمونوں کی متابعت میں ہے جن کا ظہور قرآنی پیشگوئی وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مقدر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ہی سرزمین کابل پر حضرت مولوی عبدالرحمن صاحبؓ اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کو راہِ مولیٰ میں شہید کردیا گیا۔ قربانی کا یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔ جاں نثاران احمدیت نے اپنے خون سے گلستان احمدیت کی آبیاری کی ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اپنے مولیٰ کے ساتھ باندھے عہد پورے کیے۔ افغانستان، ہندوستان، پاکستان، انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک میں احمدیوں نے احیائے اسلام کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے اور ایمان افروز داستانیں رقم کیں۔ ان شہداء میں وہ مبلغین واقفین زندگی بھی شامل ہیں جو گھروں سے بے سروسامانی کے عالم میں تبلیغ اسلام کے لئے نکلے اور پھر واپس لوٹ کر نہ آئے اور ان ملکوں میں مدفون ہوگئے۔ اور ڈاکٹر شہداء بھی ہیں جو بلا امتیاز مذہب وملّت انسانیت کی خدمت بجالانے والے تھے اور جن کی شہادتوں پر غیروں نے بھی سسکیاں اور آہیں بھرتے ہوئے کہا کہ ظالموں نے ہمیں یتیم کردیا۔

مقرر موصوف نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانیں قربان کرنے کی سب سے زیادہ توفیق پاکستان کے احمدیوں کو نصیب ہوئی۔ لاہور، کراچی، اور پاکستان کے بیشتر اضلاع اور ان کے گلی کوچوں میں معصوم، بیگناہ احمدیوں کا خون بہایا جارہا ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم ندیم زاہد صاحب آف یو۔کے نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منظوم کلام

ہے شکر ربِّ عزّ و جل خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں

میں سے منتخب اشعار ترنم کے ساتھ پڑھے۔

(باقی آئندہ)..........

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 30/ستمبر 2016)

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7950: میں سمرن عابد بنت مکرم محمد عابد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن 97/134 طلاق محل ضلع کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک انگوٹھی 2.5 گرام، کان کی بالی ایک جوڑی 1 گرام، زیور نقرئی: ایک لاکٹ 1 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ　　الامۃ: سمرن عابد　　گواہ: محمد بشارت خان

مسل نمبر 7951: میں روبینہ سکندر زوجہ مکرم سکندر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن اودے پور کٹیا ڈاکخانہ گسگواں ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19؍جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے بالے 3 گرام، ایک انگوٹھی 3 گرام، ایک ہار 2 گرام، ایک ہار 1 تولہ، ایک جھومر 12 گرام، ایک عدد پایل 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ضیاالدین　　الامۃ: روبینہ سکندر　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7952: میں روح افزا بیگم زوجہ مکرم رئیس احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن اودے پور کٹیا ڈاکخانہ گھوس گانوا ضلع شاہجہانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19؍جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے بوندے 10 گرام، ہار 6 گرام، ٹیکا 5 گرام۔ 5 بیگھہ زرعی زمین واقع گاؤں اودے پور، کٹیا، 7 مرلہ پلاٹ واقع قادیان۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. عبدالناصر　　الامۃ: روح افزا بیگم　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7953: میں شریف احمد ولد مکرم مشتاق احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ چھیوڑا ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22؍جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. عبدالناصر　　العبد: شریف احمد　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7954: میں دلشاد احمد ولد مکرم اشفاق احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مذدوری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ چھیوڑا ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22؍جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملامت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. عبدالناصر　　العبد: دلشاد احمد　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7955: میں طاہر احمد ولد مکرم شریف احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ راج مستری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ چھیوڑا ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22؍جولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی. عبدالناصر　　العبد: طاہر احمد　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7956: میں صدف سلطانہ بنت مکرم محمد یونس خان صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن حبیب منزل، محلہ چمن گنج ضلع کانپور صوبہ یوپی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک جوڑی کان کے ٹاپس 3 گرام، ایک انگوٹھی 1 گرام، ایک گلے کی چین 5 گرام، زیور نقرئی: ایک جوڑی پایل 2.5 تولہ، ایک انگوٹھی 3 گرام، ایک برسلیٹ 1 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی. عبدالناصر　　الامۃ: صدف سلطانہ　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7957: میں فخر النساء زوجہ مکرم نور محمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن ننگل باغبانہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11؍اگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ٹاپس 5 گرام (22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مجید خان　　الامۃ: فخر النساء　　گواہ: محمد ایاز عالم

مسل نمبر 7958: میں شبانہ پروین زوجہ مکرم عمر فاروق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: پونے دو تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عمر فاروق　　الامۃ: شبانہ پروین　　گواہ: نعیم احمد

مسل نمبر 7959: میں نسیم بیگم زوجہ مکرم محمد سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1980، ساکن حلقہ دارالبرکات ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں 5 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عمر فاروق　　الامۃ: نسیم بیگم　　گواہ: ملک محمد نیر

مسل نمبر 7960: میں صفیہ بیگم زوجہ مکرم اکرام محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالسلام ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍جولائی 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: داؤد احمد　　الامۃ: صفیہ بیگم　　گواہ: اکرام محمد

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُالدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگولین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

درخواست دعا

❁ مکرم محمد رمضان صاحب معلم سلسلہ ضلع نلگنڈہ صوبہ تلنگانہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ یکم؍ستمبر 2016 کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام صالحہ رمضان تجویز فرمایا ہے جو وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل ہے۔ بچی کے نیک صالح خادم دین بننے نیز والدہ کی صحت وتندرستی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد جاوید احمد، انسپکٹر بدر)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

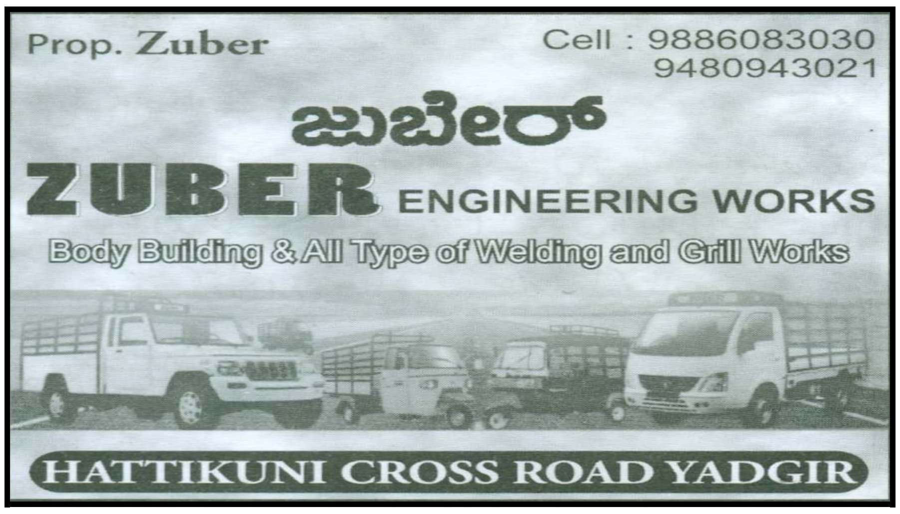

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

ایسا نہ ہو کہ جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اپنے بھائی کے لئے پسند کرے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ فرمایا کہ یاد رکھو بغض کا جدا ہونا مہدی کی علامت ہے اور کیا وہ علامت پوری نہ ہوگی۔ میرے وجود سے انشاء اللہ ایک صالح جماعت پیدا ہوگی۔ باہمی عداوت کا سبب کیا ہے بخل ہے رعونت ہے خود پسندی ہے۔ جو اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکتے اور باہم محبت اور اخوت سے نہیں رہ سکتے وہ یاد رکھیں کہ وہ چندروزہ مہمان ہیں۔ میں کسی کے سبب سے اپنے اوپر اعتراض لینا نہیں چاہتا۔ ایسا شخص جو میری جماعت میں سے ہوکر میرے منشاء کے موافق نہ ہو وہ خشک ٹہنی ہے اس کو اگر باغبان کاٹے نہیں تو کیا کرے۔ خشک ٹہنی دوسری سبز شاخ کے ساتھ رہ کر پانی تو چوستی ہے مگر وہ اس کو سرسبز نہیں کرسکتا بلکہ وہ شاخ دوسری کو بھی لے بیٹھتی ہے۔ پس ڈرو میرے ساتھ وہ نہ رہے گا جو اپنا علاج نہ کرے۔

پس وہ لوگ جو آپس میں رنجشوں کو بڑھاتے ہیں ان کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے۔ جب ہم نے اس زمانے میں اس شخص کو مانا ہے جو ہماری اصلاح کے لئے آیا ہے تو پھر ہمیں اس کے لئے کوشش بھی کرنے کی ضرورت ہے اس کی باتوں کو بھی ماننے کی ضرورت ہے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انسان اصل میں اُنسان سے لیا گیا ہے یعنی جس میں دو حقیقی اُنس ہوں تعلق ہوں ایک اللہ تعالیٰ سے اور دوسرا بنی نوع کی ہمدردی۔ جب یہ دونوں انس اس میں پیدا ہو جاویں اس وقت انسان کہلاتا ہے۔

پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ دنیا کے کام کاج اور کاروباروں سے منع تو نہیں کرتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ سست نہ بیٹھو اور کام کرو لیکن مقصد دنیا نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا ہو یہ ہمیشہ سامنے رہنا چاہئے۔ جہاں دنیا کی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش ہو وہاں آخرت کی حسنات کے حاصل کرنے کے لئے بھی پوری کوشش کی ضرورت ہے۔ اس مضمون کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا تعلیم فرمائی ہے کہ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اس میں بھی دنیا کو مقدم کیا ہے لیکن کس دنیا کو حسنۃ الدنیا کو جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ اس دعا کی تعلیم سے صاف سمجھ میں آ جاتا ہے کہ مؤمن کو دنیا کے حصول میں حسنات الاٰخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے اپنے اعمال کو اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے۔ اعمال پروں کی طرح ہیں بغیر اعمال کے انسان روحانی مدارج کے لئے پرواز نہیں کرسکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے تقویٰ ہونا چاہئے نہ یہ کہ تلوار اٹھاؤ۔ یہ حرام ہے۔ اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہوگی۔ پس تقویٰ پیدا کرو جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت کے میدان میں ترقی کریں یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔ اس وقت کل دنیا کے مذاہب کو دیکھو کہ اصل غرض تقویٰ مفقود ہے اور دنیا کی وجاہتوں کو خدا بنایا گیا ہے۔ حقیقی خدا چھپ گیا ہے اور سچے خدا کی ہتک کی جاتی ہے مگر اب خدا چاہتا ہے کہ وہ آپ ہی مانا جاوے اور دنیا کو اس کی معرفت ہو جو لوگ دنیا کو خدا سمجھتے ہیں وہ متوکل نہیں ہو سکتے۔ فرمایا کہ شدید عذاب آنے والا ہے بڑا انذار فرمایا آپ نے اور وہ خبیث اور طیب میں ایک امتیاز کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پس دنیا کی آج بھی جو حالت ہے وہ اس فکر میں ڈالنے والی ہے کہ دنیا کا انجام کیا ہونے والا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک صاحب کہنے لگے کہ بڑی تیزی سے تباہی کی طرف دنیا جارہی ہے تو ہمارا کیا ہوگا تو اس کا جواب تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک شعر میں بھی دے دیا ہے کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

پس یہ اصل ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کریں اور جہاں اللہ تعالیٰ کے حق ادا کریں اس کے بندوں کے بھی حق ادا کرنے والے ہوں۔ ان حسنات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصول کے تحت حسنات ہیں اور برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں۔ ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ کے نزدیک برائیاں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے کھول کر ہمیں قرآن کریم میں بیان فرما دیا ہے۔ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے بعد اعتقادی اور عملی لحاظ سے مضبوط سے مضبوط تر ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہی چیزیں ہیں جو ہماری نجات کا باعث ہیں اور یہی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہیں ورنہ یہ پچاس سال یا پچھتر سال یا سو سال جو بھی جماعتوں پر آتے ہیں اس انقلاب کے بغیر کوئی چیز نہیں ہیں۔ دنیا والے تو بیشک ان باتوں پر خوش ہوتے ہیں لیکن دینی جماعتیں نہیں۔ اگر خوشی کے اظہار اس لئے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے احکامات پر چلنے میں ترقی کی ہے اور آئندہ مزید کوشش کریں گے تو یہ اظہار بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور جائز ہے لیکن اگر ہمارے قدم ہر قسم کی نیکیوں میں بڑھنے کے بجائے رک گئے ہیں یا پیچھے جانے شروع ہو گئے ہیں تو یہ قابل فکر بات ہے۔ پس ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے عمل کے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور یہ ہمیشہ جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ جہاں جماعت کے جب پچھتر سال پورے ہوں تو ہم کہہ سکیں کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا جو عہد کیا تھا اس پر نہ صرف ہم قائم ہیں بلکہ اس میں ترقی کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جلسہ کے تین دن خاص طور پر دعاؤں میں گزاریں اور جلسہ کا جو مقصد ہے یہاں کے پروگراموں کو سننے کا اس میں بھرپور حاضر ہوکر اس کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 13 Oct 2016 Issue No. 41

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

جلسہ میں اس لئے جمع ہوں کہ دینی علم میں اضافہ ہو اور معلومات وسیع ہوں، اس لئے جمع ہوں کہ معرفت ترقی پذیر ہو

اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے

جلسہ کے تین دن خاص طور پر دعاؤں میں گزاریں اور جلسہ کے پروگراموں کو بھرپور حاضر ہو کر سنیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 7؍اکتوبر 2016 بمقام کینیڈا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال دنیا کی جماعتیں اپنے اپنے ملک کا جلسہ سالانہ منعقد کرتی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر اس کا اجراء فرمایا تھا اور فرمایا کہ سال میں تین دن قادیان میں جمع ہوں۔ اس لئے جمع نہ ہوں کہ ہم نے کوئی میلہ کرنا ہے کوئی لہو و لعب کرنی ہے کھیل کود کرنا ہے دنیاوی مقاصد کو حاصل کرنا ہے۔ نہیں بلکہ اس لئے جمع ہوں کہ دینی علم میں اضافہ ہو اور معلومات وسیع ہوں۔ اس لئے جمع ہوں کہ معرفت ترقی پذیر ہو۔ معرفت کیا ہے؟ کسی چیز کا علم ہونا اس کی گہرائی کو جاننا یہ معرفت ہے۔ آپ کس معرفت میں ترقی کروانا چاہتے تھے؟ آپ چاہتے تھے کہ صرف سطحی طور پر اس بات کا اظہار نہ ہو کہ ہم مسلمان ہیں یا ہم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والے ہیں بلکہ اسلام لانے کے بعد اپنے ایمان میں ترقی کرنی ہے۔ ہم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا رسول مانا ہے خاتم الانبیاء مانا ہے تو پھر آپ کے احکامات اور آپ کی سنت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کے راستے تلاش کرنے ہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جلسہ کا یہ مقصد ہے کہ روحانیت میں ترقی ہو۔ جب معرفت حاصل ہو جائے تو صرف علمی حظ تک ہی یہ معرفت نہ رہے بلکہ اس کو روحانیت میں اور عمل میں ترقی کا ذریعہ بننا چاہئے۔ اگر روحانیت میں ترقی نہیں تو جلسہ میں شمولیت بے فائدہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جلسہ کا ایک فائدہ یہ ہے اور اس کے لئے ہر آنے والے کو کوشش کرنی چاہئے کہ آپس کا تعارف بڑھے اور صرف دنیا داروں کی طرح وقتی تعلق نہ ہو بلکہ ہر احمدی کو دوسرے احمدی کے ساتھ محبت اور بھائی چارے کے تعلق میں ترقی کرنی چاہئے اور یہ تعلق اتنا مضبوط اور مستحکم ہو جائے کہ کوئی بات اس تعلق میں رخنہ نہ ڈال سکے اس کو توڑ نہ سکے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ یہ جلسہ کے مقاصد میں سے بہت اہم ہے اس کے بغیر ایک مؤمن حقیقی مؤمن نہیں بن سکتا اور تقویٰ یہی ہے کہ جو علم حاصل کیا جو روحانیت کا معیار حاصل کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جو محبت کا تعلق قائم کیا ہے آپس کے تعلقات میں جو خوبصورتی پیدا کی ہے اس میں اب دوام پیدا کرو اسے باقاعدہ رکھو اسے باقاعدہ اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ۔

پس یہ وہ باتیں تھیں جس کے لئے آپ علیہ السلام نے جلسہ کا انعقاد فرمایا اور فرمایا کہ ہر سال لوگ اس مقصد کے لئے قادیان آیا کریں۔ کتنے بابرکت جلسے ہوتے تھے وہ جس میں خود حضرت مسیح پاک علیہ السلام شامل ہو کر براہ راست جماعت کو نصائح فرمایا کرتے تھے۔ افراد جماعت کی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ ان کی روحانی پیاس بجھایا کرتے تھے۔

یہ تو اب ممکن نہیں کہ احمدیوں کی ایک بڑی تعداد جلسے کے لئے قادیان جائے نہ ہی یہ ممکن ہے کہ جہاں خلیفہ وقت موجود ہے وہاں احمدیوں کی بڑی تعداد جلسہ میں شامل ہو سکے۔ دنیا میں جس طرح جماعتیں پھیل رہی ہیں اور ترقی کر رہی ہیں ضروری تھا کہ ہر ملک میں جہاں بھی جماعت ہے اس نہج پر جلسے منعقد کئے جائیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہوتے تھے۔ سال میں کم از کم ایک مرتبہ آپ علیہ السلام نے ہمیں اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرنے کے لئے تربیتی مقصد کے لئے جمع ہونے کا فرمایا تھا۔

پس آپ بھی آج یہاں اس لئے جمع ہیں کہ اس مقصد کو پورا کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا تھا ہر سال آپ اس مقصد کے لئے جمع ہوتے ہیں اور اس سال خاص طور پر آپ اس لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ جماعت کے قیام کے پچاس سال پورے ہو گئے ہیں۔ اس سال کو آپ لوگ یہاں کے رہنے والے احمدی خاص اہمیت دے رہے ہیں لیکن ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کی اہمیت تو تبھی ہو گی جب ہر احمدی جو کینیڈا میں رہتا ہے اس بات کی کوشش کرے کہ ہم نے احمدی ہونے کے بعد جو عہد بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھا ہے اسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ ورنہ پچاس سال ہوں یا اس سے زیادہ سال ہوں اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا حقیقی شکرگزار بندہ بنتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے والے بنیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کے وقت جو عہد کیا ہے ہم اسے پورا کریں جس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں قرآن کریم کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر لاگو کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس نہج پر ہماری رہنمائی فرمائی ہے اس کو اختیار کر کے دینی احکامات اور اللہ تعالیٰ کے کلام پر مزید غور کر کے ہم اپنے ذہنوں کو روشن اور اپنے ایمانوں کو پختہ کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارہا اپنی جماعت کو کہا ہے کہ تم نرے اس بیعت پر ہی بھروسہ نہ کرنا اس کی حقیقت تک جب تک نہیں پہنچو گے تب تک نجات نہیں۔ فرمایا قشر پر صبر کرنے والا مغز سے محروم رہتا ہے۔ فرمایا کہ اگر مرید خود عامل نہیں تو پیر کی بزرگی اسے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ فرمایا جب کوئی طبیب کسی کو نسخہ دے اور وہ نسخہ لے کر طاق میں رکھ دے تو اسے ہرگز فائدہ نہ ہو گا کیونکہ فائدہ تو اس پر لکھے ہوئے عمل کا نتیجہ ہے۔ فرمایا کشتی نوح کا بار بار مطالعہ کرو اور اس کے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ اور پھر آپ فرماتے ہیں قد افلح من زکّٰھا۔ یعنی یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جس نے تقویٰ کو پروان چڑھایا۔ فرمایا یوں تو ہزاروں چور، زانی، بدکار، شرابی، بدمعاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر کیا وہ درحقیقت ایسے ہیں؟ ہرگز نہیں امتی وہی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر پورا کاربند ہے۔

پھر ایک موقع پر بیعت کے معیار کے بارے میں مزید کھول کر فرمایا کہ جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اس کو ٹٹولنا چاہئے کہ کیا میں چھلکا ہی ہوں یا مغز۔ یاد رکھو کہ یہ سچی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور مغز کے سوا چھلکے کی کچھ بھی قیمت نہیں۔ خوب یاد رکھو کہ معلوم نہیں موت کس وقت آ جاوے لیکن یہ یقینی امر ہے کہ موت ضرور ہے۔ پس نرے دعویٰ پر ہرگز کفایت نہ کرو اور خوش نہ ہو جاؤ۔ وہ ہرگز ہرگز فائدہ رساں چیز نہیں جب تک انسان اپنے آپ پر بہت موتیں وارد نہ کرے اور بہت سی تبدیلیوں اور انقلابات میں سے ہو کر نہ نکلے وہ انسانیت کے اصل مقصد کو نہیں پا سکتا۔ یہ موتیں کیا ہیں؟ یہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے۔

اب دنیا کی حالت دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ پس حقیقت کو طلب کرو نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ اور وہی حالت پیدا کرو۔

ایک دفعہ چند اشخاص آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر بیعت بھی کر لی۔ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں کچھ نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہیں ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔ فرمایا کہ نیک بنو متقی بنو یہ وقت دعاؤں میں گزارو۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی رکھا ہے عمل صالح اسے کہتے ہیں جس میں ایک ذرّہ بھر فساد نہ ہو۔ عمل صالح وہ ہے جس میں ظلم، عجب، ریاء، تکبر اور حقوق انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو۔ فرمایا کہ جیسے آخرت میں انسان عمل صالح سے بچتا ہے ویسے ہی دنیا میں بھی بچتا ہے۔ اگر ایک آدمی بھی گھر بھر میں عمل صالح والا ہو تو سب گھر بچا رہتا ہے۔ فرمایا کہ بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی اتنے عادی ہو جاتے ہیں وہ۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے۔ پس استغفار بہت زیادہ کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اور خاص طور پر ان دنوں میں دعائیں جب آپ کر رہے ہوں جلسہ کا ماحول ہی دعاؤں کا ہے تو جہاں درود پڑھ رہے ہیں وہاں استغفار بھی بہت زیادہ کریں۔ فرمایا کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا خواہ اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آجکل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پر رحم نہ کیا تو گھاٹا پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ مجھے یہ دعا الہام ہوئی تھی کہ رب کل شیء خادمك رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی۔ یہ بھی دعا بہت پڑھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر ایک مجلس میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی کہ حضور باہمی اتفاق اور اتحاد پر بھی کچھ فرمائیں۔ اس پر آپ نے کچھ نصائح فرمائیں جن کا کچھ حصہ میں یہاں بیان کرتا ہوں۔ فرمایا کہ میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں اول خدا کی توحید اختیار کرو دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو وہ نمونہ دکھلاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہ میں پیدا ہوئی تھی۔ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم۔ یاد رکھو تالیف ایک اعجاز ہے۔ یاد رکھو جب تک تم میں ہر ایک

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad